Vol. I
No. 7



Monday
9th March, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	855—868
Unstarred Questions and Answers	868—878
General Discussion on the Budget	878—[illegible]

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, the 9th March, 1953.

The Assembly met at Half Past Eight of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker: We shall now take up questions. Shri Ch. Venkatram Rao.

TOURS OF MINISTERS

*28 (67) *Shri Ch. Venkatram Rao* (Karimnagar): Will the hon. Minister for Finance be pleased to state:

Whether the boarding and lodging expenses of the Ministers during their tours in the districts are borne by the Government?

The Minister for Finance and Statistics (Dr. G.S. Melkote): Yes. Ministers are given daily allowance for this purpose.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - منسٹرس کے ٹور کے موقع پر کلکٹرس کے گھروں پر اور پبلک طور پر جو ڈنرس منسٹرس کو دئے جاتے ھیں ان کا خرچ کس مد سے ھوتا ہے ؟

Dr. G.S. Melkote: The Ministers have to naturally come into contact with the public. In fact we have come to a dicision that this kind of acceptance of dinners given by public should be avoided as far as possible. These allowances are sufficient to maintain our expenses. Supposing the hon. Member will invites me tomorrow, should I not accept it?

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں یہ دریافت کررھا ھوں کہ پبلک کے علاوہ گورنمنٹ آفیشلس جیسے کلکٹرس وغیرہ ھیں انکی جانب سے جو دعوتیں دیجاتی ھیں ان کا خرچ کس مد سے برداشت کیا جاتا ہے ؟

Dr. G. S. Melkote: When a Collector invites certain other officials for discussions, it is possible that he may give a dinner but not in his individual capacity. So also when as an official he invites us, we may have to accept it.

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ منسٹرس کے دورے کے دوران میں مقامی عہدہ دار دعوت دیتے ھیں اور ان دعوتوں کے اخراجات کے لئے یہ عہدہ دار اپنے عملہ کے چپراسیوں اور کلرکس سے چندہ وصول کرتے ھیں ؟

ڈاکٹر جی - ایس- ملکوٹے- یہ غلط ہے -

شری کے - ایل نرسمہا راؤ - کیا یہ صحیح نہیں کہ پلنڈہ میں جب آنریبل فینانس منسٹر دورے پر آئے تھے تو انکی دعوت کیلئے چپراسیوں سے چندہ وصول لیا گیا ؟

Dr. G.S. Melkote : I require notice.

شری سی- ایچ -وینکٹ رام راؤ - کلکٹرس جو خرچ کرتےھیں وہ کس ایٹم کے تحت ایسا کرتے ھیں ؟

Under which head do they spend all these expenses?

Dr. G. S. Melkote : We know some of these difficulties and we realise them. We tried to make a provision for some of these items. The point is that we have to go to Districts and come into contact with the public, *in the community project areas*, In order to meet this, a contingency fund is being provided in the Budget for 1953-54.

شری ایم- بچیا (   )- جب منسٹرس کو ڈیلی الونس اوربھتہ وغیرہ دیا جاتا ھے تو منسٹرس مہربانی کر کے یہ دعوتیں لینا بند کیوں نہیں کردیتے ؟

Mr. Speaker : It is about procedure. No information is required.

شری جی - سری راملو - جب منسٹری آفیشیل ٹور پر جاتے ھیں تو وہ اس دوران میں آرگنائیزیشنس کا کام بھی کرتے ھیں - الونس اور بھتہ میں کیا ان کا یہ خرچ منہا کیا جاتا ھے ؟

Dr. G. S. Melkote : When they go there, all organisations make representations. They will not go there for organisational work. They go for some Government work.

شری جی - سری راملو (   ) - کیا یہ صحیح نہیں کہ وہ آرگنیائیزیشنس کا کام بھی کرتے ھیں اور اسکے لئے اپنا وقت دیتے ھیں ؟

Dr. G. S. Melkote : It is not an organisational work.

MINT EMPLOYEES.

*29 (69) *Shri Ch. Venkatram Rao :* Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

(*a*) Whether the Government have taken steps to safegaurd the rights of the employees of Hyderabad Mint after the demonetisation of the Hyderabad currency?

(*b*) the nature of such steps, if taken?

Dr. G. S. Melkote : (a) Hyderabad Mint became a Central subject with effect from 1st April, 1950, as a result of the financial integration arrangements and is directly controlled by the Central Government without the medium of State Government. Hyderabad Government, therefore, have no direct responsibility for the employees of the Mint.

(b) This question does not arise.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - جب حیدرآباد میں منٹ کی سرویس تھی تو کیا وہ حیدر آباد کی سروس نہیں تھی ؟

ڈاکٹر جی - ایس - ملکوٹے - نہیں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - کیا منسٹر صاحب یہ بتاسکتے ہیں کہ پورے کے پورے ملازمین ایزارب (Absorb) کرلئے گئے ہیں یا نہیں ؟

ڈاکٹر جی - ایس - ملکوٹے - مجھے پتہ نہیں -

شری ایم - بچیا ( ) - اسکی وجہ سے جوان اسپلائیمنٹ پیدا ہورہا ہے اسکی ذمہ داری حیدرآباد گورنمنٹ پر ہے یا سنٹر پر ؟

Dr. G. S. Melkote : It does not arise, Sir.

SALARIES OF GOVERNMENT SERVANTS.

*30 (175) *Shri K. V. Rama Rao* (Chinnakondur) : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

(a) Whether the Government intend paying the salaries of Government servants in equal amount of I.G. currency after the demonetisation of O.S. Currency ?

(b) If so, whether there will be any distinction between gazetted and non-gazetted officers in this connection ?

Dr. G. S. Melkote : After the demonetisation of O. S. currency, the salaries of all Government servants will be paid in their equivalents in I.G. currency converted at the standard rate of exchange.

(b) No. There will not be any distinction between gazetted and non-gazetted officers.

ENGINEERING GRADUATES.

*31 (129) *Shri M. Buchiah :* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that fresh engineering graduates are appointed as Assistant Engineers' overlooking the claims of senior and deserving officers in the Department ?

(*b*) What is the policy of the Government with regard to promotions in the Department ?

منسٹر فار پبلک ورکس اینڈ میڈیکل (شری مہدی نواز جنگ) - ببلک سرویس کمیشن کی رپورٹ جسے گورنمنٹ نے منظور کیا ھے اس کے لحاظ سے اسسٹنٹ انجنیر جونیر اسکیل کی خدمات بر ببلک سرویس کمیشن کے معرفت ڈائرکٹ رکروٹمنٹ (Direct recruitment) کیا جاتا ھے -

جزو (بی) کا جواب یہ ھے کہ ۲۰ فیصد جائداد ڈپارٹمنٹل پروموشن کے ذریعہ فل اپ کی جاتی ھیں - ان قواعد کی تعمیل کی جاتی ھے جو گورنمنٹ اور پبلک سرویس کمیشن کے متفقہ ھیں -

شری جی - سری راملو - کیا آنریبل منسٹر بتلاسکتے ھیں کہ اس سلسلے میں یونین سے آئے ھوئے اشخاص کو پریفرنس دیا جاتا ھے ؟

شری مہدی نواز جنگ - یونین سے مراد ؟

شری جی - سری راملو - یعنی حیدر آباد سے باھر کے لوگ -

شری مہدی نواز جنگ - جی ، نہیں - ایسا کوئی پریفرنس نہیں دیا گیا ھے -

شری جی - سری راملو - کیا ایسی شکایتیں آنریبل منسٹر کے ڈپارٹمنٹ کے آفیسرس کی جانب سے پہنچی ھیں کہ ان کی سینیارٹی اگنور (Ignore) کی گئی ھے ؟

شری مہدی نواز جنگ - ایسی کوئی خاص شکایت میرے علم میں نہیں ھے ، کیونکہ ایسی خدمات کے لئے عام طور پر اشتہار دیا جاتا ھے -

INSPECTION BUNGALOW AT ADILABAD.

*32 (148) *Shri Shrihari* (Kinwat) : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that no water tap is provided in the Inspection Bungalow at Adilabad, in spite of the tap water provision in the town for the last six years ?

(*b*) If so, whether the Government would consider to make provision of the water pipe in the Inspection Bungalow ?

شری مہدی نواز جنگ - ڈپارٹمنٹ کو اسکا علم ھے کہ انسپکشن بنگلور ، عادل آباد میں واٹر ٹیاپ نہیں ھے - عدم گنجائش کی وجہ سے یہ انتظام نہیں ھوسکا - اسکے لئے (۱,۵۰۰) روپیوں کی ضرورت ھے -

CONSTRUCTION OF ROAD

*33 (174) *Shri K.V. Rama Rao:* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the P.W.D., C & B have recommended for laying a road from Nalgonda to Chandur and Narayanpur?

(*b*) If so, whether Government will take up the work immediately?

شری مہدی نواز جنگ - نلگنڈہ سے چندور اور نارائن پور کو ملانے کے لئے کسی سڑک کی تجویز محکمہ کے پاس نہیں ہے - دوسرا سوال پیدا نہیں ہوتا -

شری کے - وی - راماراؤ - کیا اس سلسلہ میں سروے ہو کر اسٹیمیٹ تیار نہیں ہوا تھا ؟

شری مہدی نواز جنگ - عام طور پر ایسی تحریک وصول ہونے پر ڈپارٹمنٹ سروے کرواتا ہے - لیکن سروے کرانے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ یہ کام لازماً تکمیل کروایا جائے -

شری جی - سری راملو - کیا یہ مناسب نہیں کہ کام کی موزونیت کو پہلے طے کرتے ہوئے بعد میں سروے کرایا جائے ؟

Mr. Speaker: This is a suggestion. Let us proceed to the next question.

WORKING HOURS FOR MEDICAL OFFICERS

*34 (4) *Shri M. Buchiah:* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:

(*a*) the number of working hours per day and per week fixed for the Medical Officers in the City and Districts?

(*b*) Whether it is a fact that Medical Officers are sometimes required to work for 24 hours a day?

(*c*) Whether such emergency arose more than once in a week?

شری مہدی نواز جنگ - مڈیکل آفیسرس روزانہ (٦) گھنٹے کام کرتے ہیں - ۴ گھنٹے صبح میں اور (۲) گھنٹے شام میں - اس طرح ہر ہفتہ (۴۰) گھنٹے ان کے ورکنگ اورس (Working hours) ہوتے ہیں - سوال کے دوسرے جز کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ انہیں روزانہ (۲۴) گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے - ڈیوٹی مڈیکل آفیسرس کیازوالٹی مڈیکل آفیسرس اور دوسرے جو ایمرجنٹ ڈیوٹی پر ہوتے ہیں وہ ۱۲ تا ۱۸ گھنٹے

"آن ڈیوٹی"، ہوتے ہیں اورجب ان کی ضرورت ہو وہ حاضر ہوسکتے ہیں۔تیسرا جزیہ ہے کہ کیا ایمرجنسی ہر ہفتہ ایک سے زائد مرتبہ پیدا ہوتی ہے۔ اس کی نسبت کسی قسم کی پیش قیاسی نہیں کی جاسکتی۔

شری ایم۔ بچیا ۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ ان افیسرس کو ہفتہ میں دو مرتبہ ۲۴-۲۴ گھنٹے آن ڈیوٹی رہنا پڑتا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ عام انتظام وہی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ اگر اس سے ہٹ کر کوئی خاص حالات ہوں تو ان کا اظہار کرتے ہوئے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ مجھے تو ایسی کسی شکایت کا علم نہیں۔

شری ایم۔ بچیا ۔ عام طور پر تو نہیں ہوتا ہوگا۔ لیکن ......

مسٹر اسپیکر ۔ آنریبل منسٹر نے اس کا جواب دیدیا ہے۔

CHADERGHAT CRAFT'S SCHOOL.

*35 (48) *Shrimati S. Laxmibai* (Bhanswada): Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:

(*a*) the strength of (*i*) staff, (*ii*) the number of students at the Chaderghat Craft's School for Girls ?

(*b*) the annual expenditure incurred on the school ?

(*c*) whether there is any arrangement for coaching the students through the regional languages ?

(*d*) If so, the number of students in each such sections ?

Shri Devi Singh Chauhan (Minister for Rural Reconstruction and Education): (*a*) and (*b*) Presumably the reference is to the Girls' Vocational High School, Hyderabad City. A statement containing the information is laid on the table of the House.

Statement showing the strength of the staff and students and the expenditure on the Girls' Vocational High School, Hyderabad, for the years 1951-53.

	Strength of staff	strength of students	Expenditure
1950-51	17	115	Rs. 61,646-0-6
1951-52	18	96	63,446-11-8
1952-53	18	87	66,564-9-0

(*c*) There is arrangement for coaching students through Telugu Medium.

(*d*) There was only one student with Telugu in the lower first year class in 1950-51 and another in the higher second year class in the year 1952-53.

شریمتی سنگم لکشمی بائی ۔ کیا وجہ ہے کہ اوس اسکول میں لڑکیاں نہیں رہتی ہیں ؟

شری دیوی سنگھ چوھان ۔ اس سوال کا جواب تو میں نہیں دے سکتا ۔ پبلک یا لڑکیوں کے گارڈینس (Guardians) اس کو بہتر سمجھ سکتے ہیں ۔ لیکن دونوں میڈیا (Media) میں تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے ۔

شریمتی سنگم لکشمی بائی ۔ کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ گزشتہ سال جب (۲۰) لڑکیاں اڈمیشن کے لئے گئی تھیں تو پراپر ارینجمنٹس (Proper arrangements) نہ ہونے کی وجہ سے ان لڑکیوں کو واپس ہونا پڑا ؟

مسٹر اسپیکر ۔ یہ کب کا واقعہ ہے ؟

شریمتی سنگم لکشمی بائی ۔ لاسٹ ایر (Last year) کا واقعہ ہے ۔

شری دیوی سنگھ چوھان ۔ جہاں تک گورنمنٹ کو معلوم ہے وہاں پر دو زبانوں میں تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے ۔ لیکن اگر کوئی پراکٹیکل ڈیفیکلٹیز (Practical difficulties) ہوں تو اون کو رفع کیا جائیگا ۔

شریمتی سنگم لکشمی بائی ۔ عام طور پر یہ خیال ہے کہ چونکہ وہاں تعلیم کا انتظام ٹھیک ڈھنگ سے نہیں ہے اس لئے لڑکیوں کو کسی نہ کسی بہانے سے واپس کردیا جاتا ہے ۔

شری دیوی سنگھ چوھان ۔ یہ غلط ہے ۔ دونوں میڈیا (Media) میں تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے ۔ البتہ میں اس چیز کو دھرانا چاھتا ہوں کہ اگر کوئی پراکٹیکل ڈیفیکلٹیز ہوں تو ان کو رفع کیا جائیگا ۔

श्री. रतनलाल कोटेचा (पाटोडा) :—जब लडकियों की तादाद कम है तो फिर स्कूल क्यों कायम रखा गया ?

شری دیوی سنگھ چوھان ۔ ووکیشنل اسکولس (Vocational Schools) میں ہمیشہ لڑکیوں کی تعداد کم رہا کرتی ہے ۔ البتہ دوسری لیٹرری اسکولس میں تعداد کافی ہوتی ہے ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہوا راؤ (یلندو ۔ عام) ۔ کیا آنریبل منسٹر نے ذاتی طور پر اس اسکول کا معائنہ فرمایا ہے ؟

شری دیوی سنگھ چوھان - میں نے تو نہیں کیا البتہ ممکن ھے میرے بریڈیسیر نے کیا ھو -

شریمتی سنگم لکشمی بائی - جب اتنا خرچہ کرنے کے بعد بھی لڑکیوں کی تعداد کم ھے تو کیا حکومت اس اسکول کو بند کرنے یا دوسرا کوئی انتظام کرنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتی ؟

شری دیوی سنگھ چوھان - حیدرآباد میں لڑکیوں کے لئے دو ووکیشنل اسکولس تھے - ان میں سے ایک اسکول حیدرآباد میں رکھا گیا ھے اور دوسرا سکندرآباد میں منتقل کیا جا رھا ھے - پرائمری اریجمنٹس (Primary arrangements) ھوچکے ھیں - اس سال جون سے وہ اسکول سکندرآباد میں منتقل ھو جائیگا -

شری عبد الرحمن ( ) - چادرگھاٹ میں جو صنعتی مدرسہ ھے اس کی منتقلی کے فیصلہ کے خلاف وھاں کے عوام نے اور اخبارات نے حکومت کے پاس احتجاج کیا ھے - اس احتجاج کے بعد اس فیصلہ میں کیا کوئی تبدیلی کا امکان نہیں ھے ؟

شری دیوی سنگھ چوھان - حکومت نے ان تمام باتوں پر غور کیا ھے اور یہ طے کیا ھے کہ حیدرآباد سٹی میں دو اسکولس کی قطعاً ضرورت نہیں ھے - ایک اسکول سکندرآباد میں اچھی طرح سے چلایا جاسکتا ھے - حیدرآباد اور سکندرآباد دونوں کی پبلک کی سہولتوں کو ملحوظ رکھتے ھوے یہ مناسب سمجھا گیا کہ حیدرآباد میں ایسے دو اسکولس کی قطعاً ضرورت نہیں ھے -

श्री. माणिकचंद पहाडे :--रीजनल लंग्वेजेस और अुर्दु मे तालीम देनेवाले मदरसों का क्या तादाद हैं ?

شری دیوی سنگھ چوھان - یہ ایک تفصیلی سوال ھے - اس کے لئے اگر نوٹس دیجائے تو میں جواب دے سکونگا -

श्री. रतनलाल कोटेचा :--किन किन वोकेशनल स्कूल्स में तालीम दी जाती हैं ?

شری دیوی سنگھ چوھان - اس کے لئے بھی نوٹس کی ضرورت ھے -

شریمتی سنگم لکشمی بائی - لیڈیز کے لئے دو پہر سے اسکولس ھیں اگر گورنمنٹ اس میں اسٹڈ منٹ کرے تو اچھا ھے -

Business of the House

مسٹر اسپیکر - یہ آنریبل ممبر کا سجیشن (Suggestion) ھے اب اس کے بعد بجٹ پر ڈسکشن (Discussion) ھوگا اور رولس کے لحاظ سے وقت کا تعین بھی کیا جاسکتا ھے - لیکن جیسا کہ ھمیشہ سے میرا طریقہ رھا ھے کہ میں یہ چیز آنریبل ممبرس پر ھی چھوڑ دینا چاھتا ھوں وہ خود ٹائم لمٹ مقرر کرلیں - اپنی طرف سے لمیٹیشن مقرر کرنے کی بہ نسبت یہ بہتر سمجھتا ھوں کہ جو آنریبل ممبرس ڈسکس کرنا چاھتے ھیں وہ خود اپنے آپ قیود عائد کریں - بہرحال حالات

کے لحاظ سے میگزیمم ٹائم (۳۰) منٹ دیا جائیگا اور عام طور پر دس یا پندرہ منٹ
دئے جائینگے - جن معزز ارکان نے خاص طور پر تیاری کی ہے یا جو لیڈرس آف دی
پاٹیز ہیں اون کو کچھ زیادہ ٹائم دیا جائیگا - کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہر پارٹی کا
جو مطمع نظر ہے وہ ہاؤس کے سامنے پوری طرح سے آجائے - اس لئے پارٹی کے لیڈرس
کو زیادہ سے زیادہ یعنی (۳۰) منٹ دئے جائینگے اور دوسرے آنریبل ممبرس کو ۱۰ یا ۱۵
منٹ دئے جائینگے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کافی ہوگا اور اس وقت میں اچھی طرح
ڈسکشن کیا جاسکیگا -

Unstarred Questions and Answers

IRRIGATION PROJECTS.

18 (4) *Shri G. Hanumanth Rao* (Mulug): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) The number of minor irrigation projects working in each taluka?

(*b*) Cost of their construction?

(*c*) Their annual and maintenance charges and income since 1947?

Shri Mehdi Nawaz Jung: (*a*) There are altogether 13 projects, which could be more correctly termed as medium rather than minor, situated in the various taluqs of the eight Telangana districts of the State. For their names and details of their situation columns Nos. 1, 2 and 3 of the statement which is placed on the table may be seen.

(*b*) For the cost of the respective projects column No. 5 of the accompanying statement may be seen.

(*c*) Details regarding their annual maintenance charges may be seen in column No. 7 of the statement. Columns 8 to 12 show their respective ayacuts from year to year since 1947. With regard to their incomes, the information is not available in the PWD. The Revenue Department may be able to furnish it.

S. No.	Name of Project	Location: Taluq	Location: District	Cost of Project	Pro: Irrigation in acres	Cost of annual maintenance	Irrigation done in Acres: 1947	1948	1949	1950	1951
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
1.	Pakhal Lake ..	.. Pakhal	Warangal	4,17,222	8,910	10,250	4,441	6,046	5,638		
2.	Ramappa Lake ..	.. Mulug	„	2,83,396	5,164	10,250	3,647	4,203	4,620	7,752	
3.	Laknawaram ..	.. „	„	3,05,783	4,388	10,250	3,536	3,033	2,633	3,017	
4.	Large tank Ghanpur ..	.. „	„		3,097	7,500	3,350	3,350	3,450	2,269	
5.	Wyra Project ..	.. Khammam	„	35,90,276	17,390	42,750	13,480	13,064	13,694	13,298	14,250
6.	Palair Project ..	.. „	„	25,38,751	14,650	52,500	13,400	12,421	11,056	11,903	12,000
7.	Fatehnahar Project ..	.. Medak	Medak	5,37,011	3,737	12,500		4,838	7,100	4,885	
8.	Pendlipakla Project ..	.. Deverkonda	Nalgonda	6,49,500	5,000	12,500	3,247	1,099	1,566	1,103	1,556
9.	Mahbubnagar extention Pocharam project ..	.. Medak	Medak	31,52,493	13,069	31,250	13,216	8,708	8,447	5,500	
10.	Manair Project ..	.. Sircilla	Karimnagar	118,95,000	17,680	1,04,247		irrigation stared only in 1949-50		1,688	5,386
11.	Rooti Tank Project ..	.. Ashti	Bhir	5,74,075	4,600	11,500	2,123	3,558	2,035	3,956	
12.	Dindi Reservoir ..	.. Kalvakurthi	Mahbubnagar	40,34,260	40,000	97,500	5,892	6,083	12,032	11,072	10,397
13.	Chandrasagar Project ..	.. Amrabad	Mahbubnagar	8,04,000	3,000	11,784		1,300	1,250	250	100

Note: Revenue and capital accounts are maintained only for Nizamsagar, Pocharam, Wyra, Palair, Dindi, Chandrasagar, Fatehnaher and Manair, but the revenue figures since 1947 are not available in this office. They have been called for.

GOVERNMENT BUILDINGS

19 (5) *Shri G. Hanumanth Rao:* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) The number of Government buildings in each taluqa including Hyderabad and Secunderabad cities?

(*b*) Cost of their construction and their maintenance charges?

Shri Mehdi Nawaz Jung: (*a*) A list is placed on the table.

(*b*) A list is placed on the table.

Statement showing the total number of Government Buildings in each Taluq and Hyderabad and Secunderabad Cities.

Sr. No.	Name of taluqs and districts	Total No. of Buildings in each taluq	Cost of Construction	Cost of Maintenance	Remarks
	HEAD QUARTERS CIRCLE				
	Hyderabad City and Balda.				
1.	Hyderabad City ..	1965	4,70,51,705	4,77,282	
2.	Secunderabad City .	70	81,19,024	84,601	
	Nizamabad District				
1.	Nizamabad taluq .	50	10,14,261	10,976	
2.	Bodhan ,, ..	24	1,85,808	2,415	
3.	Banswada ,, ..	8	90,096	1,045	
4.	Kamareddy ,, ..	87	2,61,878	8,456	
5.	Yellareddy ,, ..	9	98,225	1,491	
6.	Armoor ,, ..	14	1,18,701	1,800	

Statement showing the total number of Government Buildings in each Taluq and Hyderabad and Secunderabad Cities.—(contd.)

Sr. No.	Name of taluqs & districts	Total No. of Buildings in each taluq	Cost of the construction	Cost of the maintenance	Remarks
	WARANGAL CIRCLE				
	Nalgonda District.				
1.	Nalgonda taluq ..	33	5,30,027	6,922	
2.	Mirayalaguda ,, ..	15	1,13,521	1,443	
3.	Deverkonda ,, ..	10	91,174	1,261	
4.	Huzoornagar ,, ..	15	1,22,024	1,486	
5.	Bhongir ,, ..	25	2,11,365	2,183	
6.	Ramanapet ,, ..	1	2,700	27	
7.	Surayapet ,, ..	18	1,80,334	2,285	
8.	Jangaon ,, ..	21	2,07,005	2,511	
	Karimnagar District				
1.	Karimnagar taluq	45	7,09,087	6,906	
2.	Manthani ,, ..	12	1,86,872	2,103	
3.	Huzurabad ,, ..	20	2,40,354	2,915	
4.	Parkhal ,, ..	15	1,80,564	2,101	
5.	Jagtial ,, ..	24	2,34,286	2,658	
6.	Sircilla ,, ..	19	2,28,289	2,624	
7.	Sultanabad ,, ..	18	2,34,124	2,659	
	Adilabad District				
1.	Adilabad taluq	27	3,22,390	3,584	
2.	Asifabad ,, ..	60	8,30,826	10,554	
3.	Rajura ,, ..	24	2,69,877	3,218	
4.	Sirpur ,, ..	14	1,65,823	1,955	
5.	Lakshtipet ,, ..	22	2,07,115	2,559	
6.	Chinoor ,, ..	30	3,05,519	3,552	

Statement showing the total number of Government Buildings in each Taluq and Hyderabad and Secunderabad Cities.—(contd.)

Sr. No.	Name of taluqs & districts	Total No. of Buildings in each taluq.	Cost of the construction	Cost of the maintenance	Remarks.
	Adilabad District.—(contd.)				
7.	Nirmal ,, ..	43	4,57,519	5,630	
8.	Booth ,, ..	16	1,64,757	1,956	
9.	Utnoor ,, ..	3	25,812	329	
10.	Kinwat ,, ..	13	1,57,353	1,883	
	Warangal District				
1	Yellendu taluq	34	3,15,860	4,155	
2.	Palvencha ,, ..	22	2,38,304	3,989	
3.	Narsampet ,, ..	13	96,880	1,189	
4.	Warangal ,, ..	99	17,41,615	19,324	
5.	Mulug ,, ..	26	1,94,850	2,486	
6.	Pakhal ,, ..	5	8,942	121	
7.	Mahaboobabad ,, ..	35	3,04,971	4,274	
8.	Khammam ,, ..	62	3,46,705	5,946	
9.	Madira ,, ..	30	3,44,320	3,977	
	AURANGABAD CIRCLE.				
	Aurangabad District.				
1.	Aurangabad taluq .	87	16,87,835	17,836	
2.	Khuldabad ,, ..	12	1,90,939	2,091	
3.	Kannad ,, ..	21	1,86,109	2,347	
4.	Paithan ,, ..	17	2,32,088	2,745	
5.	Vizapur ,, ..	16	1,35,545	2,277	
6.	Sillod ,, ..	16	1,94,729	1,931	
7.	Gangapoor ,, ..	14	81,758	1,881	
8.	Bhokardan ,, ..	15	1,59,902	1,976	
9.	Ambad ,, ..	13	1,24,565	1,550	
10.	Jalna ,, ..	44	5,22,049	6,176	

Statement showing the total number of Government Buildings in each Taluq and Hyderabad and Secunderabad Cities--(contd.)

Sr. No.	Name of taluqs & districts	Total No. of Buildings in each taluq.	Cost of the construction	Cost of the maintenance	Remarks
	Nanded District.				
1.	Nanded taluq ..	45	10,16,415	11,287	
2.	Khandhar ,, ..	14	1,78,658	1,568	
3.	Biloli ,, ..	15	1,41,890	1,614	
4.	Hadgaon ,, ..	16	1,80,947	1,614	
5.	Mudhole ,, ..	28	3,03,618	3,531	
6.	Deglur ,, ..	22	4,28,676	4,369	
	Bhir District.				
1.	Bhir taluq ..	35	5,74,342	6,461	
2.	Patoda ,, ..	9	87,787	1,092	
3.	Ashti ,, ..	21	1,53,651	1,856	
4.	Gevarai ,, ..	15	87,145	1,137	
5.	Manjlegaon ,, ..	8	88,793	1,061	
6.	Ambajogai ,, ..	59	13,72,048	14,736	
7.	Kaij ,, ..	4	28,801	352	
	Osmanabad District				
1.	Osmanabad taluq ..	36	5,11,884	7,544	
2.	Tuljapur ,, ..	25	2,18,610	2,952	
3.	Omerga ,, ..	12	5,29,084	5,812	
4.	Latur ,, ..	32	4,39,620	4,250	
5.	Ousa ,, ..	2	22,967	283	
6.	Kallam ,, ..	15	1,82,718	2,112	
7.	Parenda ,, ..	10	1,12,071	1,199	
8.	Bhoom ,, ..	5	61,277	758	
	Parbhani District.				
1.	Parbhani taluq ..	54	9,54,727	10,611	
2.	Paithan ,, ..	17	1,82,878	1,961	
3.	Hingoli ,, ..	78	1,08,509	15,516	
4.	Basmath ,, ..	21	2,92,975	3,358	
5.	Kalamnuri ,, ..	6	1,14,772	1,158	

Statement showing the total number of Government Buildings in each Taluq and Hyderabad and Secunderabad Cities.—(contd.)

Sr. No.	Name of taluqs & districts	Total No. of Buildings in each taluq	Cost of the construction	Cost of the maintenance	Remarks
	Parbhani District:—(contd.)				
6.	Jintoor taluq ..	7	94,389	1,099	
7.	Gangakhed ,, ..	6	52,212	547	
8.	Partur ,, ..	4	14,488	185	
	GULBARGA CIRCLE.				
	Mahbubnagar District.				
1	Mahabubnagar taluq	39	7,26,294	7,289	
2.	Makhtal ,, ..	26	2,12,944	2,698	
3.	Kolhapur ,, ..	9	2,03,129	2,546	
4.	Atmakore ,, ..	16	1,36,382	1,667	
5.	Kalwakurty ,, ..	10	1,11,890	1,306	
6.	Achampet ,, ..	17	1,91,059	2,319	
7.	Nagarkurnool,, ..	10	1,47,572	1,701	
8.	Pargi ,, ..	7	87,960	1,075	
9.	Shadnagar ,, ..	22	80,451	1,553	
10.	Vanparthi ,, ..	47	2,44,041	3,728	
	Medak District				
1.	Sangareddy taluq..	56	5,98,895	6,760	
2.	Andol ,, ..	16	1,69,465	1,885	
3.	Medak ,, ..	11	2,89,290	3,030	
4.	Siddipet ,, ..	11	1,28,419	1,353	
5.	Vikarabad ,, ..	86	10,41,331	11,627	Including Jagir Buildings.
6.	Ramayanpet ,, ..	11	38,970	511	
7.	Narsapur ,, ..	6	22,173	449	
	Bidar District				
1.	Bidar taluq ..	35	7,14,930	7,489	
2.	Udgir ,, ..	16	1,71,499	2,433	
3.	Amedpur ,, ..	12	1,68,765	2,317	
4.	Nilanga ,, ..	7	1,36,950	1,589	
5.	Humnabad ,, ..	6	33,618	401	

Statement showing the total number of Government Buildings in each Taluq and Hyderabad and Secunderabad Cities.—(Contd.)

Sr. No.	Name of tuluqs and district	Total No. of Buildings in each taluq	Cost of the con-struction	Cost of the main-tenance	Re-marks
	Bidar District.—(contd.)				
6.	Zaheerabad taluq..	4	39,095	493	
7.	Narayanked ,, ..	1	1,200	91	
	Raichur District.				
1.	Lingsugur taluq ..	76	2,62,893	3,852	
2.	Yelbargu ,, ..	96	7,86,960	8,806	
3.	Manvi ,, ..	28	1,83,298	2,146	
4.	Sindhnoor ,, ..	43	3,23,904	3,675	
5.	Gangawati ,, ..	37	1,50,244	1,720	
6.	Kushtagi ,, ..	75	3,65,654	4,476	
7.	Gadwal ,, ..	8	65,326	803	
8.	Alampur ,, ..	19	90,602	1,047	
9.	Deodurg ,, ..	8	1,23,968	1,302	
	Gulbarga District				
1.	Gulbarga taluq ..	99	15,57,297	16,924	
2.	Afzalpoor ,, ..	10	45,586	872	
3.	Shapur ,, ..	5	47,841	726	
4.	Yadgir ,, ..	38	2,90,675	3,771	
5.	Kodengal ,, ..	15	2,20,891	2,743	
6.	Alland ,, ..	9	1,69,766	1,044	
7.	Jewargi ,, ..	10	1,09,266	1,215	
8.	Chincholi ,, ..	10	1,19,117	1,378	
9.	Thandoor ,, ..	30	2,02,552	3,091	
10.	Shorapur ,, ..	20	1,66,804	2,282	
11.	Chittapoor ,, ..	79	15,47,962	3,983	
12.	Sedam ,, ..	11	1,04,296	1,398	

STRIKE IN RAJWARA HIGH SCHOOL

20 (37) *Shri Ch. Venkat Ram Rao :* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(*a*) Whether there was a strike in the High School of Rajwara in Adilabad district in the month of January, 1953 ?

(*b*) Whether it is a fact that the Head Master of the above said school, struck off the names of some students from the School Register ?

Shri Devisingh Chauhan: (*a*) Yes, on the 21st January, 1953.

(*b*) Names of 35 students of 9th and 10th Classes were struck off by the Headmaster from the Class Registers (but not from the Admission Register) for refusal to pay one anna six pies each as excursion fees. After three days, the boys attended the school and were readmitted.

HIGH SCHOOL OF RAJWARA

21 (38A) *Shri Ch. Venkat Ram Rao:* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:

(*a*) Whether any entertainment fee is being collected in the High School of Rajwara of Adilabad district since last four years ?

(*b*) If so, whether the same is being spent for the entertainment of the students ?

Shri Devisingh Chauhan: (*a*) The answer is in the affirmative. A sum of Re. 0-1-6 was being collected from each student on account of Excursion Fund.

A sum of Rs. 314-1-4 was collected upto the 1st August, 1951, for purchase of a Radio.

(*b*) For some time now the students have not been sent on an excursion for want of sufficient funds. A radio was not purchased since the amount collected was not sufficient for the purpose.

Instructions are being given for the refunding of the amount collected which remains unspent and to stop further collections of this nature.

INSPECTORS OF SCHOOLS

22 (38) *Shri Ch. Venkat Ram Rao :* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

The number of Assistant Inspectors of schools in Telangana who do not know the Regional Language ?

Shri Devisingh Chauhan : Out of the 67 Assistant Inspectors in Telangana there are now only four (one in each of the districts of Nalgonda, Medak, Nizamabad and Adilabad) who do not know the regional language. Even these four will be replaced in the beginning of the next academic year.

Thus in June 1953 all the posts of Assistant Inspectors will be held by regional language knowing Inspectors.

23 (39A) *Shri Ch. Venkat Ram Rao :* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that some Inspectors of Schools when on tour charge their expenditure on the Teachers ?

(*b*) Whether any representation was made in this regard by the Public of Jangaon taluqa ?

(*c*) If so, what action has been taken ?

Shri Devisingh Chauhan : (*a*) Government have not received any such reports.

(*b*) The answer is in the negative.

(*c*) Does not arise.

FISHERMEN OF THE STATE

24 (37) *Shri Ch. Venkat Ram Rao :* Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(*a*) Whether the Government are aware of the growing unemployment among the Fishermen of the State, especially in Karimnagar ?

(*b*) Whether there is any plan before the Government for the welfare of the Fishermen?

(*c*) If so, when is it going to be implemented ?

Shri Devisingh Chauhan: (a) Due to the failure of monsoon there is no water in tanks and fishermen could not engage themselves in seasonal fishing which has resulted in some unemployment.

(b) and (c) The Fisheries Department took over the organization of fisheries work in the district of Karimnagar in October, 1951, and is endeavouring to form fishermen societies for leasing tanks to them. But, fishing is only a Part-time occupation of fishermen who engage themselves in other activities for the major part of the year.

General Discussion on the Budget

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda): Mr. Speaker Sir, My friend the hon. Minister for Finance has presented the budget for the current year. Last year, while presenting the budget he had struck a note of gloom and...........

श्री. रतनलाल कोटेचा :—आनरेबल लीडर आफ दी अपोजिशन, हिंदी मे भाषण दें तो मुनासिब है।

Mr. Speaker: If the hon. Member speak, in Hindusthani or Hindi or the regional language, it is better.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - پچھلے سال میرے دوست آنریبل منسٹر فار فینانس نے اپنا بجٹ پیش کرتے ہوئے کچھ مایوسی کا اظہار کیا تھا - میں نے اس بجٹ پر ڈسکس کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ جب عوام کی طرف سے حکومت چن کر آئی ہے تو ایسی حکومت کو کسی طرح بھی اپنے دل میں مایوسی نہ رکھنی چاہئے - دوسرے سال کے بجٹ کی اسپیچ میں آنریبل منسٹر فار فینانس نے جو آخری جملہ کہا ہے وہ یہ ہے

'I therefore, feel that we need not be unduly depressed by the limited results of the past nor judge the future from the past'.

یہاں بھی ڈپریشن کا اظہار ہے - لیکن ان ڈیولی ڈپریسڈ (Unduly depressed) ہونے کی ضرورت نہیں - حالات آج بھی اچھے ہوسکتے ہیں - اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے - لیکن اس کے پہلے کے پیراگراف میں آپ نے کہا ہے کہ -

"....I am fully aware that neither the budget for the current year nor that for the ensuing year fulfils the needs and demands of the people to the extent we would all like them to be fullfilled. The crying needs of the people for better and more food, clothing and shelter, and the urgent necessity to arrest the distressing spectacle of growing unemployment, are all well known to you and me."

انہوں نے اس چیز کو مانا ہے کہ یہ بجٹ یا آئندہ کا بجٹ عوام کی اون ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا جو اناج کپڑے اور گھروں کے بارے میں ہے اور جو بیروزگاری بہت بڑے پیمانہ پر بڑھ رہی ہے اس کو بھی روکنے کے لئے ہمارے پاس کوئی ایسا انتظام نہیں ہے گو انہوں نے بعد میں پنج سالہ پروگرام پر توجہ دلاتے ہوے یہ بتانے کی کوشش کی ہے جلد ہی ہم کو عوام خوشحال نظر آئینگے اور ہم عوام کی آنکھوں میں خوشی کی چمک دیکھینگے - آنریبل منسٹر فار فینانس نے جو امید ظاہر کی ہے میں اوس کا خیر مقدم کرتا ہوں - لیکن حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان امیدوں کے پورا ہونے کا امکان نہیں ہے بجٹ سے تو ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے - مجھے آنریبل ممبرس معاف کریں ، اگر میں یہ کہوں کہ جو بجٹ ہمیں ورثہ میں ملا ہے یہ وہی بجٹ ہے وہی زمیندارانہ اور پولیس بجٹ جس کے چوکھٹے کو جب تک ہم درست نہیں کرینگے ہماری جو امیدیں ہیں وہ پوری نہ ہوسکینگی - وہی بجٹ پیش کیا گیا ہے ؟ جو ہمیں حیدرآباد کی سابق حکومت یا نظام کی حکومت سے ورثہ میں ملا ہے - سنٹر کی کانگریسی حکومت بھی برطانوی حکومت سے ورثہ میں جو بجٹ ملا ہے اوسی کی بنیاد پر بجٹ تیار کرتی ہے - جب تک ہم ان بندھنوں کو نہیں توڑینگے عوامی خواھشات اور ان کے اغراض و مقاصد کی تکمیل نہ کرسکینگے اور نہ اون کی بیروزگاری اور زمین کے مسائل کو ہم حل کرسکینگے - برطانوی ہند کے زمانے میں جس طرح سے بجٹ پیش کیا جاتا تھا اوس سے الگ یہ بجٹ نہیں ہے - اگر ہم بجٹ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ سب سے بڑا خرچ اڈمنسٹریشن پر ہوتا ہے - میں نے اس سلسلہ میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے بجٹ کا تقریبا (۴۴) فیصد خرچ اڈمنسٹریشن پر ہوتا ہے - جاگیرداروں - نظام اور انعامداروں کو کیاش گرانٹس (Cash grants) دئے جاتے ہیں وہ (۶ء۲) فیصد ہے - قرضہ پر جو سود دینا پڑتا ہے وہ (۵ء۱۱) فیصد ہے - اس طرح تقریباً (۶۱) فیصد حصہ سیول سرویس ، زمینداروں اور جاگیرداروں پر اور سود اور اصل قرضہ دینے کے لئے خرچ کرنا پڑتا ہے - جو (۳۹) فیصد باقی رہتا ہے وہ نیشن بلڈنگ ورکس (Nation building works) پر خرچ ہوتا ہے - اس لئے میں کہونگا کہ جو پراناچوکھٹا ہے جب تک ہم اسکو تبدیل نہیں کرینگے عوامی مسائل حل نہیں ہوسکینگے - ہمارے پاس سیول سرویس پر جتنا خرچ ہوتا ہے شائد ہی دنیا کے کسی ملک میں ایسا خرچ ہوتا ہو - اگر انگینڈ ، امریکہ ، چین اور روس کے حالات کا جائزہ لینگے تو معلوم ہوگا کہ ان ممالک میں ہمارے یہاں کی طرح بڑی بڑی تنخواہ پانے والے سکرٹریز نہیں ہیں - ہمارے پاس حالات یہ ہیں کہ عوامی منسٹرس تو صرف ساڑھے بارہ سو روپیے تنخواہ پاتے ہیں - لیکن اون کے سکرٹریز دو یا سوا دو ہزار روپیے تنخواہ پاتے ہیں - سمجھ میں نہیں آتا کہ اس چوکھٹے کو کیوں تبدیل نہیں کیا جاسکتا ؟ ہمیں سرویس کے پرانے چوکھٹے کو تبدیل کرنا پڑیگا اور جیسا کہ میرے دوست آنریبل لیڈر آف دی سوشلسٹ پارٹی نے کہا کہ کہیں بھی ایک ہزار روپیہ سے زیادہ تنخواہیں نہ دی جانی چاہئیں -

ایک طرف ان لوگوں کو تین تین چار چار ہزار روپیے تک تنخواہیں دیجاتی ہیں اور دوسری طرف جو چھوٹے درجے کے کارکن ہیں ان کو اتنی کم تنخواہ ملتی ہے کہ وہ اوس میں اپنی زندگی بسر نہیں کرسکتے ۔ اس لئے ہم کو سیول سرویس کے چوکھٹے کو اس طرح تبدیل کرنا پڑیگا کہ جنہیں بہت زیادہ تنخواہ ملتی ہے اون کو کم کیا جائے اور جنہیں بہت کم ملتی ہے ان کی تنخواہ بڑھائی جائے ۔۔ ہمارے یہاں زیادہ خرچ فوج ، پولیس ، اور جیلوں پر ہوتا ہے ۔ یہاں تقریباً (۱۵) فیصد خرچ کیا جاتا ہے ۔ گو میں اس چیز کو مانتا ہوں کہ اس سال پولیس بجٹ میں کچھ رقم کم کیگئی ہے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ ۔ پہلے جسطرح کیا گیا تھا کہ یہاں سے تو رقم کم منظور کروائی گئی لیکن اصل میں خرچہ زیادہ کیا گیا ۔ کہیں اوسی طرح اس سال بھی نہ کیا جائے ۔ جیسا کہ پولیس بجٹ کے سلسلہ میں بتایا گیا کہ (۳) کروڑ (۶۰) روپیہ تو منظور ہوے تھے لیکن اصلی خرچہ (۴) کروڑ ہوا ۔ اس سال (۳) کروڑ (۳۸) لاکھ روپیے مانگے گئے ہیں لیکن مجھے ڈر ہے کہ اس سے زیادہ خرچ کیا جائیگا اور آئیندہ سال فینانس منسٹر یہ کہینگے کہ حالات کچھ ایسے ہوگئے تھے کہ جنکی وجہ سے ہم کو زیادہ خرچ کرنا پڑا ۔ اس سال زیادہ خرچہ کی جو وجوہات بتلائی گئی ہیں وہ کوئی معقول وجوہات نہیں ہیں ۔ بتایا جاتا ہے کہ شہر حیدرآباد میں طلباء کا جو مظاہرہ ہوا اسکی وجہ سے دو بٹالینس رکھنے کی ضرورت ہوئی ، ورنہ ان دو بٹالینس کو ڈسبینڈ (Disband) کرنے کا خیال تھا ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اوس زمانہ میں جبکہ طلباء کا یہ مظاہرہ ہورہا تھا آنریبل منسٹرس اپنے گھر تک چھوڑ کر نہیں نکلے اور جو نکلے بھی تو بند موٹروں میں اور بغیر یونین فلیگ (Union Flag) لگائے ۔ جو طلباء آنریبل چیف منسٹر اور ہوم منسٹر کے پاس ملنے کی غرض سے گئے تھے اون سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ چار بجے وہ بھی آئینگے اور وی۔ڈی ۔دیشپانڈے بھی آئینگے۔ لیکن افسوس کہ یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا ۔ ایک عوامی لیڈر کو جو طرز عمل اختیار کرنا چاہئیے تھا اس موقع پر اختیار نہیں کیا گیا ۔ اسکے برخلاف پولیس ڈپارٹمنٹ کے مشوروں پر عمل کیا گیا اور لاٹھی اور گولی کے ذریعہ عوام کی آواز کو دبانے کی کوشش کیگئی ۔ میں کہونگا کہ ایسے طریق عمل اختیار کئے جائیں تو کام نہیں چل سکتا۔ طلباء کا مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہ تھا ۔ اس مسئلہ کو طلباء کے نمائندوں، عوامی لیڈروں اور سیاسی پارٹیوں سے ملکر باہمی سمجھوتے سے آسانی کے ساتھ طے کیا جاسکتا تھا ۔ بجائے اسکے انکے مطالبات کو لاٹھی اور گولی کے ذریعہ دبانے کی کوشش کیگئی مجھے تو یہ شبہ ہوتا ہے کہ جو آرمڈ فورسس (Armed Forces) حیدرآباد میں موجود تھیں انکو قائم رکھنے کیلئے یہ بہانہ بنایا گیا ۔ امید ہے کہ آنریبل فینانس منسٹر اس چیز کو اپنی جوابی تقریر میں واضح کرینگے ۔ میں یہ بھی کہونگا کہ جو دو بٹالینس رکھے گئے ہیں انکو رکھنے کی ساری ذمہ داری حکومت کی کانگریس پارٹی پر ہے۔ انکے روایات اور انکی پالیسی پر اسکی ذمہ داری ہے اور اوسی کا نتیجہ ہے کہ پولس کا بجٹ اس سال بھی اتنا ہی زیادہ رکھا گیا ہے ۔ اصل بات تو یہ ہے کہ نظام اور انگریزوں کی حکومتوں کا یہ ورثہ ہے جو ہم کو ملا ہے۔اس ورثہ کی وجہ سے جو ذہنیت کارفرما ہے وہ وہی

ڈنڈے اور گولی کی حکومت کا تصور ہے عوام کے پاس خود جا کر مسائل کو سمجھنے کی کوشش نہیں کیجاتی ۔ آج بھی پولس پر اور فوج پر اس ریاست میں اور مرکز میں کافی خرچ کیا جارہا ہے ۔ جب تک ہم اپنی پالیسی نہ بدلیں اوسوقت تک ان مدات پر خرچ کرنے کی ضرورت بدستور رہیگی ۔ آنریبل ہوم منسٹر کو میں نے جو نوٹ دیا ہے اس میں لکھا ہے کہ پولس کا خرچہ ڈھائی کروڑ رکھا جاسکتا ہے ۔ لیکن یہ اوسی وقت ممکن ہے جبکہ عوام کے مسائل عوامی نقطہ نظر سے حل کئے جائیں ۔ عوام جو روٹی اور کپڑے کیلئے لڑ رہے ہیں اسکے متعلق حکومت کا یہ تصور ہے کہ وہ حکومت کے خلاف غداری کر رہے ہیں یا کوئی انقلاب لانا چاہتے ہیں ۔ یہ تصور غلط ہے ۔ حکومت کے اس رجحان خیال کو جب تک نہ بدلا جائے ، جب تک اس چوکھٹے کو نہ بدلا جائے جو اس قسم کے اڈمنسٹریشن کو قایم رکھتا ہے اور جب تک عوام کے تقاضوں اور زندگی کے تقاضوں کو نہ محسوس کیاجائے اوس وقت تک مسائل حل نہیں ہوسکتے ۔ کیا کہیں مسائل گولیوں کے ذریعہ حل کئے جاسکتے ہیں ؟ گولیوں کے ذریعہ نہ مسائل حل ہوسکتے ہیں نہ مٹائے جاسکتے ہیں ۔ دنیا میں اگر کسی حکومت نے اسکی کوشش کی کہ گولی لاٹھی سے مسائل کو دبایا جائے تو میں کہونگا کہ جس حکومت نے ایسی کوشش کی وہ ناکام رہی ۔ تاریخ اسکا ثبوت دیتی ہے کہ اس طرح کسی کی مانگوں کو نہیں دبایا جاسکتا ۔ عوام سے ملکر ہی اس قسم کے مسائل حل کئے جاسکتے ہیں ۔ لیکن حالت یہ ہے کہ پولس کو ایسی ہدایت کیجاتی ہے کہ جسکی وجہ سے حالات خطرناک صورت اختیار کرلیتے ہیں ۔ بیدخلیوں کے سلسلہ میں نلگنڈہ ، حضور نگر اور ناندیڑ میں کئی ایسے واقعات ہوے ہیں ۔ وہاں پولس کو ہوم منسٹر کا سرکیولر (Circular) وصول ہوتا ہے کہ اگر ایسے ایوکشنس ہوے ہوں تو مقدمات چلائے جائیں ۔ ممکن ہے کہ انہوں نے کچھ خاص حالات کے تحت یہ سرکیولر جاری کیا ہو ۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سیاسی پارٹیوں کو دبانے کیلئے ہدایات دیجاتی ہیں اور یہ ہتیار استعمال کیا جارہا ہے ۔ ناندیڑ میں کانگریسی ارکان نے او حد گاؤں میں وہاں کے سب انسپکٹر ہستک صاحب نے پیزنٹ اینڈ ورکرس پارٹی کے کارکنوں کے گھروں میں ہتیار رکھکر انہیں گرفتار کیا اور اس طرح ان کے خلاف مقدمات چلائے جارہے ہیں ۔ کسانوں کا اور کوئی گناہ نہیں تھا ۔ انہوں نے صرف بید خلیوں کو روکنے کیلئے جد و جہد کی تھی ۔ میں اس سلسلہ میں حکومت کے ایک آفیسر سبارائو صاحب کا ضرور ذکر کرونگا جنہوں نے بید خلیوں کو روکنے کے سلسلہ میں بہت کام کیا اور امداد کی ۔ انہوں نے بہت بڑے پیمانے پر بیدخلیوں کو روکا ہے ۔ حد گاؤں میں بڑے بڑے زمیندار و سب انسپکٹر کو اپنے ہاتھ میں لیکر کسانوں پر مقدمات چلارہے ہیں ایسے مقدمات آج بھی چل رہے ہیں ۔ حضور نگر میں بھی یہی حالات پیدا ہورہے ہیں ۔ میں نے حالیہ دورے میں دیکھا کہ داخل کئے ہوے ہتیاروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے ۔ لیکن اسکا حساب نہیں لگایا جاتا ایسی صورت میں جبکہ بلا حساب کتاب کے ہتیار پڑے ہوے ہیں کوئی سب انسپکٹر جب کسی کو گرفتار کرنا چاہے تو یہ اسکے لئے بہت آسان بات ہے کہ کوئی ہتیار کسی کے گھر میں رکھدے ۔ کیا یہی حکومت کی پالیسی ہے ؟ اگر

نہیں ہے تو پھر ایسے مواقع پولس افسروں کو کیوں فراہم کئے جاتے ہیں ؟ قندھار کی یہ حالت ہے کہ وہاں کا پولس سب انسپکٹر عوام سے پیسے کھانے کیلئے انہیں گرفتار کرنا ہے اور کہتا ہے کہ تین چار سو روپیہ دو تو چھوڑ دیتا ہوں ، ورنہ مقدمات چلاؤنگا ۔ آنریبل ہوم منسٹر کو ان حالات کی جانب توجہ کرنی چاہئے ۔ جب تک ان غنڈہ گردیوں کا خاتمہ نہو عوام کو سکون نصیب نہیں ہو سکتا ۔

دوسری چیز جو توجہ کے لایق ہے وہ اس حکومت کے ٹکسس کی پالیسی ہے ۔ یہ ہی پرانے زمانے کی پالیسی ہے کہ غریب عوام پر ٹکسس کا زیادہ بار عائد کیا جائے مثال کے طور پر میں ہاؤس کے سامنے ٹکسس کا پرسنٹیج (Percentage) پڑھکر سناؤنگا ۔

اکسائیز (جو ریوینیو کا سب سے اہم ایٹم ہے)		(۳۳ء۷)	فیصد
یونین اکسائیز	.. ..	(۳ء۴)	,,
ریوینیو	.. ..	(۱۸)	,,
سیلس ٹکس	.. ..	(۱۴ء۳)	,,
انکم ٹکس	.. ..	(۸ء۷)	,,
فارسٹ	.. ..	(۳ء۲)	,,
سرچارج	.. ..	(۳)	,,
اسٹامپ	.. ..	(۱ء۸)	,,
آر ۔ ٹی ۔ ڈی	.. ..	(۱ء۳)	,,

یہ تمام انڈائرکٹ ٹکسس (Indirect Taxes) ہیں جو (۶۰) فیصد ہیں اور ڈائرکٹ ٹکسس (Direct Taxes) (۲۶) فیصد ہیں ۔ ہماری حکومت راست ٹکسس عائد کرنا مناسب سمجھ رہی ہے ۔ ریوینیو ٹکس جو راست ٹکس ہے وہ (۱۸) فیصد ہے ۔ ریوینیو ٹکس جسطرح وصول کیا جاتا ہے میں کہونگا کہ یہ کانگریس کی پالیسی کے خلاف ہے ۔ میں جب کانگریس میں تھا تو اوس وقت کراچی میں ایک رزولیوشن اس بارے میں پاس کیا گیا تھا اور جو وعدہ اس وقت کاشتکاروں سے کیا گیا تھا وہ پورا نہیں کیا گیا اوس وعدے کے برخلاف عمل ہورہا ہے ۔ کانگریس نے کہا تھا کہ ان اکنامک ہولڈنگ (Un-economic Holding) پر ٹکس عائد نہیں کیا جائیگا ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جن کاشتکاروں کی زیادہ آمدنی نہیں ہوتی ان کو ٹیکس عائد کرتے وقت ملحوظ نہیں رکھا جاتا ۔

دوسری بات یہ ہے کہ بیڑ ، عثمان آباد ، اورنگ آباد ، نلگنڈہ ، رائچور اور کریمنگر کے اکثر حصوں میں قحط کے آثار نمایاں ہورہے ہیں ۔ لیکن بجٹ کے اوس حصہ کو جو ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے اس چیز

کو ملحوظ نہیں رکھا ھے - جو ایکزمسنن (Exemption) دینے کا وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا نہیں کیا گیا اور رمیسن (Remission) کے بارے میں حکومت نے کوئی خیال نہیں کیا - اونچے طبقات پر جسطرح ٹکسس عائد ہونے چاھئیں تھے نہیں ہوے - لینڈ ریوینیو ہماری آمدنی کا (۱۸) فیصد ھے - دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ہم دیکھتے ھیں کہ لیانڈ ریوینیو آمدنی کا بہت محدود حصہ ہوتا ھے - برخلاف اسکے یہاں (۱۸) فیصد ھے -

اکسائیز کے بارے میں کہا جاتا ھے کہ اکسائیز ڈیوٹی بڑھانے کی وجہ سے اس کی آمدنی میں کمی ہوگئی ھے ، کیونکہ بیرے والوں نے پینے میں کمی کردی ھے - ایسا نہیں ھے - پینے والے تو اب بھی پیتے ھیں - ڈیوٹی بڑھ جانے کی وجہ سے انہوں نے پینا ترک نہیں کیا ھے بلکہ میرا خیال ھے کہ غریب طبقہ جن مشکلات میں مبتلا ھے اسکی وجہ سے اس میں کمی ہوئی ھے - اونچا طبقہ فارین لکر (Foreign liquor) استعمال کرتا ھے ، لیکن اس پر ٹکس نہیں ھے - اسلئے اونچا طبقہ زیادہ متاثر نہیں ہوتا یہ ٹکس ۳۳ فیصد لیا جاتا ھے اور اسکا اثر غریب طبقہ پر پڑتا ھے -

سرچارج ، فارسٹ - یا سیلس ٹکس کے متعلق غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اسکا بہت بڑا حصہ چھوٹے اور متوسط طبقے سے وصول ہوتا ھے - اسکے ساتھ ساتھ اونچے طبقے کی طرف دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ان سے جو انکم ٹکس وغیرہ لیا جاتا ھے وہ صرف (۱ء۷) فیصد ھے - ریاست حیدرآباد میں اور خاصکر تلنگانے میں جو لاکھوں ایکڑ زمین رکھنے والے بڑے بڑے زمیندار ھیں اون سے اگریکلچرل ٹکس کیسے وصول کیا جاتا ھے ؟ حکومت ایک لمٹ (Limit) مقرر کرتی ھے اسکے اندر منافع ہو تو ٹکس نہیں لیا جاتا - لیکن جب یہی مطالبہ ہم کسانوں کے تعلق سے کرتے ھیں تو حکومت کہتی ھے کہ ہم زمین کے مالک ھیں ہر ایکڑ اور ہر گنٹے پر ٹکس عائد کیا جائیگا - عوامی حکومت کا یہ تصور نہیں ہوسکتا - ہونا تو یہ چاھئے کہ زیادہ آمدنی والوں سے زیادہ ٹکس لیا جائے -

سیلس ٹکس کے بارے میں مجھے یہ کہنا ھے کہ دو پائی سے بڑھا کر چار پائی کردیا گیا ھے - اس سے چھوٹے بیو پاریوں پر برا اثر پڑیگا - چھوٹے اور متوسط بیوپاری ختم ہورھے ھیں - جو اونچے درجے کے بیوپاری ھیں وہ تو بمبئی اور دیگر منڈیوں سے راست مال لاتے ھیں تاکہ ٹکس کم دینا پڑے - ان وجوہات کے تحت یہ مناسب معلوم ہوتا ھے کہ سنگل پوائنٹ ٹکس (Single-point Tax) رکھا جائے کیونکہ چھوٹے بیوپاری دن بدن اپنے بزنس (Business) کو چھوڑتے جارھے ھیں - ان کو سہارا دینا اور بچانا ضروری ھے -

سرچارج کے بارے میں کہا گیا کہ اس سال کم ٹکس وصول ہوا ھے - کمی کے کیا وجوہات تھے اس جانب میں هاؤس کو متوجہ نہیں کروں گا - عام طور پر جو ٹکس وصول کیا جاتا ھے وہ منصفانہ طور پر عائد نہیں کیا جاتا - غریب طبقوں پر (۸۰) فیصد

ٹکس عائد کیا گیا ھے جس کی وجہ سے - عام طور بر غریب اور متوسط طبقے کی قوت خرید گر گئی ھے - حکومت کو اس بارے میں سوچنا چاھئے - ھم نے ٹکس کے اس غیر منصفانہ طریقہ کو ورثے کے طور پر حاصل کیا ھے - اس طریقہ کو نکالنا پڑیگا اور اس کی عوض ایک منصفانہ طریقہ اختیار کرنا پڑیگا - اوسی وقت عوام کی بہبودی ھوسکتی ھے -

کہاجاتا ھے کہ بجٹ کا (۹۳) فیصد نیشنل پلاننگ (National Planning) اور ڈیولپمنٹ (Development) پر خرچ ہوا ھے -

اس سے پہلے میں نے عرض کیا تھا کہ ۹۳ فیصد نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹس (Nation building Departments) پر خرچ کیا جارھا ھے - آنریبل فینانس منسٹر کے بجٹ کے لحاظ سے (۱۱) کروڑ روپیہ ہوتے ہیں عوام سے (۲۰) کروڑ روپیہ وصول کیا جاتا ھے اور صرف (۱۱) کروڑ روپئے ان پر خرچ کئے جاتے ہیں - ممکن ھے ان اعداد میں ڈیڑھ دو کروڑ کی کمی زیادتی ہو - لیکن جس پیمانے پر عوام سے وصول کیا جاتا ھے اور ان پر خرچ کیاجاتا ھے اس کا نقشہ یہ ھے - حکومت پولیس پر "لا اینڈ آرڈر (Law and order) پر اور معاوضوں کی ادائی پر تو بہت بڑے پیمانے پر خرچ کرتی ھے - لیکن نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹس پر خرچ کرنے میں حکومت پیچھے ھٹ جاتی ھے - میں یہ چیزیں خاص طور پر آنریبل فینانس منسٹر کے علم میں لانا چاہتا ہوں - جس طرح ھم نے سیول سرویس اور لا اینڈ آرڈر ورثے میں حاصل کئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ برطانیہ گورنمنٹ کی وہ نیتی (नीती) جس کے تحت مرکز کو زیادہ حقوق حاصل رھتے تھے اور پراونسس کو بھوکا رکھا جاتا تھا آج ھم بھی اسی پالیسی پر چل رھے ہیں - ھم نے حکومت ھند سے مانگ کی تھی کہ ھمیں کم از کم ساڑھے پانچ کروڑ روپئے ملنے چاہئے - او چھ کروڑ قرضہ کے طور پر ملنا چاھئے - ھم دیکھتے ہیں کہ ھمیں صرف تین ساڑھے تین کروڑ روپئے دئے گئے ہیں - اس طرح عوام کی مانگ پوری نہیں کی گئی ھے -

میں ایک اور چیز کی طرف توجہ دلانا چاھتا ہوں .. وہ یہ کہ ھمیں جو سوسیس (Sources) چھوڑ دئے گئے ہیں وہ فلیکسیبل (Flexible) نہیں ہیں یعنی ان میں کوئی اضافہ نہیں ھوسکتا - اور اگر ھو بھی تو دو فیصد پانچ فیصد یا دس فیصد ، اس سے بڑھ کر نہیں - اور ایسے سوسیس جن میں اضافہ کی کافی گنجائش ھے حکومت ھند نے اپنے پاس رکھے ہیں .. اس طرح ھم پر قیود عائد کی گئی ہیں .. ھمیں چاھئے کہ مرکزی حکومت کے سامنے یہ چیز رکھیں اور یہ بتلائیں کہ ھمارے اس نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹس ہیں - اگر سنٹر چاھتا ھے کہ اسٹیٹس ترقی کریں تو اس کے لئے ان کو کافی پیسہ فراھم کرنا چاھئے - سنہ ۱۹۳۵ ع میں برطانوی حکومت کے زمانے میں یہاں فینانس پر برطانوی حکومت کا کنٹرول تھا .. اس پر وائسرائے کا کنٹرول تھا .. آج ھم کہتے ہیں کہ ھمیں سیاسی آزادی حاصل ہوئی ھے - کیا ھماری یہی آزادی ھے کہ برطانوی حکومت کی طرح اب بھی ھم پر مرکز کا کنٹرول رھے ؟ مجھے امید ھے کہ پچھلے سال کی طرح آئندہ سال بھی کوشش کی جائیگی کہ زیادہ ریسوسیس (Resources) حاصل کریں اور اس کے لئے سنٹر سے مطالبہ کریں -

پچھلے سال ڈیولپمنٹ پلان در جو خرچ کیا گیا ہے اسکی نسبت میں آنریبل فینانس منسٹر کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ کہا گیا ہے کہ ڈیولپمنٹ پلان در (۲۷) لاکھ روپے کا پراویژن رکھا گیا تھا ۔ لیکن اصل میں خرچ (۲۰) لاکھ ہوا ہے ۔ مجھے ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھنی ہے کہ سرویسس کے ڈپارٹمنٹس کے لئے یہاں سے کم رقم کی منظوری لیجاتی ہے اور خرچ زیادہ کیا جاتا ہے ۔ اسکے برخلاف ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹس کیلئے منظوری زیادہ لیجاتی ہے اور خرچ کم کیا جاتا ہے ۔ ریوینیو اکسپنسس (Revenue Expenses) کیلئے منظوری کم لی گئی تھی ۔ بعد میں اس میں ۱۰-۱۵ لاکھ کا اضافہ ہوگیا ۔ اسی طرح پولس میں منظوری کم لیگئی اور زیادہ خرچ کیا گیا ۔ لکن ڈیولپمنٹ پلان میں ۲۷ لاکھ کی منظوری لیگئی اور خرچ کم کیا گیا ۔ بتلایا جاتا ہے کہ فینانشیل اسٹرنجنسی (Financial Stringency) ہے ۔ میں حکومت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فینانشیل اسٹرنجنسی کا اثر پولس پر کیوں نہیں ہوتا ؟ ریوینیو ڈپارٹمنٹ پر کیوں نہیں ہوتا ؟ حکومت کا یہ خیال ہے کہ انکے بغیر زمینداری اور سرمایہ داری قائم نہیں رہیگی ۔ اسی لئے اس پر ضرور مزید خرچ کیا جاتا ہے ۔ لیکن ڈیولپمنٹ کا سوال آتے ہی فینانشیل اسٹرنجنسی کا سوال حکومت کے سامنے آجاتا ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں اس فاضل خرچ کو روکنے کی کوشش کیوں نہیں کیجاتی ؟

مجھے ایک اور بات ہاؤس کے علم میں لانی ہے ۔ شیڈولڈ کاسٹس کیلئے (۱۰) لاکھ کی رقم منظور رکیگئی تھی ۔ لیکن آخر تک بھی ان کو یہ پوری رقم نہ مل سکی آخر میں انہیں (۳) لاکھ روپیے دیئے گئے ۔ اس بجٹ میں انکے لئے (٦) لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ہم سب جس میں کانگریس بھی شامل ہے یہ مانتے ہیں کہ یہ طبقہ سب سے کچلا ہوا ہے ۔ ہزاروں سال سے هندو سماج نے اس طبقہ کو دبا کر رکھا ہے ۔ الکشنس کے پروپیگنڈہ میں کہا جاتا ہے کہ ہریجنوں کا ادھار (उद्धार) کیا جائیگا ۔ انہیں تو ٹریژری بنچس ہری کاجن کہتے ہیں ۔ جب پیسے کا سوال آتا ہے تو حکومت ان پرصرف ۱۰ لاکھ روپیے خرچ کرنا چاہتی ہے ۔ وہ بھی خرچ نہیں ہوتے ۔ یہ بڑے شرم اور افسوس کی بات ہے کہ حکومت ان پچھڑے ہوے لوگوں کی مدد نہیں کرسکتی ۔ ان پر کافی پیسہ خرچ نہیں کرتی ۔ میں یہ کہونگا کہ عموماً جو ڈیولپمنٹ بنایا جاتا ہے وہ محض ایک ڈھکوسلا ہے ۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ کمیونٹی پراجکٹ کا ذکر بڑے فخر کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔ لیکن یہ محض ایک نمائشی کام کے سوا کچھ بھی نہیں ۔ میں ایک مثال ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں .. ملک ٹاون میں ڈائینمو لگا کر الکٹریفیکیشن کیا گیا ہے ۔ سڑکوں پر ڈانبر ڈاکر ڈسٹ پروف روڈس (Dust-Proof Roads) بنائی گئیں ۔ اگر کوئی باہر کا آدمی یا پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم آتے ہیں تو وہ الکٹرک لائیٹ ، ڈانبر کی سڑکیں وغیرہ دیکھکر خوش ہوجائینگے کہ یہاں کے لوگوں کی کسقدر خوشحال زندگی ہے ؟ لیکن کیا درحقیقت وہاں کے کسان خوشحال زندگی گذارنے کے موقف میں ہیں ؟ مجھے چیف جسٹس راجمنار نائک کی کہی ہوئی ایک بات یاد آتی ہے ۔ انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی کی نسبت کہا تھا کہ اس پیلیسیل بلڈنگ (Palacial Building) میں ہمارے طلباء رہتے

ھیں ۔ وھاں سے تعلیم ختم کر کے جب یہ طلباء باھر آتے ھیں تو انہیں رھنے کیلئے نہ تو ویسا مقام ملتا ھے اور نہ ویسا انتظام ۔ اسی طرح دیہات میں الکٹریفیکیشن کیا جاتا ھے اور امریکن ٹاؤن کے مکانات بنائے جاتے ھیں ۔ لیکن دیکھئے کہ ان مکانات میں رھنے والوں کی کیا حالت ھے ۔ انکی پرچیزنگ کپاسٹی (Purchasing Capacity) کیسی ھے ۔ کیا انہیں دو وقت بھی کھانے کو برابر مل رھا ھے ؟ کیا انکی ضروریات زندگی انہیں مل رھی ھیں ؟ کیا انکے پاس زمین ھے ؟ بڑے افسوس کی بات ھے کہ آج ملک کے لوگوں کو پینے کیلئے پانی نہیں ھے ۔ وھاں کنوئیں سوکھ گئے ھیں ۔ کیا الکٹرسٹی سے وھاں کے لوگوں کی پیاس بجھ سکتی ھے ؟ بہرحال حکومت کا پیسہ تو نمائشی کاموں پر صرف ھو گیا اور ٹاؤن تو خوبصورت دکھیا ۔ لیکن کسان کی آنکھوں میں خوشی نظر نہیں آئیگی ! گورنمنٹ آفیسرس کے سامنے یہ باتیں لائی جاتی ھیں تو کہا جاتا ھے کہ حکومت ایک حصہ کریگی اور کسانوں اور مزدوروں کو دوسرا حصہ کرنا چاھئے ۔ لیکن کسان اور مزدور جانتے ھیں کہ اس طرح کمیونٹی پراجکٹ کی اسکیموں سے دیہات کا مسئلہ حل نہیں ھوجاتا ۔ یہ دکھاوے کی اسکیم ھے ۔ جب تک بجٹ کے اس چوکھٹے کو تبدیل نہ کیا جائے عوام کا سوال حل نہیں ھوسکتا ۔ عوام کی روٹی و روزگار کا مسئلہ حل نہیں ھوسکتا ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ سرویسس پر جو خرج ھورھا ھے اس میں (۵۰) فیصد کمی کی جائے اور اسی طرح ٹیکزیشن کی پالیسی میں بنیادی طور پر تبدیلی کیجائے ۔ پولس اور لا اینڈ آرڈر پرجو غیرمعمولی خرچ ھورھا ھے اس میں کمی کیجائے ۔ اور اس بچاؤ سے عوام کی روٹی و روزگار اور اناج کے مسائل حل کئے جائیں تو مناسب ھے ۔

لینڈ ریفارمس (Land Reforms) کے بارے میں مجھے کچھ عرض کرنا ھے ۔ میں اسکی تفصیلات میں جانا نہیں چاھتا ۔ اس سے پہلے بھی میں نے راج پرمکھ کے اڈریس کے سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ھے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے کل ھی ایک صحافتی بیان میں یہ کہا ھے کہ اس کی وجہ سے بھی ریاست حیدرآباد میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی ھے ۔ انہوں نے کہا کہ ۱۲۰۰۰ لاکھ ایکر زمین کسانوں کو مل سکیگی ۔ لیکن مجھے یہ کہنا ھے کہ انہی کے کابینہ کے ایک دوسرے منسٹر نے کہا کہ اس سے تین لاکھ ایکر زمین حاصل ھوسکے گی ۔ میں پوچھتا ھوں کیا آنریبل چیف منسٹر کا کہنا صحیح سمجھا جائے یا دوسرے آنریبل منسٹر کا ؟ میرے تحت کوئی اسٹیاٹسٹکل ڈپارٹمنٹ نہیں ھے ۔ میں تو سمجھتا ھوں منسٹر صاحب نے جو (۳) لاکھ ایکر حاصل ھونے کے بارے میں کہا وہ بھی نہیں مل سکینگے ۔ اس کے لئے تین سالہ مدت رکھی گئی ھے ۔ اس مدت میں لینڈ کمیشن (Land Commission) کہاں کہاں جا کر حالات سے واقف ھوگا ، یہ مجھے پتہ نہیں ۔ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ (۲۲) ہزار دیہات ھیں ۔ ایک لینڈ کمیشن ان دیہاتوں کیلئے کتنا وقت لیگا ؟ گرایجوالزم (Gradualism) اس کانگریسی حکومت کی پالیسی ھے ۔ اس کے تحت میں سمجھتا ھوں زمین کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ملنے والا ھے ۔ یہ ڈھکوسلے کے طور پر کہنا ھے ۔ اس کے لئے کسی لینڈ کمیشن کی

ضرورت نہیں ھے - بنیادی طور پر اس سوال کو حل کیا جاسکتا ھے - سرپلس لینڈس (Surplus Lands) کے سوال کو آسانی سے حل کیا جاسکتا ھے - افسوس کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دیجاتی -

حکومت کی انڈسٹریل پالیسی (Industrial policy) کی نسبت مجھے یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ھے کہ حکومت انڈسٹریز پر بہت کم خرچ کررہی ھے - اسکی وجہ سے ہمارے ریاست میں جو انڈسٹریز کا سوال ھے وہ بہ آسانی حل نہیں ہوگا - جو کارخانے بند ہورہے ھیں انکی وجہ سے بیروزگاری کا مسئلہ دن بدن بڑھتا ھی جارہا ھے - لیکن حکومت اس کے روک تھام کی کوشش نہیں کرتی - کہا جاتا ھے کہ بیروزگاروں کی تعداد دو لاکھ ھے - لیکن ماہرین کا خیال ھے کہ یہ تعداد پانچ لاکھ سے بارہ لاکھ تک ھے - اتنی بڑی بیروزگاری ھے - اسکو دور کرنے کیلئے حکومت کچھ نہیں کرتی - اسکے لئے بجٹ میں کوئی پراویزن نظر نہیں آتا - آعظم جاھی ملز اور عثمان شاھی ملز میں اگر چیکہ پروڈیوس بڑھا ھوا ھے لیکن اسکے ساتھ ساتھ مزدوروں پر کام کا بوجھ بھی زیادہ ھوگیا ھے - مزدوروں کی اصل اجرت میں کمی واقع ھورھی ھے - محض ایک دو ملز کو سامنے رکھ کر ایسے مسائل کو حل نہیں کیا جاسکتا بلکہ مجموعی طور پر کارخانوں کا پروڈکشن گرتا جارہا ھے .. مزدور بیروزگار ہورہے ھیں .. ڈپارٹمنٹس میں بڑے پیمانے پر ریٹرچمنٹ ھورھی ھے .. ہزاروں لوگ بیروزگار ھورہے ھیں . ان سب باتوں پر حکومت کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہئے .. یہاں جو نان ملکی موومنٹ (Non-mulki Movement) ھوا اوس کے پیچھے یہ خیال نہیں تھا کہ نان ملکز باھر کے ھیں بلکہ یہاں کی بیروزگاری اور پیٹ کا سوال تھا .. میں حکومت کو یہ وارننگ دینا چاھتا ھوں کہ اگر بیروزگاری کا سوال وقت پر حل نہیں کیا گیا تو یہ چنگاری بڑھ جائیگی اور زمینداروں اور سرمایہ داروں کا جو چوکھٹا ھے وہ ختم ھوکر رہ جائیگا - (Cheers)

میں یہ چیز سنجیدگی کے ساتھ ھاؤس میں رکھنا چاھتا ھوں کہ پرانے چوکھٹے کو تبدیل کرنے کی ضرورت ھے - جو ہمارے وزیر آعظم پنڈت جواھر لال نہرو نے کہا تھا کہ ھندوستان کا مقابلہ روس کے ساتھ نہ کیا جائے بلکہ چین کے ساتھ کیا جاسکتا ھے - میں کہنا چاھتا ھوں کہ اگر حکومت اپنے بجٹ کا مقابلہ چین کے بجٹ سے کرے تو معلوم ھوگا کہ چین میں جو پبلک سکٹر (Public Sector) ھے اور بڑے بڑے کارخانے ھیں ان سے ھی زیادہ انکم حاصل ہوتا ھے - کسانوں سے جو آمدنی ھوتا ھے اوس کا پرسنٹیج بہت کم ھے اس لئے ھم کو چاھئے کہ صنعتوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی دیں - اوس سے ھم کو زیادہ ٹیکسس بھی وصول ھوسکتے ھیں - چین میں پچاس فی صد سے زیادہ خرچ نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹس (Nation Building Departments) پر کیا جاتا ھے - میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ چین کیوں ایسا کرسکتا ھے اور ھم کیوں ایسا نہیں کرسکتے ؟ آج ھر جگہ کانگریس پارٹی کی میجارٹی ھے اور ھندوستان کے اندر کوئی ایسی طاقت نہیں ھے جو کانگریسی حکومت کے پروگرام میں رکاوٹ ڈال سکے - اس لئے اگر حکومت چاھتی

ہے تو اس سلسلہ میں زیادہ ترقی کرسکتی ہے۔ ٹریزری بنچیس نے زمینداروں اور سرمایہ داروں کو ختم کرنے کے جو وعدے کئے تھے اگر وہ پورا کرنا چاہیں تو اس وقت کوئی ایسی پارٹی نہیں ہے جو حکومت کے راستے میں کھڑی ہوجائے ۔ راج پرمکھ کے اڈریس میں کہا گیا ہے کہ حکومت چاہتی ہے کہ اپوزیشن کے ممبرس بھی حکومت سے کوآپریشن کریں ۔۔ میں اس ایوان میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اوس بنیادی پالیسی کو لیکر جو کراچی ریزولیوشن میں رکھی گئی کہ کسی کی تنخواہ پانچ سو سے زیادہ نہ ہو اور جو پالیسی فیض پور کانگریس سشن میں رکھی گئی کہ غریب کسانوں پر ٹیکس نہ لگایا جائیگا اور بیرونی سرمایہ پر قیود عائد کئے جائینگے ، ان پالیسیز کو لیکر حکومتی پارٹی آگے بڑھیگی تو ہم بھی اس سے کوآپریشن کرینگے ۔ اگر اس طرح حکومت کی پارٹی آگے بڑھیگی تو کوئی طاقت ایسی نہیں کہ اس کو روك سکے ۔ لیکن مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج کی کانگریسی حکومت میں تبدیلی آگئی ہے ۔ اون لوگوں کی ذھنیت میں تبدیلی ہوگئی ہے لیڈر شپ میں تبدیلی ہوگئی ہے ۔ اون کے تخیل میں تبدیلی ہوگئی ہے ۔ اب چند مٹھی بھر سرمایہ داروں زمینداروں ، جاگیرداروں اور رئیسوں کو ھندوستان میں قائم رکھنے کے لئے کانگریس پارٹی کوشش کررھی ہے جسکی وجہ سے ملک میں دن بہ دن کرائسس بڑھ رہا ہے ۔ مجھے یہ کہنا پڑیگا کہ جب تک اس پالیسی کو قائم رکھا جائیگا اور جب تک یہ پرانا ڈھانچہ ختم نہ کیا جائیگا مسائل حل نہیں ہونگے ۔ میرے دوست آنریبل منسٹر فار فینانس نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں اون کے متعلق میں یہ کہونگا کہ وہ ایک آنسٹ ( ) آدمی ہیں ۔ ایک زمانہ میں مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ۔ ان کی سنیارٹی پر کوئی شک نہیں ۔ لیکن پھر مجھے ادباً یہ عرض کرنا پڑیگا کہ اس چوکھٹے کو تبدیل کیا جاسکتا ہے جو اسٹیٹس کو(Status quo) ہے ۔ جب تک ہم ایسا نہیں کرینگے عوام کے سوالوں کو حل نہیں کیا جاسکیگا ۔ میں نے ھاؤس کے سامنے جو خیالات رکھے ہیں اونکی بناء پر مجھے امید تو نہیں کہ رولنگ پارٹی میں کوئی تبدیلی ہوجائیگی لیکن یہ امید ضرور ہے کہ میرے وچاروں پر غور کیا جائیگا ۔۔ میں نے ایمانداری کے ساتھ اپنے خیالات کو ھاؤس کے سامنے رکھنے کی کوشش کی ہے ۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ عوامی مسائل کو حل کرنے کیلئے ان چیزوں پر غور کیا جائیگا ۔۔ ھمارے سامنے اس وقت کئی سوالات ہیں ۔ کسان، مزدوروں کے سوالات ، متوسط طبقہ کے سوالات ، بیوپاریوں کے سوالات ، کارخانوں کے سوالات شیڈولڈ کاسٹس اور ٹرائبس کے مسائل اور پولس ایکشن کے بعد جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے اون کے مسائل وغیرہ ۔۔ اگر ان تمام مسائل کو حل کرنا ہے تو ھمیں اس پرانے چوکھٹے میں بنیادی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے ۔۔ اگر حکومت ان مسائل کو حل کرنے کے لئے تیار ہے تو یہ مسائل ضرور حل ہوسکتے ہیں ۔۔ ان خیالات کو ھاؤس کے سامنے رکھنے کے بعد میں پھر ایک مرتبہ یہ کہنا چاھتا ہوں کہ جو بجٹ ھمارے سامنے پیش کیا گیا ہے اس میں زمینداروں اور جاگیرداروں کا پرانا چوکھٹا قائم رکھا گیا ہے ۔ جب تک اوس کو دور نہ کیا جائے اور جب تک اس اسٹیٹس کو (Status quo) میں تبدیلی نہ کی جائے ہم عوام کے سوالوں کو حل نہ کرسکینگے ۔

श्री. आण्णाजीराव गव्हाणे :–मिस्टर स्पीकर सर, आनरेबल मिनिस्टर फार फाअीनान्स ने जो बजेट हाअूस के सामने पेश किया है और खास तौर पर जो स्पीच अुन्होंने हाअूस के सामने की है अुसमे अुन्होंने कुछ खास बातों को बनाने की कोशिश की है। अुन्होने अेक तरफ कहा है कि पिछले साल के मुकाबले मे अिस साल हमारी फाअिनान्शिअल पोजिशन (Financial Position) साअूड (Sound) है। वे बजट स्पीच के आखरी पेज पर कहते है कि–

'The financial position of the State is, on the whole sound. The Govt. of India are also doing everything possible to help us, but the prosperity of our people, in the ultimate analysis, depends on our own efforts to the extent of leading a life of austerity and to save and lend to Government.'

अुन्होंने आखिर मे अिस जुमले के साथ यह भी कहा है कि गये साल जो दिक्कतें हम महसूस करते थे वे दिक्कतें अिस साल नही हैं और जो मायूसी गये साल हमें हुवी थी वह अिस साल नहीं है। लेकिन सफा ५३ पर कनक्ल्युजन (Conclusion) मे वे कहते है–

'More than any one in this House, I am fully aware that neither the budget for the current year nor that for the ensuing year fulfills the needs and demands of the people to the extent we would all like them to be fulfilled. The crying needs of the people for better and more food, clothing and shelter, and the urgent necessity to arrest the distressing spectacle of growing unemployment are all well-known to you and me. But we cannot at the same time lose sight of the serious limitations that stand in the way.'

अेक तरफ अुन्होंने जरूर कहा कि हमारी फाअीनान्शिअल पोजीशन साअूंड है। लेकिन लोगों के जो मसायल हैं जिनको हल करने की जरूरत है। अुनका जिक्र करते हुअे वे कहते है कि हमारा यह बजट खास तौर से अुन मसायल को हल करने के लिये काफी नहीं है अुनकी जरूरियात पूरी करने के लिये काफी नहीं है। कुछ सीरियस लिमिटेशन्स (Serious limitations) जिनकी वजेह से जनता की जरूरियात को हम पूरा नहीं कर सकते और अुनके मसायल को पूरे तौर पर हल नहीं करसकेंगे। मोजूदा बजट पर गौर करने के बाद गोकि अेक चीज जाहिर करने की नुमायां तौर पर कोशिश कीअे गअी है कि हमने अिस बजट मे पोलिस अेक्सपेंडीचर (Expenditure) पर कम से कम ६३ लाखरुपये की कमी की है। चूंकी गुजिश्ता मौके पर खासतौरसे पोलिस डिपार्टमेंट (Department) पर हाअूस के मेंबरान ने खर्च को घटाने के बारे मे काफी चर्चा की थी अिसलिये मुमकिन है कि जैसा कि आनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब ने राजप्रमुख के अॅड्रेस के सिलसिले मे जो जवाबी तकरीर मे कहा था कि हम अपोजिशन के मेंबरान जो कुछ कहते हैं अुसका कुछ असर लेते है अिसका भी अुन पर कुछ असर हुआ हो लेकिन गुजश्ता साल और अिस साल के बजेट अेस्टीमेट्स (Estimates) को देखा जाय तो, जैसा कि लीडर आफ अपोजीशन ने कहा, जियादा फर्क नजर नहीं आता। क्योंकि गुजिश्ता साल ३८ करोड ६९ लाख की रक्कम पोलिस बजेट के लिये रखी गअी थी और अिस साल अुस डिपार्टमेंट के लिये ३२ करोड ३२ लाख का प्राविजन रखा गया है। लेकिन गुजिश्ता साल अिसके

लिये जो रक्कम रखी गअी थी अुससे जियादा खर्च किया गया। अुसी तरह से डर मालूम होता है कि मुमकिन हैं की ला और आर्डर पर जैसा कि हर वक्त कहा जाता है जियादा खर्च करने की जरूरत हैं, गव्हर्नमेंट अिस साल भी कोअी कलॉमिटी (Calamity) अपनी तनजर या गलती की वजह से ला अँड आर्डर (Law and Order) ब्रेक (Break) करने की खुद सबब हो जाय और फिर यहां अिस हाअूस मे आकर कहो कि अिस वजह से हमे अिस साल भी बजेट मे अिस डिपार्टमेंट के लिये जो प्राविजन रखागया था अुससे जियादा खर्च करना पडा अुन्होने अपनी स्पीच (Speech) मे कहा कि गुजिश्ता साल हमने वाअिदा किया था कि तीन बटेलियन्स को हम कम करनेवाले हैं लेकिन ला अँड आर्डर को सुरक्षित रखने के लिये और खास तौर पर हैद्राबाद मे चूकी अबनार्मल कंडीशन्स (A normal conditions) पैदा हुअें अिसलिये हम सिर्फ अेक ही बटालियन को कम कर सके और हमे दो बटालियन्स को कायम रखना पडा। लेकिन किन वजूहात की बिना पर ये कंडीशन्स पैदा हुवे? किन वजूहात से हुकूमत की अिस पार्टी को गुन्हगार बनना पडा और अव्वाम की खूनखराबी का गव्हर्नमेंट को खुद सबब होना पडा? अिसके मुताल्लुक अगर बचाव किया जाय तो मै समझता हूं कि गव्हर्नमेंट को यह तसलीम करना पडेगा कि अुन्होंने जोअीस तरह से अव्वाम के लीडर की हैसीयत से पब्लिक की हुकूमत की हैसियत से काम करना चाहिये था नहीं किया अगर गव्हर्नमेंट पब्लिक के सामने आकर अुसकी क्या मागें हैं, स्टूडेंन्टस क्यों तहरीक कर रह अुन पर सबर के साथ गौर करती और समाधानसे अिन चीजों को हल करने की कोशिश करती तो हैद्राबाद मे यह नौबत नही आती। लेकिन अव्वाम या हुकूमत के अिन लीडरों के सामने अुस वक्त यह सवाल नहीं था। हुकूमत अिस पार्टी के हाथ में आने की वजह से वे अुस वक्त नशे में थे। स्टूडेंन्टस के जो रिप्रेजेंटेटिव हुकूमत के साथ बातचीत करने और मिलन के लिये गये थे अुनसे मिलने के लिये भी हमारे आनरेबल मिनिस्टर्स तैयार नहीं थे। स्टूडेन्टस पर पुलिस की जानिब से केनिंग और दूसरे मजालिम किये गये। अुनको रोकने के लिये फौरन कुछ स्टेप्स लेने की बजाय और खुद जाकर हालात देखने की बजाय पुलिस की जिस तरह से रिपोर्ट आअी अुसपर भरोसा रख कर जिस तरह से अेहकामात अुन्होने मागे ओ अुनको देती गअी और अब कहा जाता है कि ला अँड आर्डर को कायम रखने के लिये हमे दो बटालियन्स कायम रखना पडा और पोलीस पर जियादा खर्च करना पडा। अिस साल के बजट मे पुलिस विभाग के प्राविजन मे कुछ लाख रुपये की कमी की गअी है। और अिसी के कारण कहा जारहा है कि यह पुलिस बजट नहीं है। तो मै पूछना चाहता हूं कि क्या यह अव्वामी बजट है। मैं तो समझता हूं कि अिस बजट को किसी भी हालत मे अव्वामी बजट नही कहा जा सकता। गुजश्ता साल जो बजट हमारे सामने पेश किया गया था अुसीमे कुछ थोडी बहुत तबदीली करके सामने रखा गया है। कुछ दूसरे चंद मैदानमें अिजाफा करके यह कहा रहा है कि यह पोलिस बजट नहीं है। लेकिन जब डेवलपमेंट डिपार्टमेंट (Development Department) पर जियादा खर्च करने के लिये कहा जाता है तो हुकूमत हमसे कहती है कि हमारी आर्थिक स्थिती और मर्यादाओंको यानी फाअीनान्शिअल पोजीशन अँड अदर लिमिटेशन्स (Financial Position and other limitations) पहले देखीय और अुसके बाद आपको जो कुछ तलब करना हो वह करें। फाअिनान्शिअल पोजीशन (Financial Position) पर जरूर गौर करना चाहिये। अिस सिलसिले मे जैसा कि लीडर आफ दी अपोजीशन ने कुछ चीजें हाअुस के सामने पेश की है। मैभी कुछ चीजें अपनी नुक्तेनजरसे रखूंगा। सबसे पहली बात जो मैं अिस सिलसिलेमे कहना चाहताहूंकी वह यह है कि राजप्रमुखको जो अितनी जियादा रक्कम हुकूमत देती है अुसको देने की कोअी जरूरत मैं महसूस

नहीं करता। अिजिशन पार्टी के बारे मे हुकूमत की पार्टी के मेंबरान से यह हमेशा कहा जाता है कि जागीरदारों को और राजप्रमुख को जो रुपया दिया जाता है वह प्रतिपक्ष के मेंबरान की नजर मे खटकता है। लेकिन हम मजबूर हैं क्योंकि हम महसूस करते हैं कि राजप्रमुख को जो रक्कम दी जाती है अुसकी कोअी जरूरत नही है। अुसको यह रक्कम बिला वजह दी जाती है। हो सकता है कि अिसमे (Constitutional) का सवाल खडा होता हो। कान्स्टीटयूशन का हवाला देकर यह कहा जा सकता है कि जागीरदारों को और राजप्रमुख को यह रक्कम देने के लिये हुकूमत मजबूर है। लेकिन जहां तक कान्स्टीटचूशन का ताल्लुक है अुसमे कौनसी गुंजाअिश रखी गअी है, अुसको भी देखना चाहिय। अगर कान्स्टीटूयूशन के मुताबिक हमको यह माविजा राजप्रमुख और जागीरदारों को देना चाहिये तो मै कहूगा कि जितना माविजा हम आज दे रहे हैं अुतना देने की जरूरत नही है। कितना माविजा देना चाहिये अिसकी कोअी पाबंदी कान्स्टीटचूशन न हम पर नही रखी है। हम अिस माविजे मे काफी कमी कर सकते हैं। हम दो पाअी या तीन पाअी रुपये के पीछे माविजा देने को मुताल्लुक तय कर सकते हैं। हम पर यह पाबंदी नहीं है कि राजप्रमुख को ५३ लाख रुपये और जागीरदारों को ९३ लाख रुपये हम माविजेके तौर पर देते रहें। कान्स्टीटचूशन मे यह नहीं कहा गया है कि अितना ही माविजा दिया जाना चाहिये। कान्स्टीटचूशन मे सिर्फ अितना ही कहा गया है कि अगर किसी की प्रापर्टी हो और अगर अुसके कुछ राअीटस हैं तो अुसको कुछ माविजा देना चाहिये। अगर अिस बात को ट्रेझरी बेंचेस सही मानों मे तसलीम करते हैं और सचमुच अव्वाम की भलाअी करना चाहते हैं तो दो करोड रुपया जो बिला वजह खर्च हो रहा है अुसको हमे कम करना चाहिये। अिस माविजे को हमे रिवाअीज करना चाहिये। हर वक्त हमारे सामने फाअिनान्शिअल पोजीशन खराब होनें की बात कही जाती है। अगर यह पोजिशन ठीक करना हो तो माविजे मे कमी की जानी चाहिये। हुकूमत कहती है कि हमारी फाअिनान्शिअल पोजीशन साअुंड हो गअी है। फिर मै पूछना चाहता हूं कि नेशन बिल्डिग डिपार्टमेंटस (Nation Building Departments) पर हुकूमत ने कितना खर्च किया है। जैसा कि लीडर आफ दी अपोजिशन ने बताया, सिर्फ ३९ लाख रुपया ही अिस पर खर्च किया जाता है। क्या सिर्फ अितनी रक्कम से अव्वाम के मसायल हल किये जा सकते हैं। कअी मसायल हमारे सामने हैं। पानी, बरोजगारी, रोटीके मसायल और देहातों के दूसरे कअी मसायल हमारे सामने हैं। अज्युकेशन (Education) अग्रीकल्चर (Agriculture) और डेवलपमेंट (Development) के कअी मसायल हमारे सामने हैं। अगर अिन मसायल को हमे हल करना है तो जो फुजूल खर्च मुवाजिन मे किया जा रहा है अुसमे अिकानामी (Economy) करने की जरूरत है। मै कहूंगा कि गुजिश्ता साल आनरेबल फाअिनान्स मिनिस्टर साहब ने बजट के स्पीच के वक्त कहा था कि गोरवाला रिपोर्ट को हर माना मे अिम्प्लीमेंट (Implement) करने की कोशिश करेगें लेकिन मुझे अफसोस के साथ कहना पडता है कि गोरवाला कमेटी की रिपोर्ट की तहत अिस साल भी हमारे सामनें बजट पेश नहीं किया जा रहा है। अुस कमेटी ने जिन डिपाटमेंटस (Departments) को अबालिश (Abolish) करने के संबंध में जो सिफारस की है बजट तयार करते वक्त अिसका लिहाज नहीं किया गया है। मै मिसाल के तौर पर कहूंगा कि गरेज (Garage) डिपार्टमेंट और हाअुस (House) डिपार्टमेंट की जरूरत नहीं है और अिनको आप अबालिश कर सकते हैं। मैंने बजट देखा तो अिसमे मै अिस डिपार्टमेंटस जूं का तुं रखा गया है और अिन पर अनावश्यक खर्च किया जाता रहा है। अिसी तरहसे आप देखेगें कि गोरवाला कमेटी नें सेक्रेटरीज (Secretaries) और अुनके स्टॉफ (Staff) मे कमी करने के लिये कहा

था अुस पर भी कोअी गौर नहीं कियागया ह। अिस बजेट मे अुसकी कोअी गुंजाअीश नहीं दिखाअी देती।

अुसी तरह मुझे कहना है कि जो कम्युनीटि रेडिओ स्कीम(Community Radio Scheme) है वह भी बेकारसी साबित हुअी हैं। अिसको अॅबॉलिश किया जा सकता है। गावों मे जो लोकल बॉडीज (Local bodies) है या टाअुन कमिटिज (Town committees) है और जो रेडिओ सेट्स (Radio Sets) रखे गये हैं वे सब खाली पडे है। न तो अुन्हें कोअी सुनता है और न किसी को सुनने की अिच्छा है। यदि आनरेबल मेम्बर्स जायेंगे तो सिर्फ रेडियो के खोके ही दिखेगें। तो मेरा कहना है कि अुस पर बेकार खर्च हो रहा है। फिर भी अिस साल के बजेट मे वह खर्च वैसा ही रखा गया है। वे सब के सब अखराजात कायम रखे गये है। पोलिस के अखराजात कम करने के लिये बार बार कहा गया। फिर भी अुस पर ध्यान नहीं दिया गया। अिस हाअुस की तरफ से अिस सिलसिले मे अेक कमिटि (Committee) भी बनाअी गअी थी और अिस पोलिस के खर्च मे कमी कैसे की जाय अिसके बारे में कुछ तदबीर सोंचकर कमेटिने बताये थे और अिस तरह आय्. जी. पि. और डी. आय्. जी. पी. को कम कर के खर्चा कैसे कम किया ज्या सकता है अिसके बारे मे कहा गया था और अिसके बारे मे अेक स्कीम फायनान्स मिनिस्टर (Finance Minister) साहब के पास पेश की गअी थी। हमने यह कहा था कि जो ६ डी. आय्. जी. पी. रखे गये हैं अुनकी कोअी जरूरत नही है। अेक आय्. जी. पी. और दो डी.आय् जी. पी. कम किया जाना आवश्यक है। ला अँड आर्डर सुरक्षित रखने के लिये अितने डी. आय्. जी. पी. की जरूरत नहीं है। जब हमने अिसके बारे में पोलिस डिपार्टमेंट मे दरियाफ्त की तो मालूम हूवा कि अेक स्कीम अिसके सिलसिले मे बनाअी जा रही है और वह स्कीम फायनान्स मिनिस्टर साहब के पास भेजने वाले है। लेकिन जब बजेट पेश हुआ तो अुसमें अैसी कोअी नअी स्कीम मेरे नजर मे नहीं आअी मुझे अफसोस के साथ कहना पडता है कि यहां ६३ लाख रुपये की कमी दिखाकर यह बताने की कोशिश की जा रही है कि हुकूमत पोलिस के खर्चे मे कमी कर रही है। जब यह कहा जाता है कि फिर भी पोलिस डिपार्टमेंट पर काफी खर्चा होता है तो जवाब यह दिया जाता है कि लॉ अँड आर्डर (Law and Order) को सुरक्षित रखने के लिये यह करना जरूरी हो जाता है लॉ अॅन्ड ऑर्डर को ठीक रखने के लिये पोलिस काम करती है। मैं यहां यह साफ तौर पर कह देना चाहता हूं कि पोलिस लॉ अॅन्ड ऑर्डर के लिये कुछ भी नही कर रही है। मुल्क मे लॉ अॅन्ड ऑर्डर कायम करके आवाम के जान व माल की हिफाजत करना यह पोलिस का फर्ज होता है। लेकिन आपकी पोलिस तो अिस काम मे नाकामयाब रही है। बरखिलाफ अिसके पोलिस तो लोगों को सताने का काम करती है। अगर आप देखें तो मालूम होगा कि पोलिस डिपार्टमेंट और रेव्हिन्यु डिपार्टमेंट (Revenue Department) ये दो डिपार्टमेंटस अैसे हैं जोकि लोगोंको बहुत सताते हैं। जहां रेव्हिन्यु डिपार्टमेंट की तरफ से कुछ जमीन वगैरा दी जाती है तो बादमे पोलिस वाले आकर अुसे लूट खसोट लेते हैं। यहां टेनन्सी (Tenancy) के सिलसिले मे कअी बातें हमारे सामने रखी जाती है और कहा जाता है कि हम यह कर रहे हैं और हम वह कर रहे हैं लेकिन वाकअी तौर पर क्या होता है यह मै हाअुस को बताना चाहता हूं। यहां से कअी किसम के आर्डिनन्सेस (Ordinances) अिस सिलसिले मे निकाले जाते हैं कि जमीन की बेदखलियां बंद हों। अुसके बारे मे अहकाम भेजे जाते हैं कि फलॉं फलॉं टेनेंट को फलॉं फलॉं जमीन का कब्जा दियाजाय और अहकाम के जरिये से अुसको कब्जा दिया भी जाता है। दूसरे दिन किसी न किसी कारण से पोलिस लोग अुसे

पकड कर ले जाते हैं और अुसको तकलीफ देते हैं ताकिवे डर से वहअपना कब्जा छोड दें। अिसके बारे मे कअी बार ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर और ऑनरेबल होम मिनिस्टर साहब के पास कअी बार दरख्वास्त दी गअी। लेकिन अुसके बारे में कोअी खियाल नहीं किया गया। अिसके सिलसिले मे मै लातूर की अेक केस यहां बताना चाहता हूं। वहां अेक आदमी को जमीन का कब्जा दिया जाता है। यह कब्जा अुसको बिलकुल सब अफसरों के सामने दिया जाता है। फिर कोअी कारण बता कर पोलिस अुसको लॉकप मे रखती है। और २४ घंन्टे अुसको लॉकप (Lock up) मे रखा जाता है। अिधर २४ घंन्टे मे जमीन मालीक जो कि आज तक वह जमीन का मालिक बन कर बैठा था आकर खेतका पूरा माल अपने घर पर ले जाता है। अगर बाद मे वह काश्तकार अुसके खिलाफ दरखास्त देता है तो अुसको डरा धमकाकर यह कहा जाता है की आज तो खैर तुझे छोड दिया है लेकिन फिर से अैसी कोअी हरकत की तो अदालत को लेजाअूंगा। बिचारा वह टेनेंट डर कर चुप बैठता है। अैसे काम पोलिस और माल डिपार्टमेंट की तरफ से किये जाते हैं। अभी यहां अेक और मिसाल रखना चाहता हूं। वह कासरखेडा कि है। वहां विठ्ठलदास नाम का अेक मालिक है और मदनलाल फौजदार है वहां भी अिसी तरह कब्जा दिया जाता है और पोलिस फौजदार की मदद से अुसे वापस लेनें की कोशिश की जाती है। अिसके खिलाफ चीफ मिनिस्टर साहब के पास दरख्वास्त दी जाती है तो कुछ अमल नही होता अिसी तरह टेनण्टस के सिलसिले मे अेहकाम भेजे जाते हैं। अिस केस मे जब जमीन का कब्जा दिया गया तो अुसी रात को अुसमे जितनी फसल थी वह काटकर जमीनदार ने लेली वाक्या तो यह था कि जो कब्जा दिया गया वह फसल के साथ दिया गया था। लेकिन जब वह अिस बारे मे शिकायत करता है तो अुसको कहा जाता है कि तुझे तो खाली जमीन का कब्जा दिया गया था और अुस में जो पैदावार है वह जो अुस जमींदार की है और तुम्हे तो पैदावार के साथ थोडे ही जमीन का कब्जा दिया गया था। मुझे मालूम नहीं कि यह दफा कहां से तराशा गया है।.

हतगांव तालुके मे भी अैसे कअी केसेस हुअे हैं और नांदेड मे भी हुअे है। वहां तो अैसा हुवा है कि वहां की दूसरी पार्टियों के जो अच्छे अच्छे वर्कर्स और है जो अिस काम को कर रहे हैं अुन्हें किसी न किसी कारण से और किसी डकेती से ताल्लूक जोडकर अुन्हें गिरफ्तार कर लिया गया है और अुन्हें कही न कहीं फसाने की कोशिश की जाती है ताकि अवाम डर बैठा रहे और वह हमारा सुने अुस्मानाबाद का भी यही हाल है अिस सिलसिले मे चीफ मिनिस्टर साहब को कअी तार भेजे गये और दरख्वास्तें भी की गअीं। लेकिन जरूरी सुनवाअी नहीं हुअी। मैं पूछना चाहता हूं कि अिस तरह से लॉ अॅन्ड ऑर्डर (Law and Order) कैसे मेंटेन (Maintain) किया जायेगा? मैं यहां यह साफ अलफाज में कहना चाहता हूं कि अिस तरह से लॉ अॅन्ड ऑर्डर कभी मेंटेन नहीं किया जा सकता मै यह भी कहना चाहता हूं कि यह हालत कोअी अेक डिस्ट्रिक्ट की नहीं है। नांदेड अुस्मानाबाद मे भी अैसे ही हालात हैं। वहां भी कअी काश्तकार जेलों मे पडे हैं और जो कोअी पोलिस के पास लॉ है तो पोलिस अुनको सताती है और पोलिस जमीदारों की तरफ जाती है और अिस तरहा गरीबोंको कुचलेने की कोशिश की जाती है। मै कहना चाहता हूं कि पोलिस डिपार्टमेंट मे जियादा खर्चा करने की कोअी जरूरत नहीं है क्योंकि जो पोलिस का फर्ज होता है वह भी आज यहां की पोलिस आदा नहीं कर रही है अुसके बरखिलाफ वह जमीनदारों से मिलकर अपना पेट भरने की कोशिश कर रही है। कमसे कम गोरवाला कमेटिने अिस संबंध मे जो शिफारिसात की हैं अुनपर तो अमल करने की कोशिश आज होनी चाहिये। लेकिन वह भी नहीं की जा रही है। वह होना बहुत जरूरी है

अिसी के साथ दूसरी चीज यह है कि जैसा पोलिस डिपार्टमेंट वैसा हि रेव्हिन्यु डिपार्टमेंट है। अिसकी तरफ भी तवजे करना जरूरी है। रेव्हिन्यु डिपार्टमेंट किस तरह काम कर रहा है ? अिसकी अेक रीपोर्ट शाया हुअी है जो मुझे यहां देखने को नही मिली। लेकिन वह अखबारों मे प्रसिद्ध होगअी है। अुसे मैंने अखबारो मे देखा है अेक अैसा ऑर्डिनन्स निकाला गया है जिससे फुडग्रेन डीलर्स (Food grain dealers) को लायसेन्सेस निकालना लाजमी कर दिया गया है। यह चीज रेव्हिन्यु डिपार्टमेंट की तहत होती है। अुसकी तरफ से अेक गस्ती निकाल कर फुडग्रेन डीलर्स को यह लाजमी कर दिया गया था कि अुन्हें लायसेन्स लेना ही चाहिये.।

अिसी सिलसिले मे ऑनरेबल फुड मिनिस्टर परभणी जिले में आये थे। अुस समय तालुकदार से अुन्होंने यह पूछा कि क्या यह जरूरी है कि जो खुद काश्त करते है और जो फुडग्रेन डीलर्स नहीं है क्या अुन्हे भी यह लायसेन्स लिया जाना लाजमी है ? यह कहा गया कि यह जरूरी नहीं है अुनके लिये जो की खुद की जमीन से अनाज हासिल करते हैं और जो फुडग्रेन डिलर्स नहीं है अुन्हे सिर्फ अपने हिसाब का तपसील भेजना चाहिये। यह होने के बाद परभणी जिले में क्या हुवा ? और अिस पर अमल कैसे हुवा ? तो वहां अिन लायसेन्सेस के लिये ४,००० रुपये फिस के तौर पर वसूल किये गये। वहां के तहसीलदार बहुत कानून जाननेवाले है। काश्तकारों से २५,००० हजार रुपये लायसेन्स फी के तौर पर वसूल हुअे। अगर वह सौ रुपये देता है तो अुसको फिर लायसेन्स निकालने की जरूरत नहीं है। अैसा सब काम हो रहा है। वह सिर्फ वहीं हो रहा है अैसी बात नहीं है। गिंगोली कळमनेर, जिंतुर, आदि जगहों की भी यही बात है। वहां के भी तहसीलदार अैसे हीं हैं। यहां भी कुछ पैसे दियें जाते हैं तो फिर लायसेन्स लेने की जरूरत नहीं पडती है। वरना काश्तकारों को यह लायसेन्स लेनें के लिये जबरदस्ती की जाती है यह चीज आज अितनी बढ गअी है आज अेक लेव्हि के तहत अेक नये आर्डर लाने की कोशिश की जारही है। लेकिन जो अहकामात यहां से दिये जाते हैं अुन्हें नीचे के ओहदेदार समझते नहीं हैं। अैसी बात नहीं लेकिन जानबुझकर अुसके खिलाफ अमल करनें की कोशिश करते हैं। जिनसे लायसेन्स लेने के लिये कहा गया और मजबूर किया गया वे तो कोअी फुडग्रेन डीलर्स या स्टॉकिस्ट तो नही थे। नये अहकाम के तहत काश्तकारों से ६० फीसद स्टॉक लिया जायेगा। रेव्हिन्यु डिपार्टमेंट के लोगों को ही अेहकामात दिये जाते हैं फिर भी अुन्हे समझते हुअे भी वे अुनपर अमल नहीं करते है। और न अमल करने की कोशिश ही करते हैं। गरीब किसानों को लूटने की कोशिश करते हैं। अिस तरह अिसमे करप्शन आगया है। यह जो अिस तरह की बात होती है अिसकी असली जड गिरदावर और जमीनदार होते हैं। यदि अिस चीज को हुकूमत को रोकना है तो यह जड ही काटनी होगी। वे लोग हमारी गव्हर्नमेंट के बलबूते पर आज खडे हैं। अगर आप अिस वतनदारी को खतम करेंगे तो यह मसला हल होसकेगा। अिनको जल्द से जल्द खतम करने की गव्हर्नमेंट की पॉलिसी रहनी चाहिये। मुमकिन है कि अिसके लिये कुछ जियादा रक्कम खर्च करने की जरूरत हो अपोजिशन के ऑनरेबल मेंबर्स अिसबात को अच्छी तरह समझते हैं और अिसके लिये जियादा पैसा लगेगा तो वह खुशी से मंजूर करने के लिये तैयार हैं क्योंकि यह बहुत जरूरी है। जियादा खर्चा आया तो भी कोअी हरज नहीं लेकिन वतनदारी तो खतम होनी हि चाहिये। अिन सब खराबियों की जड पटेल और पटवारी हि हैं। अिसलिये हमे पेटेल और पटवारी और वतनदारी के सिस्टेम को खतम करना चाहिये।

अिसके बाद अब प्राजेक्ट की तरफ आताहू। जब तक मेरी मांग पूरी नहीं होती तब तक मैं यह बार बार कहता रहूंगा कि पांचसाला योजना मे मराठवाडे के लिये कुछ नहीं रखा गया है। गये साल

तो कुछ भी नहीं किया गया था। लेकिन अिस वक्त अितनी मेहरबानी की गअी कि अेक कम्यूनिटी प्राजेक्ट मराठवाडे को दिया जायगा। बाकी चीजों के सिलसिले मे गुजिश्ता साल हुकूमत की जो नीति रही वही अिस साल भी रही है। कहत के असरात को छोड दीजिये। मराठवाडे मे तो हर वक्त कहत रहता है और जब तक पांचसाला योजना मे अिसके लिये कुछ न कुछ ठोस अिन्तजाम नहीं किया जायेगा यह मसला हमेशा के लिये हल नहीं किया जासकेगा और यहां के लोगों की दिक्कत दूर नही की जासकेगी पानी की वहां बहुत किल्लत है। परभनी मे कहत नहीं है, लेकिन लोग पीने के पानी के लिये तरस रहे है। चित्तूर और दीगर जगहो पर पानी नही है।-१७ हजार की आबादी के गांव है लेकिन वहां के लोगों को ३ या चार मील से पानी लाना पडता है। लोग कुव्वें मे गिर पडे बुडिया कुव्वे मे गिर कर मर गअी लेकिन कोअी लिहाज नही किया गया और न कोअी काम अिस सिलसिले मे अब तक हुकूमत ने किया है और न किसी से कराया गया। कम् से कम् लोगों को पीने के लिये पानी दिया जानेका अितजाम होना चाहिये। अिसके लिये कोअी ठोस स्कीम होनी चाहिये जिससे वहां के लोग और जानवर पानी की वजह से और कहत की वजह से न मरें। हुकूमत ने कुछ फैमिन वर्क्स वहां खोल दिये है लेकिन कहत का मसला मराठवाडे मे अेक हमेशा का मसला हो गया है। पानी न होने की वजेह से काश्तकार और दीगर लोगों को बहुत सी मुसीबतों का मुकाबिला करने पडता है। गव्हर्नमेंट को अिस तरफ खास तवजे देनी चाहिये।

(Bell was rung)

गुजिश्ता साल जब पहले पहले बजट पेश किया गया था तब हाअुस के सामने यह कहा गया था कि अुन तालुकों मे जहां तीस साल से सर्वे नही हुआ है वहां के काश्तकारों को कम मालगुजारी देनी पडती है अिसलिये हम अुनको सर्वे होने तक रुपये के पीछे दो आने का अिजाफा करते हैं, क्यों कि युनिफार्मिटी आफ टेक्सेस होनी चाहिये। मैं पूछना चाहता हूं कि जहां पर कमी हुअी वहां तो हुकूमत युनिफार्मिटी आफ टेक्सेस (Uniformity of Taxes) के प्रिन्सिपल् को लागू करते हैं; लेकिन जहां यह कमी नहीं हुअी है बल्कि टेक्सेस जियादा है वहां अिस प्रिन्सिपल को लागू नहीं करना चाहते। जागीर अेडमिनिस्ट्रेशन को लेकर दो या ढाअी साल हो चुके हैं। अुसके बावजूद अुन अिलाकों मे जहां जागीरदारों की मिल्कियत कम करने की कोशिश की गअी और जहां सर्वे नही हुवा है वहां कुछ लोगों को २५ परसेंट का कन्सेशन दिया गया और कुछ लोगों को वह नहीं दिया गया। आनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब ने परसों कहा था कि जागीरी मुआविजात मे रेव्हिन्यु कमी नहीं कर सकें, अिसलिये कि वे अिधर अुधर बिखरे हुअे हैं। मैं आनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब को जागीरी मौजे बतला देता हूं जो अिकठ्ठे तौर पर हैं। अुस्मानाबाद मे भूम जागीर मे ४६ मुवाजियात हैं। परभनी मे ९६ मुवाजियात अेक जगह हैं। अिन जगहों पर २५ परसेंट का कन्सेशन क्यों नहीं दिया गया? अगर हुकूमत युनिफार्मिटी आफ टेक्सेशन रखना चाहती है तो सब के लिये अेक सी नीति रखनी चाहिये जहां से रिप्रेजेंटेशन्स आते हैं यदि वे अैसे लोगों की तरफ से आते हैं जो खास तौर से अपनी ही पार्टी के हैं अुनपर जरूर लिहाज किया जायेगा लेकिन अपोजिशन की पार्टी से रिप्रेजेंटेशन्स हों तो गौर करने मे दिक्कत मालूम होती है। अफसोस के साथ मुझे कहना पडता है कि मैंने रिप्रेजेंटेशन के सिलसिलें मे हुकूमतसे जब सवाल किया था अुसवक्त यह कहा गया कि अितनी डिफीकल्टीज (Difficulties) हैं कि हमारे पास अितना स्टाफ नहीं है। अुसको मैंने तसलीम किया। लेकिन अब यह देखा जाता है कि कुछ जागीरी विलेजेस मे हुकूमत ने जो कन्सेशन दिया है वह हर जगह नहीं दिया गया। मैं समझता हूं कि यह नाअिन्साफी है। अिसे युनिफार्मिटी आफ टेक्सेस नहीं कहा जा सकता।

अिस पर गव्हर्नमेंट को फौरन गौर कर के पूरे जागीरी मुवाजियात को २५ परसेंट का कन्मेशन देने के बारे में आर्डर्स फौरन जारी कर देना चाहिये।

شریمتی معصومہ بیگم (چیر اومن) - آنریبل ممبر نے (۴۰) منٹ لئے ہیں -

श्री. अण्णाज राव गव्हाणे :—दो वक्त मुझे जियादा समय दिया गया है। यह मै जानता हू और अब जियादा समय लेना मै मुनासिब नहीं समझता। आखिर मे सिर्फ यही कहना चाहता हूं कि जो बजेट हमारे सामने पेश किया गया है अुसमे हम समझते थे कि वे चीजे आयेगी जो अव्वाम के लिये जरूरी है। डेवलपमेंट स्कीम्स, अेग्रीकल्चरल प्राजेक्टस, मराठवाडे मे खास तौर पर से मायनर प्राजेक्टस आदि हम अिस बजट मे देखने की अुमीद रखते थें। लेकिन अफसोस है कि अैसी कोअी खास चीज हमें अिस बजेट मे नजर नहीं आती। फाअीनान्स मिनिस्टर साहब ने कहा है कि अुन्होने बजेट को बॅलन्सिग (Balancing) करने की कोशिश की है। लेकिन वह तो मुझे कही पर भी नहीं दिखाअी देता। अेक तरफ तो यह कहा जाता है कि फाअीनान्शिअल पोजीशन साअुंड है और दूसरी तरफ नेशन बिल्डिग डिपार्टमेंटस पर जितना खर्च किया जाना चाहिये अुतना खर्च नहीं किया जाता। अिसलिये अफसोस के साथ कहना पडता है कि बजेट पेश करने का जो पुराना ढांचा था। अुसी के मुताबिक यह बजट हमारे सामने अिस वक्त पेश करने की हुकूमत की जानिबसे कोशिश हो रही है। अितना कहते हुवे मै अपना भाषण समाप्त करता हूं।

شری مادھو راؤ نر لیکر - مسٹر اسپیکر سر - سنہ ۵۳ - ۱۹۵۲ ع کے موازنہ پر میں نے اپنی پارٹی کے نقطہ نظر سے غور کیا - میں نے توقع کی تھی کہ اس سال کے موازنہ میں آبادی کے اوس حصہ کی فلاح و بہبود پر جو حیدرآباد کی آبادی کا (۱ - ۳) حصہ ہے خرچ کرنے کے لئے کچھ تشفی بخش موازنہ ہوگا - لیکن اس سال کا بجٹ تو گذشتہ سال کے بجٹ کے مقابلہ میں ہماری پارٹی کے نقطہ نظر کے تحت اور زیادہ مایوس کن ہے - میں اس سلسلہ میں آنریبل فینانس منسٹر کی نیک نیتی پر شبہ نہیں کرونگا - اون کو شیڈولڈ کاسٹس سے زیادہ لگاؤ ہے - لیکن وہ اکیلے ہی بجٹ تیار نہیں کرتے بلکہ کچھ اور بھی لوگ بجٹ کی تیاری میں حصہ لیتے ہیں - اس وجہ سے ممکن ہے کہ اس بجٹ میں شیڈولڈ کاسٹس کا زیادہ لحاظ نہیں کیا گیا ہو - اور لحاظ نہ بھی ہونا چاہئے کیونکہ کانگریس حکومت کی جو پالیسی شیڈولڈ کاسٹس کی فلاح و بہبود کے متعلق ہے وہ ویسی نہیں ہے جیسی کہ ہونی چاہئے - کانگریس پارٹی کی پالیسی میں ایسی کوئی گنجائش نہیں جسکے ذریعہ شیڈولڈ کاسٹس کی فلاح و بہبود کا مسئلہ حل کیا جاسکے - کانگریس پارٹی تو شیڈولڈ کاسٹس کے لوگوں پر صرف دیا ظاہر کرتی ہے - اون کو سبز باغ دکھا کر خاموش کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اپنی حکومت چلانا چاہتی ہے - میں نے کئی مرتبہ اس اسمبلی میں کہا ہے کہ حکومت کو شیڈولڈ کاسٹس کے بارے میں جو پالیسی ہے اسے اپنی پالیسی تبدیل کرنا چاہئے ہ - مارچ کو راج پرمکھ کے اڈریس پر تقریر کرتے ہوے میں نے اپنی پارٹی کی پالیسی کی وضاحت کی تھی کہ اگر اس اصول پر کانگریس حکومت کام کرے تو گویا

شیڈولڈ کاسٹس کی بھلائی ہوسکتی ہے - لیکن اون کے پرنسپلس (Principles) اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ شیڈولڈ کاسٹس کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی کام کریں - اگر ہم ملک میں کوئی انقلاب لانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے بجٹ میں جز ملک کی فلاح وبہبود اور ترقی کا ڈھانچہ ہونا ہے کافی رقومات شیڈولڈ کاسٹس کے لئے منظور کرنی چاہئیں - اس نقطہ نظر کے تحت اگر کانگریس حکومت سوچ اور عمل کرے تو مجھے امید ہے کہ شیڈولڈ کاسٹس کا مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے - لیکن افسوس ہے کہ بار بار کہنے کے باوجود اس معاملہ میں کچھ نہیں کیا جاتا - چنانچہ پرسوں راج پرمکھ کے اڈریس پر تقریر کرتے ہوے میں نے اس جانب توجہ دلائی تھی - لیکن ہم رے آنریبل چیف منسٹر نے اپنی جوابی تقریر میں اوس کا جواب نہیں دیا - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کی پالیسی اس سلسلہ میں صرف دیا دکھانے کی ہے - بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ شیڈولڈ کاسٹس کے ساتھ دشمن پالیسی ہے میں نے اپنی پارٹی کی پالیسی کو مکمل طور پر ھاؤس کے سامنے رکھدیا تھا اور مجھے امید تھی کہ اس کا جواب دیا جائیگا - لیکن معلوم نہیں کیوں انہوں نے اس کا جواب دینے سے گریز کیا - میں یہی کہونگا کہ اگر حکومت شیڈولڈ کاسٹس کی فلاح بہبود چاہتی ہے تو اوس کو چاہئے کہ سب سے پہلے بجٹ میں اون کے لئے کافی رقومات مہیا کرے - گذشتہ سال آنریبل فینانس منسٹر نے اپنی بجٹ اسپیچ میں کہا تھا کہ چونکہ اس سال بجٹ عجلت میں تیار ہوا تھا اس لئے آیندہ سال شیڈولڈ کاسٹس کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جائیگا - لیکن ایسا نہیں ہوا - گزشتہ سال (۱۰) لاکھ کی رقم رکھی گئی تھی - لیکن اس سال (۶) لاکھ (۸۵) ہزار کا پروویژن رکھا گیا ہے - اس سے ظاہر ہے کہ کانگریس حکومت نہ صرف شیڈولڈ کاسٹس کی فلاح و بہبود سے دور ہوتی جا رہی ہے بلکہ لاپرواہی برت رہی ہے - اس کا نتیجہ کیا ہوگا ، اوس کا اندازہ حکومتی پارٹی خود کرسکتی ہے جن عوام کو صدیوں سے کچلا گیا ، جن عوام کو صدیوں سے سماج سے دور رکھا گیا اورجن عوام نے ملک کی کافی سیوا کی ہے اون کے ساتھ حکومت کا یہ رویہ ہے - کہا جاتا ہے کہ ہم شیڈولڈ کاسٹس کا ادھار کرنا چاہتے ہیں - حکومت ان کا اپڈھار کرنا چاہتی ہے یا اون کے معاملوں کو ادھار رکھنا چاہتی ہے ؟ اگر کانگریسی حکومت شیڈولڈ کاسٹس کی فلاح وبہبود چاہتی ہے تو میں کہونگا کہ اس پارٹی کی پالیسی میں سب سے پہلے تبدیلی ہونا چاہئے - اس پارٹی کو اس طرح سوچنا چاہئے جس طرح کہ آل انڈیا شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن یا حیدرآباد کی شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن یا ڈاکٹر امبیڈکر صاحب سوچتے ہیں - جو پالیسی اون کی ہے اوس پر کانگریسی حکومت کو سوچنا چاہئے - ہماری پالیسی شیڈولڈ کاسٹس کے متعلق جیسی کچھ ہے وہ ظاہر ہے - ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح کے یہاں دیگر سماج کے لوگوں کو ہر ایک کام میں موقع ملتا ہے ویسا ہی ہمارے سماج کو بھی ملے - سرویسیس میں ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے سماج کے گزیٹیڈ آفیسر س موجود ہیں لیکن شیڈولڈ کاسٹس کا ایک شخص بھی گزیٹیڈ آفسر نہیں ہے - عوام اور دوسری پارٹیوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ دستور کے تحت چلیں - لیکن وہ پارٹی خود دستور کے تحت عمل نہیں کرتی - ہم تودستور

کے تحت چلنا چاہتے ھیں - دستور میں سیکڑہ ساڑھے بارہ فیصد شیڈولڈ کاسٹ کے لوگوں کے لئے ریزرویشن رکھا گیا ھے - لیکن عملاً کچھہ بھی نہیں - اضلاع میں جب ھمارے گرائجویٹس ملازمتوں کےلئے درخواستیں دیتے ھیں تو ان کو ملازمتیں دینے سے گریز کیا جاتا ھے - ایک برھمن کو تو نوکری ملتی ھے لیکن ایک مہار کو نوکری نہیں ملتی - ایک بنئے کو نوکری ملتی ھے لیکن ایک چمار کو نوکری نہیں ملتی - کہا جاتا ھے کہ دستور کے ساتھ چلئے - ھم تو دستور کے تحت چلنے کے لئے تیار ھیں - لیکن میں حکومت سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ دستور کے تحت ساڑھے بارہ فیصد جس رزولیویشن کی گیارنٹی دی گئی ھے اوس پر کہاں عمل کیا گیا ؟ کتنے گزیٹیڈ آفیسرس کو مامور کیا گیا ؟ باوجود تعلیم یافتہ ھونے کے ھمارے لوگوں کو ملازمتیں نہیں دیجاتیں - اس کی کیا وجہ ھے ؟

میں زمینات کے بارے میں کچھہ عرض کرونگا - دوسروں کی طرح ھمیں بھی کاشت کے لئے اراضیات دیجانی چاھئے کیونکہ دیہاتوں میں کافی حصہ شیڈولڈ کاسٹس کا ھوتا ھے - وہ لوگ کام نہ ھونے کی وجہ سے بیکار اور بیروزگار ھوگئے ھیں - وہ کاشت سے اچھی طرح واقف ھیں اور جہاں تک زراعت کا تعلق ھے وہ اس سلسلہ میں بہت ھوشیار ھوتے ھیں - لیکن جب وہ زمینات طلب کرتے ھیں تو انہیں نہیں دیجاتیں - پرسونکے اڈریس میں (۵۰) ھزار ایکر کا ھند سہ بتایا گیا ھے - میں نے اوس وقت اس کے متعلق بحث بھی کی ھے - لیکن میں کہونگا کہ جو اراضیات دیجاتی ھیں ، یہ کہکر کہ وہ محصورہ یا جنگلات کی اراضی ھے انہیں واپس لے لیا جاتا ھے - اگر دی بھی جاتی ھیں تو اون غریبوں کی معاشی حالت اتنی پست ھوتی ھے کہ بیل اور تخم اور زرعی آلات وغیرہ خرید کر کاشت نہیں کرسکتے - میں نے اس سے پہلے آنریبل منسٹر فار فینانس سے درخواست کی تھی کہ اس سال کے بجٹ میں کم از کم ۵ کروڑ روپیے ان غریب اور بچھڑے ھوے شیڈولڈ کاسٹس کے لئے رکھے جائیں - اس کی صراحت کرتے ھوے میں نے یہ بتایا تھا کہ ایسا کرنے سے بیل تخم اور زرعی آلات خرید نے میں اون لوگوں کو کوئی دقت نہ ھوسکے گی - اوسکے علاوہ اگر بجٹ میں کافی رقم مہیا کی جائیگی تو حکومت کے گرومور فوڈ " اسکیم بھی اور زیادہ کامیاب ھوگی - پنڈت جواھرلال نہرو نے کہا تھا کہ اگر کاشت کے لئے زمین نہ مل سکے تو دیودار کے ڈبوں میں مٹی ڈال کر اناج اگایا جائے - میں کہتا ھوں کہ دیودار کے ڈبوں کی کیا ضرورت ھے جبکہ ھمارے پاس کافی زمین کاشت کے لئے موجود ھے ؟ تعلقہ ھنگولی میں ۳ ھزار ایکر زمین خالی پڑی ھوئی ھے - لیکن ایک ایکر بھی کسی کو نہیں دیگئی - تعلقہ کلمنوری میں ۴ ھزار ایکر زمین تھی لیکن وھاں صرف ۹ سو ایکر زمین تقسیم کی گئی - باقی زمین اب تک تقسیم نہیں کی گئی - زمین ھونے کے باوجود دیو دار کے ڈبوں میں اناج اگانے کی کیا ضرورت ھے ؟ ھم چاھتے ھیں کہ ھمیں زمین دی جائے اور زمین پر کام کرنے کے لئے سہولتیں دی جائیں - پھر ھم زیادہ غلہ اگاسکینگے اور گرومور فوڈ کا مسئلہ بھی حل ھوسکے گا - حکومت نے اس بجٹ میں اس اسکیم کے لئے ۴۵ لاکھ روپیے رکھے ھیں - لیکن میں پوچھنا چاھتا ھوں اضلاع میں جب یہ رقوم پہنچتی ھیں تو اس کا انجام کیا

ہوتا ہے ؟ یہی ہوتا ہے کہ جب یہ رقومات اضلاع میں پہنچتی ہیں تو پارٹیوں یا کاشتکاروں کو بلا کر یہ ہدایت دیجاتی ہے کہ اگر ان کی پیک زیادہ ہونو انعامات دیئے جائینگے ۔ لیکن انعامات جب تقسیم کرتے ہیں اوس میں سب کانگریس کے افراد ہوتے ہیں ۔ اس طرح یہ پیسہ چند خاص لوگوں پر ہی خرچ ہوتا ہے ۔ اس لئے میں جو چیز کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو پیسہ حکومت خرچ کرنا چاہتی ہے اوس میں ہر ادارہ کو خواہ وہ نسیت کری کامگری پکس ہو یا سوشلسٹ پارٹی کا ادارہ ہویا اورکوئی ہو ، مناسب حصہ ملنا چاہئے ۔ جو لوگ حقیقت میں ملک کی ترقی چاہتے ہیں ان لوگوں کو جیسی کہ نمائندگی دیجانی چاہئے نہیں دیجاتی ۔ اضلاع میں فوڈ کمیٹیز ہیں ، پلاننگ کمیٹیز (Planning Committees) ہیں اور سوسل سرویس کمیٹیز ہوتی ہیں ۔ لیکن شیڈولڈ کاسٹس کے لوگوں کو ان کمیٹیوں میں نہیں لیا جاتا ۔ میں خاص طور پر ضلع پربھنی کا ذکر کرونگا جہاں کے کلکٹر صاحب جاگیر دار سے کم نہیں ۔ وہ کسی بھی اپوزیشن پارٹی کے نمائندوں کو ان کمیٹیوں میں نہیں لینا چاہتے ۔ اس سے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک یہ چوکھٹا نہ بدلے گا جب تک حکومت دوسری سیاسی پارٹیوں کا کوآپریشن نیک نیتی سے حاصل نہیں کرے گی تب تک عوامی مسائل کو حل کرنے میں حکومت نا کام رہیگی ۔ اب میں سوشل سرویس ڈپارٹمنٹ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ گزشتہ سال کے بجٹ میں اس کے لئے ۱۰ لاکھ روپیے منظور کئے گئے تھے ۔ لیکن ہم کو اس کا علم بھی نہ ہوسکا کہ آیا وہ منظورہ رقم خرچ ہوئی یا نہیں اضلاع میں چونکہ تحصیلدار اور تعلقداروں سے ہمارے تعلقات ہوتے ہیں اس لئے اون لوگوں سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ جو رقم سوشل سرویس کے سلسلہ میں منظور ہوئی تھی وہ انہیں اب تک بھی نہیں ملی ہے ۔

Shrimati Masooma Begum (Chairwoman): Now we adjourn and meet again at Eleven of the Clock.

The House, then, adjourned for recess till Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at Eleven of the Clock.

(Mr. Speaker in the Chair)

Mr. Speaker: Shri Madhav Rao Nerlikar.

شری مادھو راؤ نرلیکر ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ اضلاع میں جو ڈسٹرکٹ بورڈس (District Boards) بنائے جارہے ہیں اون میں جبتک عوام کے نمائندوں کو نہ لیا جائے وہ کامیاب نہیں ہوسکتے ۔ نیز سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ جن عہدہ داروں کا تقرر کرتا ہے ایک سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ اطمینان بخش

طریقہ پر کام نہیں کرتے بلکہ وہ تو صرف تنخواہیں پانے کیلئے مقرر ہوئے ہیں ۔ اپنے مکانات میں بیٹھے ہوئے اچھوتوں کی فلاح و بہبود کا حساب لگاتے رہتے ہیں ۔ اچھوتوں کو مکانات کی قلت ہے ۔ پینے کے پانی کی تکلیف ہے ۔ جگہ کی قلت ہے اور وہ بھوکوں مر رہے ہیں ۔ لیکن ان عہدہ داروں کو اسکی کوئی پرواہ نہیں ہے ۔ جب وہ دیہاتوں میں آتے ہیں اور ان باتوں کی طرف دھیان دینے کیلئے کہا جاتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ اپنے لیڈروں سے جا کر کہیں ۔ ہم اپنے فرائض ادا کرنے کیلئے ہیں ۔ حکومت نے انکو اچھوت سماج کے پرابلم کو حل کرنے کیلئے مقرر کیا ہے ، زمین کے پرابلم کو حل کرنے کیلئے رکھا ہے اور انکو اختیارات دئے ہیں کہ وہ زمین کے مسئلہ کو حل کریں اور پانی کیلئے باؤلیاں کھدوائیں ۔ مگر وہ کچھ نہیں کرتے ۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ کیوں یہ کام نہیں ہو رہے ہیں ؟ ایک سال کا عرصہ گزر گیا ہے ۔ (۱۰) لاکھ روپیے اچھوتوں کی بھلائی کے کاموں کیلئے منظور کئے گئے تھے ۔ لیکن اسمیں سے صرف (۳) لاکھ روپیہ خرچ کئے گئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی یہی پالیسی ہے کہ دکھاوے کیلئے رقم تو منظور کیجائے مگر اسے خرچ نہ کیجائے ۔ اس سال گورنمنٹ ان اغراض کیلئے چھ لاکھ (۸۵) ہزار روپیے موازنہ رکھا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ گذشتہ سال کے جو سات لاکھ روپیے باقی ہیں ان کو موجودہ بجٹ کے پراویژن میں کنورٹ (Convert) کیا جارہا ہے ۔ کیا اچھوت سماج کی بھلائی اور بہتری کا یہی طریقہ ہے ؟ اچھوتوں کی فلاح و بہبود کا کانگریس پروپگنڈہ تو کرتی ہے مگر اسکا عمل یہ ہے ۔ اس سے فلاح و بہبود نہیں ہوسکتی ۔ سوشیل سرویس ڈے (Social Servicc Day) یا گاندھی جینتی منائی جاتی ہے اور اچھوتوں کے محلوں میں جا کر جھاڑو دیجاتی ہے ، صفائی کیجاتی ہے اور عورتوں کے بالوں میں سے جوئیں نکالی جاتی ہیں ۔ مگر ایک دن ایسے کام کردینے سے یہ روگ جو اچھوت سماج میں ہیں دور ہونے والے نہیں ہیں ۔ اس روگ کو دور کیا جانا اشد ضروری ہے ۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ اس پارٹی کا بنیادی پالسی میں تبدیلی لائی جاتی ہے ۔ اگر بنیادی تبدیلی لانی منظور ہے تو اچھوت سماج کے معاشی حالات بہتری پیدا کرنے کیلئے تبدیلی لانی چاہئے ۔ یہ سونگ ڈھونگ جو رچایا جارہا ہے اس سے کام نہیں چلیگا ۔ یہاں تو اچھوت سماج کے چھوت چھات کو دور کرنے کی بڑی بڑی باتیں کیجاتی ہیں ۔ مگر حقیقت میں عمل کچھ بھی نہیں کیا جاتا ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہم کو اچھوت کہتے ہیں ۔ لیکن اچھوت سماج وہ سماج ہے کہ جب کوئی برہمن اونکی باؤلی پر جاتا ہے تو اچھوت ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم اس باؤلی کا پانی مت پیو ۔ لیکن اچھوت جب انکو چھوتا ہے تو وہ اس کو پسند نہیں کرتے ۔ اس چھوت چھات کے تصور کو جب تک دور نہ کیا جائے اچھوت سماج کی حالت درست نہیں ہوسکتی ۔ ان حالات میں غور کیجئے کہ چھوت پن ان لوگوں میں ہے جو ہمکو اچھوت کہتے ہیں یا آپ میں ہے یا ہم میں ہے ۔ اچھوت آپ لوگ ہیں جو ہم کو اچھوت سمجھتے ہیں ۔

Mr. Speaker: You do not mean the chair ! (Laughter).

شری مادھو راؤ نولیکر - مسٹر اسپیکر سر - آپ سے میرا مطلب حکومت ھے - حکومت سے میں یہ کہونگا کہ ہم اچھوت نہیں ھیں ۔ اچھوت وہ لوگ ھیں جو چھوت چھات کرتے ھیں - جب تک خود اپنے آپ سے اچھوت پن دور نہ کیا جائے چھوت چھات کا مسئلہ حل نہیں ھوسکتا ۔ ڈاکٹر امبیدکر نے بار بار یہی کہا ھے - میں یہ نہیں کہتا کہ ھمکو ھوٹلوں میں جانے کی آزادی ملے اور ھمکو مندروں میں جانے کی آزادی ملے بلکہ میں یہ چاھتا ھوں کہ جو اس حکومتی پارٹی کا گھمنڈ ھے وہ دور ھونا چاھئے ۔ ورنہ میں جانتا ھوں کہ محض آپکے مندروں میں جانے سے اچھوتوں کی فلاح و بہبود نہیں ھوسکتی - ھمارا مقصد یہ ھے کہ ھندو سماج کے اس گھمنڈ کو دور کیا جائے - مندر میں داخلے پر قانونی اجازت ھونے کے باوجود اچھوتوں کو مندر میں داخلہ کی آج بھی اجازت نہیں دیجارھی ھے ۔ چنانچہ حال ھی کا واقعہ ھے کہ ایک آنریبل منسٹر کو مندر میں داخل ھونے سے روکدیا گیا - غور فرمائے کہ ایک منسٹر کے ساتھ جب ایسا سلوک کیا گیا تو دیہاتوں میں رھنے والے غریب اچھوتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ھوگا ؟ اچھوتوں کا سدھار کرنا منظور ھے تو گھٹانے ھمکو جو کچھ دیا ھے اسکو حاصل کرنے کا موقع دیا جانا چاھئے - ھماری مانگیں کیا ھیں ؟ بہت معمولی ھیں - یہی کہ بارہ فیصد نوکریاں ھم کو دیجائیں نقاوی کی رقومات تقسیم کیجائیں تو ھمکو بھی دیجائیں - ھمارے لئے باؤلیوں کا انتظام کیا جائے ، یہ ھیں ھماری منصفانہ مانگیں - انکو پورا کرنا حکومت کا پہلا فرض ھے - چھوت چھات کا مسئلہ معاشی حالات پر مبنی ھے - اگر حکومت کو واقعی چھوت چھات دور کرنا ھے تو اچھوتوں کے معاشی حالات کی جانب توجہ کرنی چاھئے - ایک اچھوت برھمن کے پاس کیوں نوکری کرتا ھے ؟ اسلئے کہ اسکے پاس پیسہ نہیں ھے - اگر ان مسائل کو حل کرنا ھے تو سب سے پہلے ھماری مانگیں پوری کرنی پڑینگی -

چار مہینے پہلے ناگپور میں شیڈولڈ کاسٹس کا ایک ادی ویشن (अधिवेशन) ہوا تھا جس میں پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان میں اچھوتوں کا سوال پیدا ھی نہیں ھوتا کیونکہ ہندوستان میں چھوت چھات ھے ھی کہاں ؟ میں پنڈت نہرو کے اس بیان سے متعلق کہونگا کہ معلوم نہیں انہوں نے کن آنکھوں سے دیکھا ھے ، معلوم نہیں انہوں نے یہ کسطرح کہدیا - ساؤتھ آفریقہ سے متعلق تو یہہ کہا جاتا ھے کہ کالے گورے میں تفریق نہ کی جائے میں پوچھتا ھوں کہ آفریقہ میں جس چیز کا مطالبہ کیا جاتا ھے وھی مطالبہ اگر ہندوستان کے بسنے والے اچھوت کریں کہ اچھوتوں کے ساتھ جو امتیاز برتا جاتا ھے اسکو نکال دیا جائے تو کیا برا ھے ؟ وھاں جس طرح حقوق کے مانگنے کا حق ہندوستانیوں کو ھے اسی طرح ھمکو بھی اپنے حق کے مانگنے کا حق ھے - میں پوچھتا ھوں کہ یہاں کے ساؤتھ آفریکنس کے مسائل حکومت کب حل کریگی ؟

اس بجٹ کے مدات کو جب میں دیکھتا ھوں تو مجھے سخت مایوسی ھوتی ھے حکومت کی اب بھی وھی پالیسی ھے جو پہلے تھی -

ایک اور چیز یہ کہ بجٹ میں پانچ سالہ پلان کا ذکر کیا گیا ہے - اندازہ ہے کہ حیدرآباد میں پانچ سالہ پلان پر ۴۳ کروڑ روپیے صرف کئے جائینگے - لیکن اس پلان میں ایک مد بھی ایسا نہیں ہے جس سے اچھوتوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکے - سوشیل سرویس کے نام سے البتہ کچھ رقم رکھی گئی ہے - لیکن یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ رقم اس غرض کے لئے صرف بھی کی جائیگی یا کسی اور غرض کے لئے اسکو استعمال کرلیا جائیگا - نہ صرف پانچ سالہ منصوبہ میں اچھوتوں کا گلا گھونٹا گیا بلکہ مرہٹواڑی کو بھی نظر انداز کردیا گیا - جیسا کہ شری انا جی راؤ گورانے نے کہا ہے کہ مرہٹواڑی کے علاقے میں قحط کے آثار نظر آرہے ہیں - یہ وہ حالات ہیں جنہیں عارضی منصوبوں سے دور نہیں کیا جاسکتا بلکہ مستقل منصوبوں کی ضرورت ہے تا کہ وہاں کے مسائل بنیادی طور پر حل کئے جاسکیں اور وہاں کے عوام کو چین نصیب ہوسکے -

دوسری چیز میں آخر میں یہ عرض کرونگا کہ اگر حقیقت میں حکومت کا ارادہ اس سماج کو سدھارنے کا ہے تو اس کے لئے حکومت کو اپنی پالیسی میں تبدیلی کرنا سب سے پہلے ضروری ہے - جب تک ایسا نہیں مجھے اندیشہ ہے کہ اس سماج کی حالت سدھر نہ سکے گی -

تیسری چیز میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ دیہاتوں میں کاؤتھانداری کا جو طریقہ رائج ہے اسکو بند کرنا ضروری ہے - گذشتہ سال کہا جا رہا تھا کہ پٹیل پٹواری سسٹم کو ابالش کیا جائیگا - ھمیں امید تھی کہ اسکے ساتھ ساتھ کاؤتھانداری کو بھی ختم کیا جائیگا - لیکن جو وعدے کئے گئے ہیں انہیں عملی جامہ پہنانا حکومت کی پالیسی معلوم نہیں ہوتی - کاؤتھانداروں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے - انہیں مفت کام کرنا پڑتا ہے - روز ناچے لیجانا پڑتا ہے - مرے ہوے جانوروں کے پست نکالنا پڑتا ہے - مرے ہوے انسانوں کو دفن کرنا پڑتا ہے - ان سے ایسے کام لئے جاتے ہیں جن سے انہیں کوڑی کا فائدہ نہیں پہنچتا - ھم نے یہ مطالبہ کیا تھا اور آنریبل فینانس منسٹر سے اپیل بھی کی گئی ہے کہ جس طرح دیگر ملازمین کو تنخواہیں دیجاتی ہیں اسی طرح کاؤتھاندار کو بھی تنخواہیں دیجائیں - آجکل تو انہیں کاشتکاروں نے بلوتہ دینا بھی بند کردیا ہے - ایسی حالت میں انہیں بھوک کے مرنے کی نوبت آگئی ہے -

آخر میں میں یہ کہونگا کہ مرہٹواڑہ میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے بہت خراب سچویشن (Situation) پیدا ہوگیا ہے - نہ صرف اورنگ آباد عثمان آباد اور بیڑ بلکہ پورے مرہٹواڑہ کے اضلاع پانی نہ ملنے کی وجہ سے متاثر ہیں - اگر جلد سے جلد وہاں پانی کا انتظام نہ کیا جائے تو وہاں کے لوگ سخت تکلیف میں مبتلا ہوجائینگے اچھوت سماج پر تو چھوت چھات کی وجہ سے دوھری مصیبت ہے - جن باؤلیوں میں پانی ہے وہاں سے بھی انہیں پانی نہیں لینے دیا جاتا - ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک آرڈیننس کے ذریعہ عام اور خاص باؤلیوں پر اچھوت سماج کے لوگوں کو پانی بھرنے سے نہ روکنے کی ھدایت کردیجائے - دوسرے سماج کے لوگوں کے لئے بھی پانی نہیں ہے - ایسی صورت

میں بمبئی اسٹیٹ کی طرح یہاں بھی انتظام ہونا چاہئے اور موٹروں کے ذریعہ پانی سربراہ کرنے کا انتظام ہونا چاہئے - گورنمنٹ اسکا انتظام کرے - ایسی صورت میں ھی یہ مسئلہ حل ھوسکتا ھے -

آخر میں میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں ھمارے لوگوں کے لئے بجٹ میں اس سال (۶۸۷۰۰۰) روپیے کا مد رکھا گیا ھے - میں آنریبل فینانس منسٹر سے درخواست کرونگا کہ اس کو بڑھایا جائے اور کم ازکم ایک کروڑ روپیے اس مد میں اضافہ کئے جائیں - اس سے اس طبقہ کی بھلائی کا مقصد کسی حدتک پورا ھوسکتا ھے - میں جانتا ھوں کہ آنریبل منسٹر فار فینانس ھمارے سماج سے زیادہ ھمدردی رکھتے ھیں - جیسا کہ میں نے عرض کیا بہت سے لوگ بجٹ تیار کرکے انکے پاس پیش کرتے ھیں - اسلئے ممکن ھے کہ ان لوگوں نے اس طبقہ کی فلاح وبہبود کے لئے رقم رکھنے سے گریز کیا ھو - میں فینانس منسٹر سے درخواست کرونگا کہ وہ اس رقم میں اضافہ کریں - پولیس کے اخراجات میں ۴۰ - ۶۰ لاکھ روپئے کم کرکے اچھوتوں پر خرچ کئے جاسکتے ھیں - جاگیر داروں کے معاوضہ (۱۶۵۰۰۰۰۰) میں سے کمی کی جاسکتی ھے - راج پرمکھ کو جو (۵۰۰۰۰۰۰) کا مالیدہ دیا جاتا ھے اس میں کچھ رقم نکال کر ان (۴۲) لاکھ اچھوتوں پر صرف کیا جاسکتا ھے - ان رقموں میں کمی کی جاکر بچت سے اچھوتوں کی بھلائی کے کاموں میں مدد لی جاسکتی ھے - میں کہونگا کہ اچھوتوں کے مسائل پر گورنمنٹ اچھی طرح غور کرے اور لاپرواھی نہ برتے -

ھم یہاں اس لئے نہیں آئے ھیں کہ جو بات کہدی جائے اسی کے پیچھے چلتے رھے - ھم اپنی قوم کے مسائل حل کرنے کے لئے یہاں آئے ھیں - اگر یہاں ھمارے مسائل حل نہ کئے جائیں تو ھم یہاں اور باھر سے بھی حکومت پر کافی پریشر (**Pressure**) ڈالینگے اور مجبور کردینگے کہ وہ ھمارے مسائل حل کریں - اگر اسکے باوجود حکومت کوئی اثر نہ لے تو جس طرح بابا صاحب امبیڈکر نے اپنے بھاشن میں کہا ھمیں اپنے مطالبات منوانے کے لئے اندولن کرنا پڑیگا -

گورنمنٹ کے سامنے ان خیالات کو رکھتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

मिनिस्टर फॉर समाजसेवा श्री. शंकर देव : अेक ऑनरेबल मेंबर को कुछ गलत फहमी हो रही है। मै अुनकी शंका निवारण करना चाहता हूं। अुन्होंने कहा कि अेक ऑनरेबल मिनिस्टर साहब राममंदिर मे जाना चाहते थे लेकिन वहां के अधिकारियोंने अुन्हे प्रतिबंध किया। मै यहां यह स्पष्ट कर देना चाहता हूं की न कभी अुस मिनिस्टरने मंदिर मे जाने का प्रयत्न ही किया और न अुनपर कोअी प्रतिबंध हि लगाया गया। वह अैसी पत्थर की मूर्ति मे विश्वास नहीं रखते है तो जानेका और प्रतिबंध लगाने का कोअी सवाल ही नहीं अुठता।.

شری مادھو راؤ نرلیکر - کیا اس سمبندھ میں کورٹ میں مقدمہ نہیں چلایا گیا ؟

श्री. शंकरदेव :—नही यह बिलकूल गलत है।.

श्री. श्रीहरी गुंडेवार (किनवट) :–मिस्टर स्पीकर सर, आज हाउुस के सामने बजेट पर जो डिस्कशन हो रहा है अुसके बारे मे मै अर्ज करूगा कि यह जो मवाजना साल ५३-५४ का पेश हुवा है अुस पर गौर किया जा सकता है। लेकिन अिसमें मायूसी की कोअी वजह मेरी नजर मे नही दिखती अिस मवाजने के सिलसिले में यह कहा गया कि यह भी सरमायेदारी चौकठ्ठा है और यह अेक मायूस-कुन मवाजना है। मै कहना चाहता हूं कि मायूसी की जरूरत नहीं है। अगर हम हैदराबाद के पिछले पांच सालों में पेशहुअे बजेट को देखें तो मालूम होगा कि आज की हुकूमत को भी तरक्की की तरफ अेक कदम बडा रही है। और पिछले बजेट की जो खुसूसियतें थी और आज के अिस बजेट की जो खुसुसियतें है वह आप अच्छी तरह देख सकते है। पिछले साल के मवाजने मे जो खुसुसियते थी वे ये है कि हमारे फायनान्स मिनिस्टर साहब ने बहुत हिम्मत के साथ कस्टम्स ड्युटि खतम कर दी। और यह अेक बहुत ही बडा कदम अुन्होंने अुठाया। अिससे हैदराबाद से दुसरे स्टेटों का माल लाने लेजाने के लिये काफी सहोलत हुअी। होसकता है कि माल बाहर लेजाने मे काफी सहोलत नही लेकिन फायनान्स मिनिस्टर अुसके बारे मे सोंच रहे है। अुनका अिस तरफ ध्यान है।

दूसरी बात यह है कि फायनान्स मिनिस्टर साहब ने गये साल के मवाजना में पोलिस के अखराजात में काफी कमी करदी। अिस अखराजात मे कमी करनां याने मोरेल करेज (Moral courage) दिखाना ही था। अिससे आप देख सकते हैं कि हुकूमत का मोरल करेज (Moral courage) कैसे बढरहा है। अिसको हम कह सकते है यह सही मानेमे अवामी हुकूमत है। फायनान्स मिनिस्टर साहब ने चूकी यह कदम अुठाया है अिसलिये वे काबिल मुबारिक बाद हैं। अिसका नतीजा यह हुवा कि हैदर बाद स्टेट की आमदनी कम हुअी। लेकिन अुस कमी की भरपाअी दूसरे टॅक्स आयद करके की गअी। यह भी काबिले मुबारिकबाद है। और अुन्होंने जो टॅक्स आयद किये है वे जियादता अमीरों पर आयद किये है। अिससे आप यह समझ सकते हैं कि यह वाकअी तौरपर अवामी हुकूम है या नहीं।.

अिस सिलसिले मे जो अखराजात है वे अिस प्रकार है।.

(Mr. Dy. Speaker in the Chair)

फायनान्स मिनिस्टर ने जो बजेट पेश किया है अुसमे अवाम की भला बहबूदी के लिये जो रुकुमांत रखे गये हैं वे अिस प्रकार हैं अिरीगेशन पर १५ लाख रुपये अेज्युकेशन पर ३९ लाख रुपये, सिव्हिल वर्क्स पर २६ लाख रुपये और कम्युनिटि प्रॉजेक्ट पर १४ लाख रुपये। साथ ही साथजिस खर्चे में कमी की गअी है वह है पोलीस का खर्चा। अुसमें ६३ लाख रुपये की कमी की गअी है। रेव्हिन्यु अॅडमिनिस्ट्रेशन में १० लाख रुपये की कमी की गअी है। और जनरल अॉडमिनिस्ट्रशन मे १३ लाख रुपये की कमी की गअी है।

बाज अॉनरेबल मेंबर्स ने अपनी तकरीर में कहा की यह वही चौकठा है जो सरमायादारों को कायम रखना चाहती है। मै पूछना चाहता हूं कि यह सरमायेदारी चौकठा कैसे हो सकती है जबकि हुकूमत पोलिस के अखराजात में कमी कर रही है। और फायनान्स मिनिस्टर ने कहा की हम ११ लाख रुपये की और कमी करना चाहते हैं। अिसी तरह से तामिरीकौम के सिलसिले में आप देखेंगे कि

రాజప్రముఖ్ కుదుబా ఉపన్యాసంలో అక్కడ పల్లెటూళ్ళలో ఉండే దూదేకులు ఖుద్‌బవత్తు మిగతావాళ్ళందరూ తలలూపినట్లుగా ఉంది. దీనిమీద ప్రసంగం జరిగినప్పుడు అవసరమైన కాగితాలు అనువాదం చేసి ఇస్తామన్నారు. గాని ఇది చేయకపోవడంవల్ల బునియాదీ లేకుండా మీద ఇల్లు కట్టినట్లుంది. ఇక్కడ ఏ విధముగా ప్రభుత్వం నడుస్తున్నదో మేము ఎన్నుకోబడి వచ్చిన నియోజక వర్గము వారికి తెలియ జెప్పాలి. అక్కడ తాలూకాల నుంచి ఎన్నుకోబడి వచ్చిన సభ్యుడు మీముందు అక్కడి విషయాలు చెప్పుకోవాలి. ఇక్కడి విషయాలు తెలుసుకునేందుకు మాకిచ్చే కాగితాలు ప్రాంతీయ భాషలలో ఉండాలి. లేనిచో రామ చిలుకకు 'రామ, రామ,' అని నేర్పినట్లుంటుంది. చిలుకను పిల్లి పట్టినపుడు అడవి పలుకులే పలుకాలి. మొన్న వరంగల్ గౌరవ సభ్యుడు అంగ్రేజీలో మాట్లాడుచూ తలకాయ నొప్పి వచ్చిందని తెలుగులోనే మాట్లాడారు కాబట్టి మేము కోరేది మాకిచ్చే ప్రతి కాగితము ప్రాంతీయ భాషలలోనే ఇవ్వాలని చెబుతున్నాను. గాని "మాకు అనువాదము చేసే అవకాశం లేదు; మీరే పట్నకు పోయి అంగ్రేజీ వచ్చినవారితో చెప్పించు కోండి" అని అంటే వారు ఏమి చెబుతారు? కాబట్టి ప్రతి కాగితము ప్రాంతీయ భాషలో అనువాదం చేసి ఇవ్వాలి. నాకన్న ముందు, గౌరవ సభ్యులు ఈ బడ్జెటు విషయం చెప్పారు. నేను ఎక్కువ సమయం తీసుకోకుండా కొన్ని సంగతులు చెబుతాను.

హరిజనులకు ఖారిజ్‌ఖాతా భూములు, పోరంబోకు భూములు, బంజరు భూములు ఇస్తామన్నారు. ఈ ఖారిజ్‌ఖాతా భూములు ఎటువంటి వనగా ఏ జమీందారో, భూ స్వామో ఆ భూములలో పంట రాదనో ఫలితము లేదనో చెప్పి విడిచి పెట్టినవి. అందుచేత ఖారిజ్‌ఖాతా భూములు పంచి పెట్టాము; పోరంబోకులు పంచి పెట్టాము;—అంటే అర్థము ఏమిటి? "కాలే ఇల్లును, కాలు విరిగిన ఆవును దానము చేసినట్లు" ఉంది. హరిజనుల పరిస్థితి ఆ విధంగా ఉంది. ఈ ఖారిజ్‌ఖాతా భూముల్లో మొరం తప్ప మరేమీ లేదు. ఎక్కడైనా ఖుష్కీ ఉంటే నాలుగెకరాలుంచింది. కాబట్టి యీ హరిజనులకు వ్యవసాయం లేదు, జీతం లేదు. ఎక్కడైతే పుండు వుంటుందో అక్కడ మందు వేయాలి. పుండు ఒకచోట వుండి మందు ఇంకోచోటు వేస్తే లాభం లేదు.

ఇంకొక సంగతి. మన దశ యిట్లాగుంది. యీనాడు మేకలు కాసే గొల్లవాడు అడవిలో తిరిగి తిరిగి మేక రాలేదని కనిపెట్టు చున్నాడు. గాని ప్రభుత్వ డిపార్టు మెంటులో ఏమి జరుగు తోందో ఆ మంత్రిగారికే తెలియుట లేదు. అటువంటి మంత్రిగారు గొల్లవానికన్నా నీచం. మా తాలూకాకు అడవిమంత్రిగారు వచ్చినప్పుడు చెప్పాను. అక్కడ అరకపట్టి వసూలు చేస్తున్నారు. అది ఆరుమైళ్ళ దూరంపైన ఉంది. చూడండి అంటే ఏదో మీటింగు ఉందని చెప్పి వెళ్ళి పోయారు. తరువాత కలెక్టరుగారికి వ్రాశాను. గాని మంత్రులువచ్చినప్పుడు యీ విషయాలన్నీ చూడాలి. ఇక కౌలుదార్ల గతి ఏమవుతుందో? ఆర్డినెన్సు చేసిన ప్రకారం ఇప్పుడు అయ్యేడిది ఏమిటి? మాకు తెలువదు. దానిని అనువాదం చేసినప్పుడు దాని లోపల ఏముందో చూసి చెబుతాను.

నిర్మల్ తాలూకాలో రెండు మూడు సంవత్సరముల నుంచి వర్షాలు లేవు. జేవిలీవాగు పారటం లేదు. దాని వల్ల నిర్మల్ చెరువులు నిండుతాయి. గాని ఇప్పుడు నిండుట లేదు. నిర్మల్‌లో ఇప్పుడు త్రాగడానికి నీళ్ళు లేవు. అక్కడ జరిగే పరిస్థితి ఇక్కడ మంత్రికి తెలియకపోతే ఎట్లా? వాటి విషయం ఆలోచించాలి. మంత్రులు ఎక్కడ ఏ పరిస్థితులు జరుగుచున్నవి చూడాలి.

జంగ్లాత్ విషయంలో కూడా లంచగొండితనం ఎక్కువగా వుంది. పోలీసు యాక్షన్ ముందుకంటే యీ లంచగొండితనం ఇప్పుడు మరీ హెచ్చిపోయింది. దాని విషయం ఉద్దేశంతో ఏమి లేదు.

ఈ లంచగొండితనం విషయం ఎవరూ ఆలోచనే చేయలేదు. తరువాత మనకు అప్పులు ఎక్కువై పోతున్నాయి. మన రాజ్యం దరిద్రుడి దశలోకి పోతోంది. ఈ ప్రభుత్వ లక్ష్యం లొట్టిపిట్టల లక్ష్యంగా ఉంది. ఎక్కడ చూచినా నిదానం కనపడదు. ఇప్పుడు ఈ విషయాలను నాకు తెలిసిన మట్టుకు మీముందు పెట్టాను. ఇంకా వేరే సభ్యులకు మోకా ఇవ్వవలెనని నేను చెప్పే భాషణ సమాప్తం చేస్తున్నాను.

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराओी):—अध्यक्ष महाराज, माननीय अर्थ मंत्र्यांनी जे अंदाज-पत्रक सभागृहापुढे सादर केले आहे तें पाहिले म्हणजे, असे स्पष्ट दिसते कीं, ज्या गोष्टी जनतेच्य सुखाच्या दृष्टीने आवश्यक आहेत त्यावर सरकारने भर दिला नाहीं, व अितर अनावश्यक गोष्टीवर खर्च होणार आहे. मागच्या वर्षीचे अंदाजपत्रक आणि या वर्षीचे अंदाजपत्रक पाहिले म्हणजे त्यांत फारसा फरक आहे असे वाटत नाहीं आणि तसा फरकच करावयाचा झाला तर असे दिसते कीं फक्त अिकडचे दोन तीन आंकडे तिकडे, आणि तिकडचे तीनचार आंकडे अिकडे, करून दाखविले आहेत. या बजेटमध्यें खरोखर जनतेच्या हिताच्या दृष्टीने काहींहि केलेले दिसत नाही.

आजचे बजेट पाहिले म्हणजे अेखाद्या प्रेताला श्रृंगारले आहे असे वाटते पण मला असे सांगा-वयाचे आहे कीं तुम्ही या मुडद्याला कितीहि श्रृंगारले तरी तो मुडदाच राहणार आहे. या बजेटचा जो दृष्टीकोण आहे, तो भांडवलदारी दृष्टीकोण आहे. त्यामुळें आमचे हे जे बजेट तयार करण्यांत आले आहे त्याने जनतेचे हित होणार नाही अशी मला शंका वाटते.

आज जो जास्तीतजास्त खर्च केला जातो तो पोलीस आणि मिलिटरीवर केला जातो. त्याच प्रमाणें जागीरदार, जमीनदार आणि निजामासारख्या अैतखाअू लोकाकरितां खर्च केला जातो. पण शिक्षण आरोग्य, शेतीसुधारणा या कडे मात्र दुर्लक्ष केले जात आहे. मला असे सांगावयाचे आहे कीं पोलीसवर जास्तीतजास्त खर्च करून जनता सुखी होणार नाहीं. जनतेचे प्रश्न सोडावा-वयाचा हा जो दृष्टीकोण आहे तो चुकीचा आहे..

आमचा हिंदुस्थान हा शेतकीप्रधान देश आहे. जो पर्यंत तुम्ही शेतीला अुपयोगी अशा सवलती शेतकऱ्याला आणि मजुराला देणार नाहीं शेतीचे अुत्पन्न वाढविण्याचा प्रयत्न करणार नाहीं, तो पर्यंत कोणीहि सुखी होणार नाहीं. आजच्या बजेटबद्दल मोठ्या खेदाने असे म्हणावे लागते कीं, शेती-सुधारणावर जितका खर्च व्हावयाला पाहिजे होता तितक्या खर्चाची तरतूद यांत दिसत नाहीं. अुलट जागीरदार, जमीनदारासारख्या अैतखाअू लोकांना जगविण्यावर भर दिला गेला आहे. मला असे सांगावयाचे आहे कीं हा जो दृष्टीकोण आहे तो बदलला पाहिजे आणि देशाला जास्तीतजास्त, कोण्या गोष्टीची आवश्यकता आहे या कडे लक्ष पुरविले पाहिजे.

असेच जर चालू राहिले तर आज जी सरकारची भांडवलदारी चौकट आहे जो साचा आहे तो जनता तोडल्याशिवाय राहणार नाही असे ओरडून सांगितल्याशिवाय राहवत नाहीं. आजची

तुमचा दृष्टीकोण जनतेच्या हिताच्या विरूद्ध आहे. मला सांगावयाचे आहे की आज जो खर्च होतो आहे तो जनतेच्या दृष्टीने होत नाही. तुम्ही जनतेच्या फायद्याच्या कोणत्याही कामावर भर देत नाही मोठ्या खेदाने म्हणावे लागते कीं मराठवाड्याच्या दृष्टीने या बजटमध्यें कोणत्याहि तऱ्हेचे प्राजेक्ट (Project) नाही त्याकडे मुळीच लक्ष दिले गेले नाही.

या वजेटला जर जमीनदारांचे वजेट, जागीरदारांचे बजेट म्हटले तर, तिकडच्या कोचावर बसणारे माझे मित्र म्हणतात की त्याना हे दोन तीन शब्द पाठ झालेले आहेत, या शिवाय त्याना कांही म्हणता येतच नाही.

निजामाकरितांहि या वजेटमध्यें प्रोव्हिजन (Provision) आहे. त्या अैवजी जर ते पैसे शिक्षण, आरोग्य आणि शेतीसुधारणा या सारख्या बाबीवर खर्च केले असते तर जास्त बरे झाले असते. पोलीस मिल्टिरी आणि मोठमोठे सेक्रेटरीज् (Secretaries) यावर फार केला जाणार आहे. जनतेच्या मूलभूत गरजा जर तुम्ही भागविल्या नाहीत तर पोलीसवर कितीहि खर्च केला, जनतेच्या छातीवर कितीहि गोळ्या झाडल्या तरी, शांतता प्रस्थापित होणार नाहीं. तुम्ही जनतेचे प्रश्न सोडविले पाहिजेत,मोठमोठी धरणें बांधली पाहिजेत, त्या शिवाय तुम्ही विरोधी-पक्षांचे तोंड बंद करूं शकणार नाहींत. लोकोपयोगी कार्य हातीं घ्या तसे जर केले नाहीं तर जनता सुखी होणार नाहीं पोलीसवर, मिलीटरीवर, जमीनदारांवर, जागिरदारांवर आणि निजामावर जास्तीतजास्त रक्कम खर्च केल्याने आजचे बजेट जनतेचे बजेट होणार नाहीं.

मी ज्या जनहिताच्या गोष्टींचा वर अुल्लेख केला त्याकडे जर सरकारने खरोखर लक्ष दिले त्या गोष्टी हाती घेतल्या तर खरोखर जनतेचे कल्याण होईल. या कडे सरकार यापुढे तरी लक्ष देईल अशी आशा करून मी आपले भाषण संपवतो.

श्री. रतनलाल कोठेचा (पाटोदा) :–अिस साल के बजट पर अपोजिशन के लोगों की अब तक तकरीबन् तीन चार तकरीरें हुअीं । अुनको सुनने के बाद मुझे अैसा मालूम हुआ कि तमाम स्पीचेस पोलिटिकल स्पीचेस थीं । कोअी बजट की स्पीचेस थीं, अैसा तो मालूम नहीं हुआ । मुझे अैसा मालूम हो रहा था कि मैं कहीं कामगार मैदान मे तो नही हूं । हमारे देहात के किसी कार्यकर्ता की तहा भाषण कर रहे हैं या मजदूरों के सामने कोअी बोल रहा है, अैसा ही मालूम होता था । वही पुरानी बातें बार बार दुहराअी गअीं । जैसे मराठी मे कहावत है (शिळ्या कढीला अूत आणणे) कि बासी कढी को अगर फिर से अुबाला जाय तो वह कुछ अच्छी नहीं लगती । अुसी तरह से वही जागीरशाही, निजाम-शाही और साहोकारशाही बजट की बातें फिर से सुनाअी गअी । हमारे दोस्तों के दिमागों से अब तक जागीरदार और जमींदार नहीं गये हैं जब कि अिसी सेशन मे लेंड रिफार्म्स का बिल आया हुआ है।

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس بجٹ میں سے تو زمیندار اور جاگیردار جانے دیجئے - بعد میں دیکھا جائیگا -

श्री. रतनलाल कोठेचा :–बजट मे कहां जागीरदार और जमींदार हैं ?.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - آدھا کروڑ روپیے جو نظام صاحب کو دئے جارہے ہیں اور دو کروڑ روپیہ جو جاگیرداران کو دئے جارہے ہیں ان کو نذ کیوں نہیں کیا جاتا ؟

श्री. रतनलाल कोटेचा :—मै यह कह रहा था कि आखिर अुनकी स्व पोलिटीकल स्पीचेस रही है। मै देखता हू कि पार्लिमेंट मे हमारे कम्यूनिष्ट दोस्त जब बजट पर स्पीच देते हैं वहा भी पोलिटीकल स्पीचेस होती हैं। कभी बजट का अध्ययन करके वे नही बोलेगे। लेकिन अेक प्रोपागेंडा करने के लिहाज से वे बाहर या हाअुस मे अिस तरहसे हमेशा बाते करेगें। हमको कन्स्ट्रक्टिव तरीके से सोचना चाहिये। लेकिन अुस दृष्टीसे बहुत कम सजेशन्स (Suggestions) हमारे सामने आये हैं। यह हमारा स्टेट बजट है। हमारे स्टेट के कुछ लिमिटेशन्स है। कान्स्टीटयूशन आफ अिंडिया के लिहाज से कुछ रेवीन्यु के आअीटम्स डिवाअीड (divide) किये गये हैं। कुछ आअीटम्स सेंटर को गये है और कुछ स्टेटस् को गये है। स्टेट को बहुत कम आअीटेम्स मिले हम सब को किसी दृष्टी से बजट की तरफ देखना चाहिये। जो अच्छे अच्छे अिनकम के आअीटम्स है अुनमे से तकरीबन बहुत से सेंटर को गये है और जो कम रेवीन्यु के आअीटम्स है वे स्टेट को मिले है। साथ साथ जो बहुत से काम करने के है वे स्टेट के जुम्मे है और डीफेन्स वगैरह अैसी जो चीजे है वे सेंटर को गअी हैं। ये सारी लिमिटेशन्स है जिनकी तरफ हमको देखना चाहिये और अुस नुकतेनजर से हमको अिस बजट पर आलोचना करनी चाहिये। दूसरे लिमिटेशन्स जो स्टेट के संबंध मे मालूम होते है अुनमे से अेक यह है कि हिंदुस्तान को जो आजादी मिली वह तलवार से नही मिली है, वह शांतता से मिली है। हैद्राबाद मे पोलिस अॅक्शन होने के बाद सच्ची आजादी मिली। लेकिन हैद्राबाद अिंडियन् यूनियन (Indian Union) का अेक हिस्सा होने की वजेह से हमको सारे काम शांतता से करने पडते है और अिसलिये हम देखते हैं कि निजाम को और जागीरदारों को कुछ देना पडता है। हमारे दोस्त कहते है कि जागीरदारो को खतमकरो और अिस निजाम को खत्म करो। अैसा कहना तो आसान है। लेकिन जब अंग्रेज यहा से चले गये और जब अुन्होने राजा महाराजोओ के हाथ मे कुछ अंश तक सत्ता सौंप दी अुस वक्त हमारे सरदार वल्लभ भाअी पटेल ने बहुत होशियारी के साथ अुनको कुछ प्रलोभन और सम्मान देकर अुनके राज खारीज किये। अुन्ही की वजेह से आज हमे हिंदुस्तान मे शांतता दिखाअी पडती है। और अिसीकी वजेह से राजा महाराजाओं को हमे माविजा या प्रीवी पर्सेस देना पडता है। निजाम के साथ, अिसी सिलसेले मे हमारा अेक तरह से कान्ट्रक्ट हुआ है और अुसको कुछ न कुछ अंश मे हमको मानना चाहिये। और हम अुसको मानेगे। पांच दस साल मै अिस परिस्थिति मे भी सुधार होगा। अिसी तरह से जागीरदारों का सवाल है। कान्स्टीटयूशन की लिमिटेशन्स है और हमको शांतता से काम करना चाहिये और सारे हिंदुस्तान की तरफ देख कर हमे हर चीज पर सोचना चाहिये। अगर जागीरदारों को माविजा नही दिया जाता तो वह अन-कान्स्टीटयूशनल (Unconstitutional) हो जाता। जागीरदारी अबालिशनका नतीजा राजस्तान, मध्यभारत और सौराष्ट्र मैं क्या हुआ ? भूपत जैसे डाकुओं को जागीरदारोंने मदद दी और वहां पर अुन्होंने अपनी ताकत पर अेक तरह की अनारकी (Anarchy) निर्माण की। आप अैसा न समझें कि अुनकी ताकत कम हैं। यहां पर अुनकी ताकत कम होगी. लेकिन यह तो मानना पडेगा कि अुनकी कुछ न कुछ ताकत अवश्य है। राजस्तान की असेंब्ली मे जागीरदार लोग कितने चुनकर आये है अिसको आप देखिये। क्या अुनमे ताकत नहीं है ? अिस मिसाल से हमे सबक लेना चाहियें। तो अिन सारी बातों के लिमिटेशन्स के साथ हमे अिस बजट पर सोचना चाहियें। हमारे अिस बजट के कुछ मेन फीचर्स (Main features) हैं। गय साल जब हमारे फाअिनान्स मिनिस्टर साहब नें बजट पेश किया था तब तकरीबन् देढ करोड का घाटा था। लेकिन हम अिस बार देखते है कि यह घाटा बहुत कुछ कम हो गया है। रेवीन्यु बढ रहा है और अेक्सपेंडीचर कम हो रहा है।

यह जो घाटा कम हुआ है अुसकी वजह यह थी कि बीच मे फाअिनान्स कमीशन यहां आया था और हमारे मिनिस्टर साहब ने अुनसे दरख्वास्त की थी और मै फाअीनान्स कमीशन का शुक्रिया अदा करना चाहता हूं कि अुन्होने हैद्राबाद स्टेट को अेक बहुत बडी रक्कम देना स्वीकार किया। अुन्होने तकरीबन् तीन साढेतीन करोड रुपये दिय। अिसकी वजेह से हम बहुत सी बातें कर सके। यह अिस बजट का अेक मेन फीचर है।

दूसरा जो अिस बजट का मेन फीचर है अुसके लियं भी मै फाअीनान्स मिनिस्टर को बधाअी देना चाहता हू कि अिसमे नये टेक्सेज़ नही है। पेट्रोल पर जो टेक्स पहले हाली मे लिया जाता था वह अब कल्दार मे लिया जावेगा अितनी ही बात है। लेकिन कोअी नया टेक्स नहीं आयद किया जारहा है। धीमी आवाज मे प्रतिपक्ष के चंद माननीय सदस्यो ने कहा की शुगरकेन पर टेक्स है।

तीसरी बात वह है जिसके बारे मे हमारे दोस्तों की और से बहुत सा अेतराज किया गया कि पोलिस पर बहुत खर्च हो रहा है। वह तो हमारे कुछ दोस्तो की अटीटयूड (Attitude) की वजह से हो रहा है। हम तो चाहते है कि पोलिस पर कम से कम खर्च किया जाय। क्या काग्रेंसवाले चाहते हैं कि जनता का पैसा पोलीस पर ही जियादा खर्च हो ? लेकिन क्या करें यहां की हालत ही अैसी है। वास्तव मे हमारे फाअीनान्स मिनिस्टर साहब ने अिस मे भी कमी कर दी है। सन १९५१-५२ मे पाच करोड रुपये पोलिस पर खर्च किये जाते थे। अिसको अब तीन करोड तक लाया गया है। अिससे भी कम खर्च हम करना चाहते है। लेकिन अुसकी जिम्मेदारी हमारे दोस्तों पर है। बीच मे हमारे दोस्तों ने मुल्की मूवमेंट चलाअी.

ایک آنریبل ممبر :- غلط ہے -

श्री. रतनलाल कोटेचा :—वे कहते हैं स्टूडंटस मूवमेंट। हमारे दोस्त कोअी चीज तो अमन से करना ही नहीं चाहते। वे चाहते है कि किसी भी तरह से क्यों न हो अिन्तसार पैदा हो। अुन्होने यहा की जनता मे कुछ क्षूद्र भाव पैदा किया 'मद्रासीज गो बॅक' 'अमुक गो बॅक' और तमुक गो बॅक' मै अपन दोस्तों से पूछना चाहता हूं जिन्होने अिस तरह की बातें यहां क्यों फैलाअीं ?.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ان سے پوچھئے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں - انہوں نے یہ باتیں پھیلائی ہیں -

श्री. रतनलाल को चा :—आप मद्रासीसे कहते है कि मद्रासीज गो बैक। आखिर मै अिप्पागुडे के आनरेबल मेंबर से पूछना चाहता हूं की आपका कौनसा मुल्क है और आप भी यहां कहां से आये हैं ? आप महाराष्ट्र के होकर आन्ध्र मे कैसे चुनकर आये और आंध्र के नेता कैसे बने ? क्या आंध्रमे आपसे बढकर कोअी बुद्धीमान नहीं है ? यह सब क्या है.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - آپ کہاں سے آئے ہیں ؟

श्री. रतनलाल कोटेचा :—मै पाटोदा से आया हूं क्या आप नहीं जानते ?

Mr. Deputy Speaker: No discussion, Please.

श्री रतनलाल कोटेचा :—आप सब बातें कम्यूनल चीजों पर लाना चाहते हैं। अुनका अेम (Aim) ही है कि हिंदुस्तान मे किसी तरह मे अनार्की निर्माण की जाय अिसलिये अुनके कोअी भी चीज चलती है अुनके लिये अेम्स अेंड मीन्स (Aims and means) का कोअी सवाल ही नहीं है। लेकिन हमको तो अेम्स और मीन्स महात्मा गांधी ने सिखाये हैं.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کو دسس کیجئے - آپکو معلوم ہوگا کہ کون اس موسمٹ کے ذمہ دار ہے - آپکے بازو میں جو آنریبل ممبرس بیٹھے ہیں وہی اسکے ذمہ دار ہیں -

श्री. रतनलाल कोटेचा :—अिस बजट मे यह भी बात है कि नेशन बिल्डींग डिपार्टमेंट पर काफी खर्च होता है और वह बढता जा रहा है। अिसमे हमारी गवर्नमेंट पीछे नही रही है। अेजूकेशन, मेडीकल, सिविल वर्क्स पर जो खर्च होता है अुसका परसेंटेज बढता चला जा रहा है. साथ ही साथ जो क्यापिटल अेक्सपेडीचर है वह भी अिस साल बहुत बढ गया है। वह तकरीबन् ७ करोड अिस साल होनेवाला है।

अिसके बाद अिस बजट के बारे मे मै भी कुछ सजेशन्स देना चाहता हूं। मै डिस्ट्रक्टिव सजेशन्स (Destructive Suggestions) देने वाला आदमी नहीं हूं। कन्स्ट्रक्टिव सजेशन्स देनेवाला हूं।हमारा सेल्स टॅक्स का आअीटम अेक महत्व का आअीटम है जिस पर हमको सब से जियादा दारो मदार रखनी चाहिये। लँड रेवीन्यू या और किसी टॅक्स को हम अब जियादा नहीं बढा सकते। सेल्स टॅक्स को ही बढाकर हम अपनी आमदनी बढा सकते है। आप देखेंगे कि बंबअी की करीब सेल्स टॅक्स की आमदनी १७-१८ करोड अुनकी हैं। मै मानता हूं कि वहा चूकी व्यापार भी बहुत बडा है, अिसलिये अिनकम भी जियादा है। लेकिन मुझे दुःख मालूम होता है कि गये साल ढेड करोड के अेस्टीमेटस होते हुअे भी अिस साल अितनी कम आमदनी अिसमे क्यों हुअी ? मै मानता हूं कि सेल्स टॅक्स गरीबों पर पडने वाला नहीं है। वह पडनेवाला है बडे बडे लोगों पर। हमारे दोस्त तो कुछ नही कहेंगे क्यों कि वे अब व्यापारियों और सभी के दोस्त बन गये है। सेल्स टॅक्स डिपार्टमेंट के लोगों मे मुझे कुछ अिन-अेफीशियन्सी (Inefficiency) मालूम होती है। अिस डिपार्टमेंट का अिनकम अेस्टीमेट से क्यों कम हो रहा है ? गोरवाला कमेटी ने तो कहा है कि अिस मद से पांच करोड से भी जियादा आय होनी चाहिये लेकिन आय तो कम होती जा रही है यह डिपार्टमेंट की अिनअेफीशियन्सी का परिणाम है। अिस डिपार्टमेंट मे अगर अिनअेफीशियंट लोग हैं तो अुनको निकाल दिया जाना चाहिये मुझे मालूम हुआ है कि कस्टमके कुछ लोग अिसमे लिये गये हैं। वे लोग अेफीशिअन्ट हैं या नहीं यह देखना चाहिये क्योंकि मुझे मालूम हुआ है कि वे अकाअूंटस वगैरा नहीं जानते और चंद व्यापारियों के दोस्त बने है। हमारे दोस्त ने कहा कि हमारे यहां का व्यापार ही घट गया है। अैसी बात नहीं हैं। बाज व्यापारी गवर्नमेंट को फसाते हैं और सेल्स टॅक्स के अफसर अुनसे मिल कर अैसी चीज करते हैं।

दूसरी बात यह है कि अेग्रीकल्चर अिनकम टॅक्स जैसा कि हमारे दोस्त ने कहा बहुत ही कम है यह करीब दस लाख है। आज जमींदार बहुत काफी है.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - آپ ہمیں درست کیسے کہہ رہے ہیں ؟

श्री रतनलाल कोटेचा :—मै तो आपको दोस्त ही समझता हू। मै दुश्मन नही समझता।

अग्रीकल्चर अिनकम टॅक्स वसूल करने के लिये गवर्नमेंट ने जो मशीनरी क्रियेट (Create) की है वह बाजे नही है। वह काम तहसीलदार और दूसरे लोगो को सोप दिया है। तहसीलदारो के पास दूसरे बहुत से काम होने की वजह से जमीदार लोग अिस टॅक्स को अिवेड कर सकते है। मै विनती करूगा कि गवर्नमेंट को अिस आयटेम को भी ठिक तरहसे टचाप (Tap) करना चाहिये और अपना अिनकम बढना चाहिये।.

दूसरी चीज मै यह देखता हूं कि बस डिपार्टमेंट ने घाटा किया है। वास्तव मे बस के बारे मे गवर्नमेंट की पूरे स्टेट मे मोनापली है। हमारे नजदीक ही बंबअी स्टेट है अुनकी भी अपने स्टेट मे बस की मोनापली है लेकिन अुनकी अिनकम हर साल बढती चली जा रही है अुनकी अमीनिटीज (Amenities) भी बढती चली जा रही है। लेकिन हमारे यहां घाटा होता जा रहा है। यहां बसेस भी नही है और पैसा भी नहीं है। मिनिस्टर साहब ने यह भी कहा था कि हम स्टेट कोपोरेशन कायम करनेवाले है वह भी अब तक नही हुवा है। हमारे यहां बसेस से घाटा हो रहा है। मै देखता हूं कि यहां के कंडक्टर्स पर कोअी चेक नही है। अिस वजह से २५ से ४० परसेंट तक अिनकम अुन्ही के हिसेमे जाता है। अिसके अलावा और कअी रिसोर्सेस (Resources) है जिनको गवर्नमेंट अपने हाथ मे लेकर अपना अुत्पन्न बढा सकती है। और अपने विभिन्न सोर्सेस को टचाप कर के अपना अिनकम बढाना चाहिये।.

मै जागीरदार और जमीदार की वही पुरानी बात नही करना चाहता। मै देखता हूं कि अिस बजट मे जियादा पैसा देहातों के लिये नही खर्च किया जानेवाला है। हैद्राबाद, सिकंदराबाद जैंसे शहरों मे रहनेवाले लोगों के लिये ही जियादा पैसा खर्च किया गया है। हैद्राबाद शहर मे अितन दवाखाने हैं, सरोजिनी हास्पिटल, अुस्मानिया हास्पिटल हैं, लेकिन देहातों मे कुछ भी नही है। गवर्नमेंट को जियादातर पैसा देनेवाले तो देहात के लोग ही है। अिसलिये मै फाअीनान्स मिनिस्टर साहब से विनंती करूंगा कि यह सारा अिनकम देहातों के लिये खर्च किया जाना चाहिये। शहरवासी लोग हमारे देहातों को चूसकर यहां पैसा लाते है। अगर आप वेलफेअर स्टेट को मानते हैं तो हास्पिटलस और स्कूल्स अब देहातों मे खोले जाने चाहिये। यहां के लोग हाअिस्कूल और कालेजेस के बारे मे यहां की गवर्नमेंट के पास रिप्रेजेंटेशन्स करते हैं और देहातों के लोग जैसे की वैसे ही रह जाते हैं। शहरी लोगों के लिये गवर्नमेंट कितना खर्च करती है ? युनिवर्सिटी के लिये ५० लाख रुपया गवर्नमेंट देती है। देहातों मे प्राअिमरी स्कूल्स हैं। लेकिन वे अितने प्रमाण मे नहीं बढ रहे । यहां की युनिवर्सिटी मे देहाती लोगों को कोअी फेसीलिटीज नहीं हैं। बॅकवर्ड क्लासेस के लिये कोअी फेसीलिटीज नहीं हैं। बंबअी स्टेट मे आप देखेंगे कि वहां धोबी और वंजारी जाति के लोगों के लिये वहां की युनिवर्सिटी हायस्कूल और हास्टेल मे काफी फेसीलिटीज होती है। लेकिन यहां पर अैसी कोअी फेसीलिटीज नहीं हैं। मै नें सुना है की सेंट्रल गवर्नमेंट की तरफ से अिस संबंध मे अेक लिस्ट तैयार होनेवाली है काकासाहेब कालेलकर अुसके लिये यहां आयेगें सारी जानकारी प्राप्त करेगें और बाद मे दो चार साल के बाद निर्णय होगा कि बॅकवर्ड क्लासेस कौनसी है, क्या अजीब बात है ?

जैसा की हमारे दोस्त ने कहा मराठवाडे मे पानी का अिन्तजाम किया जाना चाहिये। अिसके लिये कोअी प्रावीजन किया जाना चाहिये। बंडिग के बारे मे भी मै दो तीन साल से चिल्ला रहा हूं

लेकिन हुकुमत की तरफसे कोअी अिस जानिब कोअी खियाल नही किया जा रहा है। बंडिंग के बारे मे बीड जिल्हे को ५० हजार रुपये मिले हैं। लेकिन डिपार्टमेंट के लोग अुनको अेक जगह से दूसरी जगह भेजते रहते है। अिसके लिये कुछ प्रावीजन होना चाहिये. अिस बंडिग की मशीनरी का अितजाम नही है। अिस काम को तेजी से चलाना चाहिये। मराठवाडे मे माअिनर अिरिगेशन (Minor irrigation) नही है। हम बीड के कॉंग्रेस अेम अेल. अेन. ने अभी दौरा कियाथा और ३-४ मीडियम प्राजेक्ट्स सुझाये थे। लेकिन कहा जाता है की (Investigations are being made) कितने साल आप अिनव्हेस्टिगेशन मे लगगे? अिससे मराठवाडे मे असंतोष बढ रहा है। मै कहना चाहता हूं कि जल्द अिसका अिन्तजाम होना चाहिये।

मै यह भी देख रहा हू कि हमारा अेडमिनिस्ट्रेशन प्रति दिन टाप हेवी (Top-heavy) होता जा रहा है। अिसके सबंध मे गोरवाला कमेटी ने रेकमेंडेशन्स दिये है। कुछ रेकमेंडेशन्स (Recommendations) कैरी आअूट हुअे है और कुछ नहीं हुअे है। जहा टाप-हेवीअेडमिनिस्ट्रेशन हो रहा है अुसको कम करना चाहिये। (Bell was rung) मै अेक मिनट मे अपना भाषण समाप्त करनेवाला हुं। मैं यह भी बताना चाहता हूं कि देहात के लोग अेक्सपोर्ट ड्यूटी के खिलाफ हैं। मै विनंती करूंगा कि अुसको खतम किया जाना चाहिये। अुसकी बजाय सेल्स टॅक्स की रक्कम को बढाना चाहिये.

شری اے - راج ریڈی (سلطان آباد) - مسٹر اسپیکر سر - اس موازنہ ر ایک بالتعمیم مباحث میں حصہ لیتے ہوے مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا - میں اس موازنہ کے اس جزو سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرونگا جس کا تعلق پنج سالہ منصوبہ سے ھے - پنج سالہ پلان کا یہ تیسرا سال ھے - جہاں تک مجھے علم ھے پنج سالہ منصوبہ کے پہلے دو سال تک تو پلان بنتا ھی رہا - وہ دو سال تو گزر بھی گئے - کسی ملک کے مَن (Men) میٹیریل (Material) اور منی (Money) کو مکمل اکسپلائیٹ (Exploit) کر کے عوام کو زیادہ سے زیادہ استفادہ پہنچانے کے لئے اس قسم کے منصوبے وقتاً فوقتاً حسب ضروریات بنائے جاتے ھیں یہ معلوم کر کے کہ دنیا کے دوسرے ممالک نے منصوبے تیار کئے ھیں ، اون کی دیکھا دیکھی یہاں بھی ایک منصوبہ بنانے کی کوشش کی گئی - جیسا کہ نقشہ سے واضح ھے لائق علی منسٹری کے زمانے میں کچھ پراجکٹس جاری کئے گئے تھے - ھمارے معماروں نے ان ھی پراجکٹوں کو اس منصوبہ میں داخل کر کے اس کو پانچ سالہ منصوبہ کا نام دیا - یہی در اصل پانچ سالہ منصوبہ ھے - لیکن اس کو دیکھنے سے معلوم ھوگا کہ در اصل یہ ایک کوآرڈینیٹیڈ پرائریٹی پلان فلر پراجکٹس ( ) ھے - ورنہ یہ کوئی منصوبہ نہیں ھے - اس منصوبہ کے سلسلہ میں ھم کو تین چیزیں دیکھنی ھیں - اول تو یہ کہ عوام جو اس منصوبہ کو پورا کرنے والے ھیں اور جن کی نفسیات پر منصوبہ کا دار و مدار ھے ان کے لئے ھمارے معماروں نے کیا سوچا ھے ؟ کیا تعین کیا ھے ؟ یہ بھی دیکھنا ھے کہ گزشتہ دو سالوں میں جب سے کہ یہ منصوبہ بنتا رہا ھے ھندوستان ، دیگر ریاستوں اور ھماری ریاست حیدر آباد کے فینانشیل حالات کا کیا بیک گراونڈ (Back-ground) تھا - پولیس ایکشن کے بعد سے ھمارے موازنے چند مستقل اخراجات کے تحت ھمارے ریزروس

ختم ہوتے جا رہے ہیں - پبلک ڈبٹ (Public debt) ہمالیہ کی طرح بڑھتا جا رہا ہے - یہ وہ چیزیں ہیں جن کے متعلق ہم کو سنجیدگی سے غور کرنا ہے - منصوبہ بنانے والوں نے ان فیکٹرس (Factors) کے متعلق کیا اندازہ کیا اور کیا وہ اندازہ پانی کی لکیر کی طرح تھا یا واقعی وہ قابل عمل تھا ، اس کو بتانے کے لئے میں کچھ فیکٹس اینڈ فیگرس (Facts and figures) ھاؤس کے سامنے پیش کرنا چاھتا ہوں - حیدر آباد کے فینانس (Finances) کے متعلق میں نے ایک کتاب پڑھی ہے - اسکے آتھر (Author) کا نام میں بھول رہا ہوں - گور والا کمیٹی نے بھی اپنے ایک چیاپٹر (Chapter) میں تذکرہ کیا جسے میں یہاں دھرانا چاھتا ہوں۔ گوروالا کمیٹی نے بتایا ہے کہ ہماری جو فینانشیل پوزیشن ہے ، ہمارا جو بجٹ ہے اوسکی جو وضع ترکیبی ہے اور اوسکے جو شاھانہ خد و خال ہیں وہ آج کل کے نہیں بلکہ برسوں پہلے کے ہیں - سنہ ۱۸۴۹ ع سے لیکر آج تک کوئی بنیادی تبدیلی اوسکی وضع ترکیبی میں نہیں ہوئی ہے - اوس میں کوئی فرق نہیں آیا - البتہ چند مدات میں تھوڑی بہت تبدیلیاں ہوتی رہیں - ادھر کی کچھ رقم اودھر اور اودھر کی کچھ رقم ادھر کیجاتی رہی - اوس کی بنیادی ترکیب میں توکوئی فرق نہیں آیا - راج پرمکھ کے اڈریس کے سلسلہ میں مقررین نے جو کچھ کہا اوسکی تائید کے لئے میں فیکٹس اینڈ فیگرس بتلانا چاھتا ہوں۔

سنہ ۱۸۴۹ ع کا بجٹ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا رسیٹ سائیڈ (Receipt side) میں ۲ کروڑ (۵۰) لاکھ روپیہ بتائے گئے ہیں - اکسپنڈیچر (Expenditure) پر (۱) کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ اور ڈیفنس پر (۳۰) لاکھ روپے خرچ کئے گئے ڈیفیسٹ (۳۰) لاکھ ، ڈبٹ ۲ کروڑ (۵۴) لاکھ اور انٹرسٹ (۷۰) لاکھ یہ سب سنہ ۱۸۴۹ ع کے بجٹ کے فیگرس تھے - سنہ ۱۸۵۲ ع میں رسیٹ سائیڈ میں (۱) کروڑ (۶۰) لاکھ - اکسپنڈیچر ایک کروڑ (۹۱) لاکھ - پریوی پرس (۲۵) لاکھ - دیوان کے لئے (۳) لاکھ - ٹروپس کے لئے (۸۱) لاکھ اور (۴۰) ہزار برٹش کنٹنجنسی کے لئے - اس طرح ڈیفیسٹ (۳۱) لاکھ روپیہ - یہ میں اس لئے پڑھکر سنا رہا ہوں تا کہ ھاؤس کو معلوم ہوجائے کہ موجودہ بجٹ کے بھی ویسے ہی شاھانہ خد و خال ہیں اور اس میں بھی وہی جاگیری اخراجات ہیں جو ایک زمانہ میں ایسے رہا کرتے تھے - آج کے عوام کی حکومت کے دور میں ایسی چیزیں ایک منٹ کے لئے بھی باقی نہیں رہنی چاھئیں - ہمارے جو سلوگنس ہیں اور ہمارے جو اصول ہیں ان کی موجودگی میں ان چیزوں کا رہنا بے کار اور فضول ہے - کسی چیزوں کی حد تک سمجھوتا ہوسکتا ہے - لیکن اصول کے ساتھ سمجھوتا نہیں ہوسکتا - اس کے ساتھ سمجھوتہ کے معنے یہ ہونگے کہ ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں - سنہ ۱۹۳۷ ع میں (۵۰) لاکھ کا پروی پرس دیا گیا - منصب ، کیاش گرانٹس ، ملٹری ، پولیس یہ ساری چیزیں اس میں شامل ہیں - اس زمانہ کی طرف میں ھاؤس کو متوجہ کرنا چاھتا ہوں جبکہ سرویس پر خرچ کرنے کے باجود حکومت نواب جاگیر دار اور پریویلیجڈ کلاسیس کی عیش و عشرت کے لئے کافی رقم

محفوظ رکھتی تھی - وہ زمانہ اس خیال سے اچھا تھا کہ جو کچھ آتا تھا اوس میں سے عوام کے لئے کچھ خرچ نہیں کیا جاتا تھا بلکہ بچا لیا جاتا تھا - یہی وجہ ہے کہ جنگ کے زمانہ میں ریزروس بنانے کا موقع ملا - جنگ کے سے پہلے ہمارے (۷) کروڑ کے ریزرو تھے - جنگ کے بعد سنہ ۱۹۴۷ع تک (۶۸) کروڑ (۳۴) لاکھ کے ریزروس ہوگئے - یہ اوس وقت جب کہ پبلک ڈیٹ (۲۸) کروڑ (۱۰) لاکھ تھا - یہ گویا عین جنگ کے بعد کا ہمارا موازنہ رہا - سنہ ۱۳۵۸ف میں پولس ایکشن کے بعد کے حالات کے نتیجہ کے طور پر موازنہ کی شکل تبدیل ہوی - اس دوران میں (۲۱) کروڑ روپیہ ریزرو میں سے ختم ہوگئے - اسی وجہ سے اوس زمانہ میں نظام صاحب سے (۱۸) کروڑ (۸۰) لاکھ روپیہ کا قرضہ لیا گیا - اور (۱۲) کروڑ (۵۰) لاکھ کا انٹرسٹ دیا گیا - ہم کو جو سالانہ انٹرسٹ دینا پڑتا ہے وہ ایک کروڑ سے زیادہ ہے - قرضہ اور سنکنگ فنڈ (Sinking fund) کے تحت (۳) کروڑ روپیہ کے قریب دئے جاتے ہیں - اس طرح بجٹ پر یہ مستقل اثرات پڑتے ہیں - اس کے بعد میں پچھلے دو سالوں میں جو پلان بنا اوس کے متعلق کہونگا - یہ پلان بنانے والوں نے بجٹ کی یہ صورت پیش نظر رکھتے ہوئے آخر کیا اندازہ کیا ؟ کیا سوچا ؟ کس بھروسہ پر یہ پلان بنایا گیا ، میں تو اسے سمجھ نہ سکا - پچھلے دنوں میں سب ونشن (Subvention) کے لئے لڑائی لڑی گئی اور اس کے متعلق ھاؤس کے دونوں جانب سے کافی زور لگایا گیا - اوس کے نتیجہ کے طور پر (۵۲-۵۳) میں (۲۴۳) لاکھ اور اس مرتبہ (۳۳۰) لاکھ روپیے ملے ، جسکی وجہ سے ہمارے بجٹ میں کچھ توازن رہا - ورنہ اس بجٹ کی شکل ھی بگڑ جاتی - اگر وہ رقم نہ آتی تو ہمارے بجٹ کی صورت کیا ھوتی ؟ اور کسطرح اوسکی تکمیل کی جاسکتی معلوم ہوتا ؟ اس رقم کو ملا کر اس کو پیش کیا گیا ورنہ فائیوایر پلان ہرگز چل نہ سکتا پچھلے دو سالوں اوسکو چلانے کا جو ارادہ کیا گیا اور وہ کہاں تک پورا ہوا فیکٹس اینڈ فیگرس (Facts and figures) سے معلوم ہوسکتا ہے اس سے اس کا بھی اندازہ ہو جائیگا کہ بغیر اس رقم کے یہ پلان ممکن العمل تھا یا نہیں -

اب میں ریوینیو بجٹ کو لونگا - کیپٹل اوٹلے (Capital outlay) کے بارے میں بعد میں کہونگا - ریوینیو بجٹ میں رسیٹ سائیڈ پر (۲۸) کروڑ (۸) لاکھ روپیے بتائے گئے ہیں اور اکسپنڈ یچر (۲۸) کروڑ اور کچھ لاکھ بتائے گئے ہیں - ڈیفیسٹ (۲۰) لاکھ روپیے بتائے گئے ہیں - اس میں نیشن بلڈنگ (Nation Building) کام کے لئے جو خرچہ بتایا گیا ہے وہ (۳۹) فیصد ہے اس وقت جو ریزروس بتلائے گئے ہیں وہ (۷۴) کروڑ ہیں - کیاش (۱۲) کروڑ (۳۰) لاکھ - لیکن اس کے مقابلہ میں ہمارا پبلک ڈیٹ (Public debt) کیا ہے - یہ ہے (۵۳) کروڑ روپیہ - کیاپٹل انوسٹ منٹ (Capital Investment) جو اس سال بتایا گیا ہے وہ (۶) کروڑ (۸۷) لاکھ ہے - یہ گویا ہمارے سامنے ہمارے فینانس کا ایک پکچر (

Picture) ہے ۔ ہمیں انالائز (Analyse) کرکے دیکھنا ہوگا کہ ہمارے فائیوایر پلان کے لئے جوکیاپٹل انوسٹمنٹ ہے اس کے لئے کسقدر رقم اس سال یا دوسرے سالوں میں مل سکتی ہے ۔ اس چیز کے کئی پہلو ہیں اور میں اس ایوان کے سامنے ہر ہر پہلو کو پیش کرونگا ۔ پورا اکسپنڈیچر جو ریوینیو بجٹ کے سلسلہ میں بتلایا گیا ہے وہ (۲۸) کروڑ روپئے ہیں ۔ جو اخراجات ہم کو مستقل طور پر ہر سال کرنے پڑتے ہیں اون کی فہرست ہاؤس کے سامنے پڑھکر سنانا چاہتا ہوں ۔ سالانہ ادائی قرضہ کے تحت جو ہم کو دینا پڑتا ہے وہ (۲) کروڑ (۹) لاکھ (۱۴) ہزار روپیہ ہیں ۔ یہ مستقل آئٹم ہے جو قرضوں کی ادائی کے تحت ہم کو دینا پڑتا ہے ۔ جسطرح ہماری مرکزی حکومت مسلسل باہر سے قرضے لے رہی ہے اوسی رفتار سے ہم بھی سنٹر سے لے رہے ہیں ۔ اس کا بار ہم پر پڑرہا ہے ۔ اس کو ہمیں سالانہ بجٹ سے نکال دینا پڑے گا ۔ اس کے علاوہ (۲) کروڑ (۹) لاکھ (۱۴) ہزار روپیوں کا سود بھی ہم کو دینا پڑتا ہے ۔ اسکے علاوہ (۱) کروڑ (۱۳) لاکھ (۱۵) ہزار کا سالانہ سود بھی دینا پڑتا ہے ۔ اب میں پولیس کے مد پر کتنا خرچ کیا جا رہا ہے وہ بھی ہاؤس کو بتا دیتا ہوں ۔ باہر کے بٹالینس جانے کے بعد جو بجٹ اس کا ہوگا وہ (۳) کروڑ (۳۸) لاکھ (۵۰) ہزار کا ہوگا ۔ اس میں بھی آیندہ سال اخراجات کا کیا حال ہوگا معلوم نہیں ۔ اس کے بعد کیاش گرانٹس ہیں ۔ سال گزشتہ کہا گیا کہ ساڑھے سات لاکھ کے قریب کم کیا گیا ۔ مابقی تقریباً (۲۵) لاکھ روپیہ ویسے کے ویسے ہی ہیں ۔ جس کا سالانہ بار ہم پر ہو رہا ہے ۔ سوپر اینویشن (Super-annuation) کے نام پر بھی ہمارے بجٹ پر (۲) کروڑ (۱۲) لاکھ کا سالانہ بار پڑ رہا ہے ۔ اس کے بعد (۷۵) مسیلینیس آئٹمس (Miscellaneous Items) ہیں ۔ اس کے تحت (۴۲) لاکھ (۸۶) ہزار روپیہ راج پرمکھ کو اور (۱) کروڑ (۱۲) لاکھ (۱۷) ہزار روپیہ جاگیرداروں کا معاوضہ ۔ یہ سب ملاکر (۱۱) کروڑ (۵۰) لاکھ کا مستقل بار ہم پر ہے ۔ اگر ہم اس بجٹ سے ان سب رقوم کو نکال دیں تو (۱۶) کروڑ (۱۷) لاکھ روپیہ رہ جاتے ہیں ۔ ہمارے بجٹ نوٹ نمبر (۵۰) میں بتایا گیا ہے کہ پورے بجٹ میں سے (۱۴۵) لاکھ نیشن بلڈنگ کے لئے رکھے گئے ہیں ۔ میں تو اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ یہ نیشن بلڈنگ کام ہیں ۔ یہ معمولی چیزیں ہیں جن سے کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے ۔ ماضی میں جو ڈھانچہ رہا ہے اب بھی وہی ہے ۔ یہ ایسا خرچہ ہے جس سے کسی کو فائدہ ہونے والا نہیں ۔ میں اس کو کیاپٹل انوسٹمنٹ میں شمار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ اسطرح سرویس اکسپنڈیچر (Service Expenditure) ایک بہت بڑا پہاڑ ہے ۔ سات آٹھ سکریٹریز ہیں جنکی تنخواہیں تین ہزار روپیہ ہیں ۔ اس لحاظ سے سرویس اکسپنڈیچر پر پندرہ کروڑ کے قریب خرچ ہونے کے بعد جو رقم باقی بچ جاتی ہے وہ دوسرے کاموں پر صرف کی جاتی ہے ۔ بجٹ اسپیچ کے صفحہ (۲) پر اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ جو رقوم تعمیری کاموں پر صرف کی جانے والی ہیں وہ یہ ہیں ۔

"The New Items of Expenditure for 1953-54 mainly consist of Rs. 9 lakhs for Land Census and other preliminary arrangements in connection with land reforms, Rs. 14 lakhs for possible losses on food administration, and Rs. 50 lakhs for development schemes under the Five-year Plan...."

اس میں ایسے مدات نہیں هیں جو پبلک کے فائدہ کے لئے هوں - ٥٠ لاکھ کی گنجائش فائیوایر پلان کے لئے رکھی گئی ہے - گذشتہ سال شاید (٧٠) لاکھ کی گنجائش مہیا کی گئی تھی - اس میں سے حسقدر رقم صرف هوسکی کی گئی باقی رقم شاید پولیس پر صرف کردیگئی - یہ ہے فینانسیل بیاگ گراونڈ (Financial Back ground)جسکو دیکھکر فائیوایر پلان تیار کیا گیا ہے - وہ وهی پرانی چیزیں هیں اور وهی پرانے اسکیمس هیں جو پہلی حکومت کے پیش نظر تھے - عوام کی تعلیم اور دوسرے فیکٹرس (Factors) کے بارے میں کیا اندازے هیں ظاهر نہیں کئے گئے هیں - عوام کے نمائندوں نے "لینڈٹودی ٹلر" (Land to the tiller) وغیرہ کے جو نعرے لائے تھے ان نعروں میں سے ایک بھی پورا نہیں کیا گیا - آج عوام یہ سمجھنے کے پوزیشن میں نہیں هیں کہ انکا کوئی مسئلہ حل کیا گیا ہے یا کیا جانے والا ہے - یہ وہ حقیقت ہے جسکو تسلیم کرنا هی پڑیگا - ایسی صورت میں هم کیسے سمجھ سکتے هیں کہ فائیوایر پلان کی عمل آوری کے لئے عوام کا تعاون حکومت کو حاصل هوگا - یہ اوسی وقت هوسکتا ہے جبکہ گورنمنٹ انڈسٹریل پیس (Industrial peace) پیدا کرے اور کنسٹرکٹیو کرٹیسیزم (Constructive Criticisum)کوقبول کرے اگر آج کی حکومت اسکے لئے تیار هوکر کچھ کام کرنا چاهے تو کرسکے گی - فائیوایر پلان کے تعلق سے آپکو دیکھنا چاهئے کہ اوسکے کیا اثرات هو رهے هیں اور اوسکے کیا نتائج نکل رهے هیں - کتنے ایسے لوگ هیں جو جوش کے ساتھ بڑھکر تعاون کرنے کے لئے تیار هیں ؟ جب یہ چیزیں مفقود هوں تو پھر میں کہونگا کہ کوئی پلان کامیاب نہیں هوسکتا -

دوسری چیز میٹیریل ریسورس آف دی کنٹری (Material Resources of the Country) ہے - ملک کے رسورس (Resources) سے مکمل فائدہ حاصل کیا جانا ضروری ہے - هم جب پلاننگ کرتے هیں تو وہ وهی پلاننگ هوتی ہے جو جنگ سے پہلے کے منصوبے تھے اور جو چوکھٹے تھے انہیں کو جوں کا توں برقرار رکھتے هیں - یہ پلانس کس نوعیت کے هیں اینکے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ طویل المیعاد نظام العمل کو کسطرح گھٹا کر پلاننگ کرنی چاهئے اور بنیادی طور پر کسطرح اکنامک کنڈیشن (Economic Condition)کو تبدیل کرنا چاهئے تاکہ نفع سود اور کرایہ ان تینوں چوروں کو ختم کیا جاسکے - ان چوروں کو اگر ختم کرنے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ انکو کھلا چھوڑ کر ایسا نظام بنانا چاهتے هیں جو نفع خور اور سرمایہ دار کے لئے مزید سہولتوں کا باعث هو تو اور بات ہے - دوسری چیز یہ کہ مکسڈ اکانمی (Mixed economy) هونی چاهئے - مکسڈ اکانمی اس پلان کی بنیاد هونی چاهئے -

ہمارے ہاں دبش بھگت اور انکے کاؤنٹر پارٹ جو ہیں انکے لئے میدان چھوڑ دیا گیا ہے ۔ وہ بھی زمینداروں کے تعلق سے کنسالیڈیٹڈ اکنامک ہولڈنگ (Consolidated economic Holding) کانعرہ لگاتے ہیں ۔ سرمایہ داروں نے ہمیشہ اس قسم کی پلاننگ کی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ بیروزگاری کم ہوجائے اور ہمارے منافع خوروں کا چرخہ چلتا رہے ۔ اسمیں اور اوس میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے ۔ خام اشیاء کی قیمتوں کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے ؟ کیا آپکا کنٹرول ان چیزوں پر رہیگا اس کا کوئی دعوی آج کی حکومت نے نہیں کیا کہ ان چیزوں کے بارے میں کب اور کس وقت مفید پلان کو عمل میں لایا جائیگا ۔ جو پراجکٹس پہلے سے تیار کئے جارہے ہیں گویا ان ہی کو شامل کرکے " فائیو ایر پلان " کا نام دیا گیا ہے ۔ جو پلان رکھنا چاہئے وہ اسمیں نہیں ہے ۔ چنانچہ خود بجٹ کی اسپیچ میں اسکا تذکرہ کیا گیا ہے اور اسکو تسلیم کیا گیا ہے ۔ پلان بنانے کے وقت یہ دیکھنا چاہئے کہ فینانشیل کنڈیشن (Financial Condition) کیسی ہے ڈیٹس (Debts) کیا ہیں اور رزروس (Reserves) کیا ہیں ۔

پاس ٹیکس کا کیا حال ہے ؟ ٹکسس کس حد تک ہونے چاہئیں ؟ موجودہ ٹکسس کو ادا کرنے کی صلاحیت عوام میں ہے یا نہیں یہ مسلمہ بات ہے کہ یہاں کے عوام اور خصوصاً غریب عوام پر اسقدر ٹکسس کا بار ہے کہ وہ ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ۔ اسکے باوجود یہاں جو پلانس بنائے جاتے ہیں وہ کچھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ریوینیو سے (۱۷۰) لاکھ بچائے جائینگے ۔ راج پرمکھ سے (۶۹۰) لاکھ لئے جائینگے اور (۶۹۰) لاکھ قرض وصول کئے جائینگے اور سنٹر سے ایک کروڑ (۹۰) لاکھ لئے جائینگے ۔ وغیرہ ۔ آپ نے کبھی یہ بھی غور کیا کہ یہ سب رقومات آپ کو کیسے مل سکینگی ۔ ممکن ہے سنٹر سے آپ کے اندازے کے مطابق رقم نہ مل سکے ۔ آخر آپکے یہ اندازے کن حقائق پرمبنی ہیں ؟ کیا ان اندازوں کا حقائق سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے ؟ اسکا ثبوت آپ چاہتے ہیں ۔ جس مقصد کو پیش نظر رکھکر یہ پلان بنایا گیا ہے اوسکا نتیجہ یہ ہورہا ہے ۔ راج پرمکھ نے اپنے اڈریس میں کہا ہے کہ ۔

"The implementation of the Five-Year Plan has not proceeded according to schedule, mainly for financial reasons. It was estimated that out of 42 crores that were needed for the implementation of the five-year plan, this Government be able to finance to the extent of 32 crores and Central Assistance would be available to the tune of 10 crores. These estimates were based on the expectation that 6 crores would be raised by additional taxation and 6 crores by loans. Although these estimates are not likely to materialise...

جیسا کہ میں نے کہا دو سال گذر گئے اور جو کام ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہوسکا ۔

"during the period of the planning".

"..a certain amount of expenditure inherent in the pre-plan development schemes has inevitably increased resulting in the diminution of resources which were expected to be available for the implementation of the Plan. It has, therefore, become necessary to approach the Government of India to increase the quota of central assistance by another 9 crores, during the remaining period of the Plan".

یہ حقائق ہیں تو پھر آپ ہی بتائے کہ آپکا پلان کیا ہے؟ عوام کو کیا اطمینان ہوسکتا ہے؟ اسمیں تخصیص کیا ہے؟ صرف اندازے قائم کرتے جائیں کہ یہاں سے اتنا آئیگا اور وہاں سے اتنا آئیگا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ چیز چلیگی؟ معاشی نظام کو زبردست آہنی زنجیروں سے جکڑا جا رہا ہے ۔ جب تک اس لوٹ کھسوٹ کو جو مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اپنے طاقتور ہاتھوں سے کنٹرول نہیں کرینگے اوسوقت تک میری رائے میں کوئی پلان کامیاب نہیں ہوسکتا ۔ حکومت حیدرآباد کو اب ایک سہارا گورنمنٹ آف انڈیا کا رہ گیا ہے ۔ اسکے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ۔ . . .

Mr. G. S. Melkote: I request the Chair to give the hon. Member more time to speak, as be is making valuable suggestions.

شری اے۔ راج ریڈی۔ ایک چیز یہ بتائی گئی ہے کہ اکانمیز ان دی اکسپنڈیچر (Economies in the expenditure) کو حکومت نے ملحوظ رکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کے دباؤ کی بناء پر انہوں نے فی الحال تو کم رکھا ہے۔لیکن بعد میں معلوم نہیں کتنے سپلیمنٹری ڈیمانڈس (Supplementary Demands) آئینگے یا کونسی کونسی تدابیر اختیار کی جائینگی جن کا ہمیں علم نہوسکیگا ۔

آخر میں ایک چیز میں یہ عرض کرونگا کہ اس پانچسالہ منصوبہ میں جو پراجکٹس رکھے گئے ہیں وہ ختم ہونے والے نہیں ہیں ۔ یہ فائیو ایرس ختم ہوجائینگے لیکن یہ پراجکٹس ختم ہونے والے نہیں ہیں ۔ یہ پانچ سال ختم ہوجانے کے بعد بھی چلتے رہینگے ۔ یہ تاریخی حقیقت ہے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ فائیو ایر پلان کے نقشے کو سامنے رکھکر دیکھیں تو ایک چیز واضح ہوگی ۔ وہ یہ کہ سماج کا جو اسٹرکچر ہے وہ سرمایہ داروں کے حوالہ ہوچکا ہے ۔ ہمارے ہاں جو اجارہ دار ہیں جو بڑے بڑے دیشمکھ یا سرمایہ دار ہیں اورجو ہماری صنعتوں پر قابض ہوتے جارہے ہیں وہ ہماری صنعتوں کو بڑھانے والے نہیں ہیں ۔ صنعتیں سرمایہ داروں کے حوالہ کیجارہی ہیں اور عوام گولی بارود کے حوالے ہوگئے ہیں ۔ جو بچ رہی ہماری گورنمنٹ وہ بھی سنٹرل گورنمنٹ کے حوالہ ہوگئی ہے ۔

اورسنٹرل گورنمنٹ ورلڈ بینک (World Bank) کے حوالہ ہوگئی ہے ۔ وہاں سے غلہ منگوانا پڑتا ہے ۔ اگر غلہ کا اسٹاک زیادہ ہو تو کنٹرول نکالدیا جاتا ہے ۔ اور اگر غلہ نہ ہو اور وہاں سے قرض ملنے میں دیر ہوگئی تو پھر قسم کا کنٹرول لگادیا جاتا ہے ۔

اس طرح عوامی مسائل حل کئے جا رہے ہیں اور عوام کو غلط فہمی میں رکھا جارہا ہے ۔ افسوس کی بات ہے کہ اسطرح حقائق کا مقابلہ کیا جاتا ہے ۔ کوئی پلاننگ اسطرح سکسس فل (Successful) نہیں ہوگی ۔ فائیو ایر پلان حالانکہ ان ہی لوگوں کا بنایا ہوا ہے لیکن آپ کم از کم اسی پر پوری پوری رقم خرچ نہیں کرتے اور نہ اسکو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ بجٹ میں اکانمی کرنے کی سکت بھی حکومت میں نہیں اور جو گنجائیش ہیں انہیں انمیں بھی وہ پورا نہیں کررہی ہے ۔ اگر اسکے متعلق کچھ کہا جائے تو بڑے زور و شور سے انکار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بجٹ میں اب بھی وہی ۔ شاہانہ ٹھاٹ نظر آتے ہیں ۔ انہی گراج کیلئے رقمیں رکھی جاتی ہیں ۔ پرائیوی پرس کیلئے رقم مہیا کی جاتی ہے ۔ جاگیرداروں کی حفاظت کی کوشش کی جاتی ہیں ۔ عوام جب جاگیرداروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو آپ انکی مدد کو آتے ہیں ۔ ان کے قرض کا بندوبست حکومت کرتی ہے ۔ میں کہونگا کہ اس طرح عوام کے جذبات کو کچل کر اونکی مانگ کو پورا نہ کرکے آپ نے عوام کے ساتھ کوئی انصاف نہیں کیا ہے ۔ اسطرح ۲۸ کروڑ کا بجٹ پیش کرکے کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے آپ کی دنیا بن جائیگی ؟ اس سے کیا پھول کھلنے والے ہیں ، کیا بہار آنے والی ہے اور کیا خوشیاں حاصل ہونگی ؟ کس بل بوتے پر آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے فائیو ایر پلان کو میٹیریلائیز (Materialise) کرنے والے ہیں ۔ آپ نے عوام کے ساتھ کئے ہوئے کونسے وعدے پورے کئے ہیں جسکی وجہ سے عوام سے کوآپریشن طلب کرتے ہیں ؟ فائیو ایر پلان ریت پر بنی ہوئی عمارت سے زیادہ کچھ نہیں ۔ اسکے لئے عوام کا ہمہ جہتی تعاون آپ کو حاصل نہیں ہوسکتا ۔ یہ پلان محض تصور پر مبنی ہے اور صرف اندازہ پر بنایا گیا ہے ۔ اسکا جو حشر ہونے والا ہے وہی ہوگا ۔ لیکن آپ کے دماغ میں اسکی نسبت جو خام خیالی ہے اسکو نکال دینا چاہئے ۔ گوداوری اور رام گنڈم کے پراجکٹس نہ معلوم آپ کب تک چلاتے رہینگے ۔ اس پلان کے تعلق سے میں یہ کہونگا کہ اڈ منسٹریشن ٹاپ ہیوی (Top-heavy) ہے ۔ ایک سکرٹری ہوتا ہے ۔ دو ڈپٹی سکرٹریز ۔ ایک اسسٹنٹ سکرٹری ۔ یک فلاں سکرٹری ۔ ایک فلاں سکرٹری ۔ ایک سلسلہ ہے کہ چلا آرہا ہے ۔ بیچارا صیغہ دار لکھتا ہے ۔ ۔ ایک چوڑی یہاں بٹھادی جاتی ہے ایک وہاں اس طرح کی عملیات سے کام نہیں چل سکتا ۔ ایک کی خبر دوسرے کو نہیں ہوتی ۔ اگر کسی کارروائی میں دریافت کیا جاتا ہے تو ایک دوسرے کے پاس بھجواتا ہے ۔ دوسرا تیسرے کے پاس ۔ غرض یہ حالت ہے ۔ جب تک ہمت کے ساتھ ایک انقلاب اس سسٹم میں نہ لایا جائے مسائل حل نہیں ہوسکتے ۔ ہمارے آنریبل منسٹرس کو ۱۲۵۰ روپیے تنخواہ کافی نہیں ہوتی ۔ ایک ملک چائینا بھی ہے جہاں کے صدر کو (۶۰۰) روپیے تنخواہ دیجاتی ہے اور یہ تنخواہ دیڑھ سو تک بھی ہوسکتی ہے ۔ لیکن یہاں کچھ نہیں ہوسکتا ۔ ٹریژری بنچز کہتے ہیں کہ ہماری سرویسز نیشنلائیزڈ (Nationalised) ہیں ۔ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کی تنخواہیں کم کریں ۔ جتنی ضرورت ہے اتنی تنخواہ ہم آپ کو دینا چاہتے ہیں ۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن کو کم کرنے کی ضرورت ہے ۔ جب تک کہ ان تمام چیزوں کی

جانب توجہ کرکے انکی اصلاح نہ کی جائیگی کوئی پلان بھی کامیاب ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی - یہ پلان جو نامنلی (Nominally) منظور کیا گیا ہے وہ بھی ختم ہوجائیگا - آج کدم پراجکٹ کا کیا حال ہے ؟ وہاں ۲ سہنے کام ہوتا ہےاور ۲ سہنے آرام یہ پلانس لائق علی صاحب کے زمانے سے آج تک پورے نہیں ہوئے - فائیو ایر پلان تو بنایا جاتا ہے - لیکن رقم تھوڑی تھوڑی دی جاتی ہے - بہرحال منصوبہ جو کچھ بھی ہو جیسا بھی ہو کم ازکم اس کو تو پورا کرنے کی کوشش کیجانی چاہئیے - اگر ایسا نہو تو جیسا کہ قائد حزب الاختلاف نے کہا یہ فائیو ایر پلان ایک تماشا ہے اسکے سوا کچھ بھی نہیں - وہاں سے جو طریقہ کار بسس ہورہے ہیں وہ رہنے والے نہیں ہیں - یہ ریت پر بنے ہوئے نشان مٹ جائینگے اور اس سے مسائل حل نہیں ہونگے - اس بارے میں صحیح قدم اٹھانے کی ضرورت ہے -

اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

శ్రీ యస్. యల్. శాస్త్రి—(బోధన్) :

స్పీకర్, సర్,

నిన్న యీరోజున బడ్జటు మీద చర్చ జరుగుచుండగా విని కొన్ని విషయాలు చెప్పవలసి చెబుతున్నాను. అవి ఏమంటే, మామూలుగా క్రిటిసైజ్ (Criticise) చేయడమనేది ఉంటుంది క్రిటిసైజ్ (Criticise) అనేది ఎప్పుడూ ఉంటుంది. క్రిటిసైజ్ చేయు టానికి కూడా కొంత అర్థము ఉంటుంది. గత సంవత్సరము బడ్జటులో కూడా పోలీసు బడ్జటు జాగీర్దారీ బడ్జటు, జమీందారీ బడ్జటు అనేటువంటి యీ విమర్శలు,—అదే పాతాన్ని యీ సంవత్సరంకూడా అప్పచెప్పారు. ఈ సంవత్సరంలో ఇటువంటి బడ్జటును ప్రవేశపెట్టినందుకు ఫైనాన్స్ మినిస్టర్‌గారికి (Finance Minister) ధన్యవాదముల అర్పిస్తున్నాను. ఎందు కంటే, ప్రజలకు ఏవిధమైనటువంటి క్రొత్తపన్నులు వేయకుండా ఉన్నదాన్ని ఉన్నట్లు ఉంచి ప్రజలకు కష్టం కలిగించకుండా, సక్రమమయిన బడ్జటును తయారు చేసినందుకు వారికి నా ధన్యవాదములు.

బడ్జటును విమర్శ చేయడం అనేది సామాన్యంగా ఉండవచ్చు. విమర్శకుకూడా హద్దు ఉండాలి. (Five-Year Planning) వల్ల ఏమీ మేలు కలుగదు; దాని వల్ల ఏమి ఉపయోగం లేదని అంటున్నారు. ప్రతి పనికి ఒక ప్లాను ఉంటుంది. ఏదైనా పని ఒకటి చేయవలసి ఉంటే మొదట దానికి ప్లాను చేసి తరువాత మెటీరియల్ (Material) సమకూర్చుకొని పని చేయాలి. (Five-year Plan) ను తయారు చేయుటానికి రెండు సంవత్సరాలు పట్టిందని అన్నారు. నిజమే. ఏవిధంగా రెండు సంవత్సరాలు పట్టిందో గౌరవ సభ్యులు తెలుసుకుంటే తెలుస్తుంది. ముందు ఏమి చేయాలి; ముందు దేటికి ప్రాముఖ్యత ఇవ్వాలి తరువాత ఏమేమి చెయ్యవచ్చు,—మొదలైనవన్నీ ఆలోచించుకోవలసి ఉంటుంది. ఏమీ లాభం పొందలేదు; ఎక్కడిదక్కడే ఉంది; యథాప్రకారంగానే ఉంది అని అంటే ఎట్లా? ఎడ్యుకేషన్ (Education) లోనూ, వ్యవసాయంలోనూ, ఇర్రిగేషన్‌లోనూ కొంతకొంత, మనదేశం

బాగు పడినట్లుగను, వృద్ధిలోనికి వచ్చినట్లుగను చూడ గల్గుతున్నాము. మాకేమీ కనపడటం లేదంటే—ఏమీ కనపడటం లేదనుకొనే వారకు ఏమీ కనపడదు. ఏదైనా నిదానంగా చూస్తే కనుపిస్తుంది. అని అనుకొనేవాళ్ళకు ఏమైనా కనుపిస్తుంది. ఏమీ కనపడటం లేదంటే ఏమీ కనబడకుండానే ఉంటుంది. ఏవిధమైన అర్థం పెట్టుకుంటే ఆ విధంగా కనబడుతుంది.

గౌరవ సభ్యులు ఒకరు " హరిజనులను ఏమాత్రం చూడటం లేదు; ముస్లిములను ఎవరూ చూడడం లేదు; అందరికంటే మేము వెనుకబడి ఉన్నామని " అన్నారు. హరిజనులను ఎందుకు చూడడం లేదు ? గాంధీగారి ఆశయం ఏమంటే హరిజనుల కోసమే పుట్టానని, వారికోసమే జీవితం అర్పిస్తానని, వారికోసమే శక్తిని ధారపోస్తానని అన్నారు. ఎక్కడెక్కడైతే భూములు వున్నావో వాటినన్నింటిని హరిజనులకు కేటాయిస్తూ, హరిజనులకు స్కూల్స్ పెట్టించి, అనేక విధములైన సౌకర్యములను ఏర్పాటు చేశారు. అస్పృశ్యతను తొలగించడం లేదని అస్పృశ్యత తొలగిపోవాలని చెబుతున్నారు. ప్రతిచోట జాయింటుగా ఉండే నూతులలోనుంచి నీళ్ళు తోడుకోకుండా జాయింటుగా ఉన్న పాఠశాలలో చదువుకోకుండా ఒకవైపున అస్పృశ్యతను తొలగించాలని చెబుతూ తిరిగి మరోవైపున వేరే బావులను త్రవ్వించాలని చెప్పటం సమంజసమైనది కాదు. అస్పృశ్యతను తొలగించడానికి ఎన్నివిధాల ప్రయత్నం చేయాలో అన్నివిధాల కాంగ్రెసు ప్రయత్నము చేస్తూనే ఉంది.

ఇక యీ బడ్జటును పోలీసు బడ్జటు, పోలీసు బడ్జటు అని చెబుతున్నారు. గత సంవత్సరం బడ్జటులోకంటే యీ సంవత్సరం బడ్జటులో పోలీసుకు ఎంత తగ్గించారో మీరే తెలుసుకోవచ్చు మన దేశంలో శాంతి భద్రతలు ఎంత తొందరగా కాపాడగలమో అంత తొందరలోనే మనకు పోలీసు అవసరం ఉండదు. ఆ విధంగా శాంతి భద్రతలు ఉండేట్లు మన దేశంను తీసుకొవస్తే పోలీసు అవసరముండదు. అప్పుడు పోలీసు ఖర్చు లేకుండా పరిపాలన చేసుకోవచ్చు.

The House, then adjourned till Half Past Eight of the Clock on 10th March, 1953.